UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226564
UNIVERSAL
LIBRARY

ورتل القرآن ترتیلا

نظم وقوف قرآن

مقصود القاری

مشترک حروف قرآن

زینة القاری

مجموعۂ رسائل قراءت

منافع قاریان

دعای ختم قرآن

در مطبع محمدی کانپور

باهتمام تام و انتظام ... جناب حاجی محمد سعید صاحب

عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بنرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

البیان الجزلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۝ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ[۱] بہتر تمین وہ شخص ہے جو پڑھے قرآن اور پڑھاوے اور بھی حدیث[۲] مین آیا ہے اَفۡضَلُ الۡعِبَادَۃِ قِرَاءَۃُ الۡقُرۡاٰنِ افضل سب عبادتون مین تلاوت قرآن ہے لیکن قرآن مجید زبان عربی مین ہے صحیح پڑھنا اُس کا غیر ممکن جب تک پڑھنے والا قواعد قرأت سے واقف نہ ہو لہٰذا فقہا اور قرا نے قرأت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہے اور لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب تب ہی ہوتا ہے جب صحیح موافق قواعد قرأت کے پڑھے خدا یتعالیٰ فرماتا ہے وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ سنبھال کے پڑھ قرآن کو خوب سنبھال کے اس آیت کی تفسیر مین ترتیل کو تجوید سے بھی تفسیر کیا ہے تجوید کہتے ہین مراعات قواعد قرأت کو بایں سبب بندۂ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیاء **محمد عنایت احمد** غفر لہ اللہ الاحد کا ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک رسالۂ مختصر کے فن قرأت مین بزبان اُردو تھا اندنون مین کہ بہ نیرنگ تقدیر وارد جزیرۂ اندمین ہے شوق حکیم متصف باخلاق حمیدہ متخاج بہ نکات پسندیدہ ذو الشرف العلی والمجد البہی حکیم

---

۱ یہ حدیث صحیح بخاری مین ہے ۱۲ منہ ۲ یہ حدیث جامع صغیر مین ہے بروایت ابن نافع از انس رضہ ۱۲ منہ

کریم بخش صاحب سلمہ الرب الواہب ڈاکٹر جزیرہ مذکور کا واسطے تعلم قرآن مجید کے
باعث ظہور ارادہ قدیمہ ہوا لہذا یہ رسالہ لکھتا ہے مشتمل چار باب اور خاتمہ پر باب اول مین
فرق حروف شبہۃ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہے باب دوم مین احوال نون ساکن کا بیان ہے
باب سوم مین مد کا بیان ہے باب چہارم مین وقف و وصل کا بیان ہے خاتمہ مین
چند قواعد مذکور ہین اور نام تاریخی اس رسالہ کا البیان الجزیل للترتیل ہے

باب اول حروف مشتبہۃ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کے بیان مین حروف مشتبہۃ الصوت
وہ حروف ہین جنکی آواز ایک سی ہے عوام انکو اسطرح پڑھتے ہین کہ فرق نہین معلوم
ہوتا ہے اور وہ یہ ہین ا ع ت ط ث س ص ح ہ ذ ز ظ ض فرق ا ع مین یہ ہے
کہ ا حلق کے تلے سے نکلتا ہے اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہے اور ت ط مین یہ فرق
ہے ط پر ہے اور ت پر نہین اور ث س ص مین یہ فرق ہے کہ ث آہستہ سے نکلتی ہے
زبان کی نوک اوپر کے سامنے والے دانتون مین لگانے سے اور س ص کے تلفظ مین
کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانتو مین لگتا ہے اور سیٹی کی آواز نکلتی ہے ث مین نہین نکلتی اور س
ص مین یہ فرق ہے کہ ص پر ہے اور س پر نہین اور فرق ح ہ مین مثل ع ا کے ہے یعنی ہ حلق
مین تلے سے نکلتی ہے اور ح حلق کے بیچ سے اور فرق ذ ز مین یہ ہے کہ ذ مثل ث کے آہستگی سے
نکلتی ہے نوک زبان اوپر کے سامنے والے دانتون مین لگانے سے اور ز تلے کے
دانتون مین لگانے سے اور ز مین سیٹی نکلتی ہے ذ مین نہین اور ظ پر ہے اور ض
بھی پر ہے لیکن ض اور ظ مین فرق یہ ہے کہ ض نکلتا ہے سارے کنارے زبان
کے لگانے سے بائین طرف کی اوپر کی داڑھون کی جڑ سے یا سیدھی طرف کی مگر بائین طرف
سے آسان ہے اور ظ نکلتی ہے کنارے زبان کے سامنے کے اوپر
والے دانتون مین لگانے سے ادا کرنا ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض ظ
مین بھی بہت مشکل ہے اسلیئے جزری وغیرہ قرأت کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین
تفرقہ ض کا ظ سے باہتمام تمام بیان کیا ہے اگر آدمی دھیان کرکے سیکھ لے تو آسان ہے
مگر ایک بلاے عام زمانے مین یہ ہوگئی ہے کہ ض کو بصورت دال کے پڑھتے ہین

مشتبہ الصوت دال کا اُسنے کر دیا ہے کہ دال پُر نہین وہ پُر ہے سو یہ بات جملہ کتب قرأت اور تفسیر اور فقہ کے خلاف ہے سب کتابون مین ضؔ کا مشتبہ الصوت ہونا ظؔ سے ثابت ہوتا ہے نہ دال سے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز مین آیت وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کی تفسیر مین اور ایک مقام مین ضؔ کا مشتبہ الصوت ہونا ظؔ کے ساتھ لکھا ہے اور فتح القدیر اور فتاوای قاضی خان اور اتقان اور بہت کتابون مین فقہ کی اس بات کی تصریح ہے

فائدہ حروف مشتبہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہے اور نہایت ضرور ہے اسواسطے کہ ان حروف کے فرق نہ کرنے سے کلمہ بدل جاتا ہے اور اکثر معنی بھی متغیر ہو جاتے ہین اور فرق سیکھ لینا کچھ بہت مشکل نہین مگر لوگ دین کے کامون مین ذرا محنت نہین کرتے اور مشکل اور محال سمجھ لیتے ہین بخلاف دنیا کے کامون کے کہ کیا کیا سختین اُٹھاتے ہین اور کیسے کیسے مشکل کام انجام دیتے ہین اور کتب معتبرہ فقہ مین لکھا ہے کہ جو اس تفرقہ پر قادر نہو اور سیکھنا اُسے دشوار ہو ساری عمر سیکھنے مین کوشش کرے کبھی اس کام سے معاف نہین

بیان تفخیم اور ترقیق کا تفخیم کہتے ہین پُر پڑھنے کو اور ترقیق کہتے ہین باریک پڑھنے کو سو بعضے حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہین وہ یہ ہین خ ص ض ط ظ غ ق یہ حرف ساکن ہون یا متحرک کسی حرکت سے ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہین اور بعضے حروف کبھی پُر پڑھے جاتے ہین اور کبھی باریک وہ را ہے کہ جب مفتوح یا مضموم ہو پُر پڑھی جاتی ہے جیسے رَبَّنَا اور رُسُلُهُ اور جب مکسور ہو پُر نہین پڑھی جاتی جیسے رِجَالٌ مین اور جب ساکن ہو بغیر وقف کے اور ماقبل اُسکے ضمہ یا فتحہ ہو پُر ہوتی ہے جیسے بَرْدًا اور اُذْكُرُوا مین اور جو ماقبل اُسکے کسرہ ہو پُر نہین ہوتی جیسے كُفْرٍ مین لیکن اگر کسرہ ماقبل کا عارضی ہو جیسے ارْجِعُوا مین یا دوسرے کلمے مین ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُونِ مین اور بعد را کے حرف پُر ہو جیسے مِرْصَادًا مین کہ بعد را ساکن ماقبل مکسور کے صؔ حرف پُر ہے تو ایسی را ساکن بھی پُر پڑھی جائیگی اور اگر ساکن بسبب وقف کے ہو پس اگر وہ ساکن یؔ ہو جیسے خَيْرٌ یا خَبِيرٌ باریک پڑھی جائیگی اور اگر کوئی اور حرف ہو تو ماقبل کے ماقبل کو دیکھینگے اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدْ كَفَرَ تو پُر ہوگی سوائے لفظ يَسْرِ اور وَالْفَجْرِ کے انمین باریک پڑھنے کو اولی

لکھا ہے نہین تو باریک جیسے بیحمرین سوائے لفظ مِصۡرَ کے لؔ کا یہ حال ہے کہ لام
لفظ اللہ کا جب ماقبل اُسکا مفتوح ہو جیسے اللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یا مضموم ہو جیسے
یَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ پُر پڑھا جاتا ہے اور جو ماقبل اُسکا مکسور ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے جیسے
لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ **فائدہ** حقیقت پُر پڑھنے کی یہ ہے کہ حرف کو
اُسکے مخرج مین بڑا اور بھاری پڑھے لوگ جو حقیقت پُر پڑھنے کی یہ سمجھتے ہین کہ قریب
مضموم پڑھے بلکہ بعضے حرف پُر کو اسطرح ادا کرتے ہین کہ اُسکے بعد واو معلوم ہوتا ہے
مثلاً طَالِبۡ کو بطور طُوَالِبۡ کے پڑھتے ہین سو یہ غلطی ہے پُر پڑھنے کو عربی مین تَفۡخِیۡم
کہتے ہین اُسکے معنی ہین فخیم کرنا یعنی بڑا کرنا اور پُر کے معنی ہین زیادہ کے اور بھرے
ہوئے کے اور موٹے کے جیسے پُر قلم بولتے ہین یہ الفاظ بڑا کرنے پر دال ہین نہ قریب
بہ ضمہ کرنے پر ولہذا تفخیم بوقت مضموم ہونے حرف کے بھی ہوتی ہے حالانکہ
اُسوقت مین مائل بہ ضمہ ہونے کی کوئی صورت نہین **باب دوم** نون ساکن کے
بیان مین نون ساکن کے چار حال ہین اور ایسے ہی تنوین کے کہ بصورت دو زیر یا دو زبر
یا دو پیش کے لکھی جاتی ہے اور حقیقت مین وہ بھی نون ساکن ہے اِدۡغَام۱
اِخۡفَا۲ - اِظۡہَار۳ - اِبۡدَال۴ ادغام کہتے ہین ایک حرف کو دوسرے سے ملادینے کو
اور مشدد کرنے کو جب نون ساکن یا تنوین یَرۡمَلُوۡنَ کے حرف مین سے کسی حرف
سے پہلے پڑے اُسکو اُس حرف مین ادغام کرتے ہین لیکن لؔ اور رؔ مین بےغنہ جیسے
لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ مِنۡ لَّدُنَّا مِنۡ لَّحۡمٍ + مُّبِیۡنًا لِّیَغۡفِرَ + مِنۡ رَّبِّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ
اور یؔ وؔ مؔ نؔ مین جسکا مجموعہ یُوۡمِنُ ہے با غنہ جیسے مَنۡ یَّرۡغَبُ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ
بَشِیۡرٌ وَّنَذِیۡرٌ + رَسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا - مِمَّا خَطِیۡٓئٰتِہِمۡ - نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ + مِنۡ نِّعۡمَتٍ
فائدہ قاعدہ یرملون اُسی نون کے لئے ہے جو آخر مین ہو اور بیچ مین ہو جیسے دُنۡیَا
اور صِنۡوَانٌ اُسکے لئے یہ قاعدہ نہین ہے وہان ادغام نہ ہوگا بلکہ اظہار ہوگا اِخۡفَاء
اُسے کہتے ہین کہ نون کو مابعد کے حرف سے اسطرح ملا کے پڑھین کہ ادغام
تو نہو مگر قریب با دغام ہو جاوے اور نہ علیحدگی اُسکے سکون کی ظاہر ہو اور نون ساکن

غنہ کے ادا کیا جاوے اور اظہار اُسے کہتے ہین کہ ما بعد کے حرف سے نون ساکن کو اسطرح پڑھین کہ علیحدگی اُسکے سکون کی ظاہر ہو سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار چاہیے حرف حلق چھ ہین ا ھ ح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلق مین مشہور ہے ٥ حرف حلقی شش بود اے نور عین + ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین + مِنْ عِنْدِنَا + مَنْ هُوَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور سوائے حرف حلق کے سب حرفون کے ماقبل نون ساکن اور تنوین کا اخفا چاہیے جیسے مَنْ فَعَلَ مَنْ كَفَرَ + مَنْ دَعَا اَنْفُسَكُمْ + اَنْسَلْنَا رَسُوْلًا فَعَصٰى تِجَارَةً تُنْجِيْكُمْ **فائدہ قاعدہ** اخفا اور اظہار نون کا اُس نون کے لیے بھی ہے جو کلمہ کے بیچ مین ہو جیسے اَنْفُ اَنْفُسُ مِنْ صُنْعٍ مین بخلاف قاعدۂ یرملون کے کہ وہ آخر کے ہی نون کا ہے جیسے کہ ذکر کردیا ہے **فائدہ** اکثر مصاحف مین علامت اظہار نون کے تین نقطے چھوٹے چھوٹے سرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حروف حلق کے لکھدیتے ہین اِبْدَال اُسے کہتے ہین بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین کہ جو ب سے پہلے ہو م سے بدل دیتے ہین جیسے مِنْ بَعْدِ + مَنْ بَعَثَنَا + بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ + خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ + **فائدہ** اکثر مصاحف مین علامت ابدال کی چھوٹا سا میم ایک سرخی سے بعد نون یا تنوین کے لکھدیتے ہین **باب سوم** مد کے بیان مین و ا ی کہ ان کو حرف علت کہتے ہین ان ہی مین مد ہوتا ہے جب کہ ساکن ہون اور حرکت ماقبل کی موافق ہو یعنے واؤ کے ماقبل ضمہ ہو اور ی کے ماقبل کسرہ ہو اور الف کے ماقبل تو ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے سو ایسے حروف علت کو مدہ کہتے ہین سو مدہ کے چار موقع ہین ایک یہ کہ مدہ کے بعد ہمزہ ہو ایک ہی کلمہ مین جیسے جَآءَ جِيْٓءَ سُوْٓءَ اور اسے مد متصل کہتے ہین اور سیاہی سے لکھتے ہین یا دو کلمہ مین جیسے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ + فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اور اسے مد منفصل کہتے ہین اور سرخی سے لکھتے ہین اِن دونون قسمون کی مد مین جلد الف کے برابر بڑھاوے اور متصل اور منفصل مین جو فرق مشہور ہے کہ متصل کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے کتب معتبرۂ قرأت مین یہ بات

دیکھی نہین گئی بلکہ دونون کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرا موقع مد کا یہ ہو کہ بعد مد کے حرف مشدد واقع ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ + اَتُحَآجُّوْنِّیْ مین یا ساکن حروف مقطعات ہین جیسے الٓمّٓ + حٰمٓ مین ایسی جگہ بقدر تین الف کے مد کرنا چاہیئے اور حروف مقطعات مین حرف عین مین بھی جو کٓهٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ مین ہے مد کیا ہے بقدر تین الف کے اگرچہ عین کا مد نہین ہے تیسرا موقع مد کا یہ ہے کہ بعد مد کے جو حرف ہو اُسپر وقف ہو جیسے عَالَمِيْنَ رَحِيْمٌ عِبَادِ جَنَّتَانِ يَعْلَمُوْنَ هُوْدًا ایسی جگہ بقدر تین الف کے مد چاہیے اور اگر بقدر ایک الف کے بھی پڑھے یعنے مد کرے تو بھی جائز ہے **فائدہ** مد کا بہت لحاظ رکھے اس باب مین تساہل نکرے اتقان مین امام جلال الدین سیوطیؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے اونکے سامنے پڑہا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاۗءِ بے مد کے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا ہمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اسطرح نہین پڑہایا اُسنے کہا کہ پھر کیسے پڑہایا ہے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ اسطرح پڑھایا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاۗءِ فقرا پر مد کیا ہے اور کہا کہ ہمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسطرح پڑہایا ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بے مد پڑھنا علی خِلَافِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پڑھنا ہے **فائدہ** ایک اور موقع مد کا ہے جسپر وہی لوگ قادر ہین جو معانی سے واقف ہین وہ یہ ہے کہ موقع عظمت وجلال مین یا اور کسی جگہ جو قابل اہتمام ہو مد کرے مثلاً لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے سب الفون پر مد کرکے بہیبت وعظمت پڑھے یا اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ابرار کے الف اور فی کی ی پر مد کرے امام جلال الدین سیوطیؒ نے بھی اتقان مین یہ موقع مد کا ذکر کیا ہے **فائدہ** ایک قسم مد کی منقلب ہے کہ قرآن مجید مین چھ جگہ آیا ہے دو آلذَّكَرَيْنِ سورۂ انعام مین دو آلْاٰنَ سورۂ یونس مین دو آللّٰهُ ایک سورۂ یونس مین ایک سورۂ نمل مین ہمزۂ استفہام الف لام تعریف پر جو آیا ہمزہ الف لام کا الف سے بدل گیا اُس سے یہ حاصل ہوا اس لئے یہ منقلب کہلاتا ہو **باب چہارم**

وقف و وصل کے بیان مین وقف کہتے ہین ٹھہر جانے کو اور وصل ملانے کو کلام اللہ
محاورۂ عرب کے موافق نازل ہوا ہے اور عرب کا دستور ہے اپنے کلام مین وقف
کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت مسجع مین موافق سجع مین لہذا کلام اللہ مین یہی
اوقاف واقع ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ و تابعین کے زمانہ
مین اپنے محاورے اور سلیقے کے موافق لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت اُن کو نشانیان
مقرر کرنے کی نہ تھی یعنی قواعد صرف و نحو اور حرکات لگانے کی اُنھین حاجت نہ تھی
بعد ازان بسبب اختلاط عجم کے سب باتون کی حاجت ہوئی اوقاف کے لئے علامتین
مقرر ہوئین کتاب سجاوندی اس باب مین بہت معتبر ہے علامتین مشہورہ اوقاف کی
یہ ہین ط لا م ج ز ص دائرہ اور نقطہ علامت آیت کی ہے کوئی نرا دائرہ لکھتا ہے
کوئی نرا نقطہ کوئی دائرے کے پیٹ مین نقطہ اور حکم اُسکا یہ ہے کہ ساتھ آیت کے
اگر کوئی اور نشانی ہو جیسے ط م تو جو اُس نشانی کا اقتضا ہو کرنا چاہیے اور کوئی
نشانی اور نہ ہو تو ٹھہر جانا چاہیے اور اگر آیت پر لا لکھا ہو جسے آیت لا کہتے ہین تو اسمین
بڑا اختلاف ہے اکثر محدثین اور قرا اس بات کی طرف گئے ہین کہ وہان ٹھہرے اور اکثر
قرا اس بات کی طرف ہین کہ نہ ٹھہرے اب مشہور قرا مین یہی ہے کہ نہ ٹھہرے ط
علامت ہے مطلق کی وہان ٹھہرنا اولی ہے م علامت وقف لازم کی ہے کہ وہان ٹھہرنا
لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملا کے پڑھے تو معنی بگڑ جاتے ہین بلکہ بعضے مواقع پر ایسے
معنے ہو جاتے ہین کہ کفر ہے ج علامت ہے جائز کی وہان ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے۔
ز علامت ہے جائز کی وہان نہ ٹھہرنا بہتر ہے ص علامت ہے مرخص کی وہان
رخصت ہے اس بات کی کہ ٹھہر جاوے یعنی چاہیے تو یہی کہ ملا کے پڑھتا چلا
جاوے مگر اجازت ہے اس بات کی کہ چاہے تو ٹھہر جاوے **فائدہ** اس زمانے کے
حافظون کی عادت ہے کہ ز اور ص پر بھی خواہی نہ خواہی وقف کرتے ہین حالانکہ
حکم ان دونون کا یہی ہے کہ وصل چاہے وقف ہو سکتا ہے مگر نہ
کرنا وقف کا بہتر ہے اور ص مین وصل زیادہ ترجیح رکھتا ہے

بہ نسبت ز کے فائدہ متاخرین نے بعضی علامتین اور زیادہ کی ہین صلے علامت ہی
اَلْوَصْلُ اَوْلیٰ کی یہان وصل اولیٰ ہی ق علامت ہی مطلق کی یعنی کہا گیا ہی یہان
وقف ہی ان دونون موقع پر بھی نہ ٹھہرنا چاہیے اَلْوَصْلُ اَوْلیٰ کے تو یہی معنی ہین
کہ یہان نہ ٹھہرنا اولیٰ ہے اور قیل موافق محاورۂ عربی کی علامت ہے ضعف کی
صل علامت ہی قَدْ یوصل کی یہان وقف اولیٰ ہے قف علامت ہی کذلک کی اسکے
یہ معنی ہین کہ یہان وہی وقف ہی جو اوپر گذرا ہے قف صیغۂ امر ہے وقف سے یعنی یہان
وقف اولیٰ ہے س علامت ہے سکتہ کی اور کبھی لفظ سکتہ بھی لکھدیتے ہین سکتہ
اُسے کہتے ہین کہ تھوڑا ٹھہر جاوے سانس نہ توڑے فائدہ لفظ لا جو بعضے مواقع
پر لکھتے ہین وہ علامت ہے اس بات کی کہ یہان ہرگز نہ ٹھہرنا چاہیے وہ مقابل ہے
م کے کہ م مین وقف لازم ہوتا ہے اور لا مین وصل لازم ہے اگر وہان وقف کرے
تو معنی بگڑ جاوین فائدہ چند علامتین اور بھی ہین ھ ء عب خب تب لب
ان علامتون کو وقف سے کچھ علاقہ نہین بلکہ ھ علامت ہے پانچ آیتون
کی جو باتفاق کوفیین اور بصریین کے ہون یا فقط نزدیک کوفیین کے ع
اسی طرح کی دس آیتون کی علامت ہے اور کبھی اسکی جگہ ی لکھدیتے ہین عب
علامت ہے اس بات کی کہ یہان دس آیتین ہو چکین موافق شمار بصریین کے ع
عشرہ کا ہے اور ب بصریین کی اور خب علامت ہے اس بات کی کہ موافق شمار
بصریین کے پانچ آیتین ہو چکین خ خمسہ کی ہے اور ب بصریین کی اور تب علامت
ہے اس بات کی کہ یہان آیت ہی نزدیک بصریین کے ت آیت کی ہے اور ب
بصریین کی اور لب علامت ہے لَیْسَ بِاٰیَۃٍ عِنْدَ الْبَصْرِیِّیْنَ کی یعنے یہان
بصریون کے نزدیک آیت نہین ل لیس کا ہے اور ب بصریین کی خاتمہ چند
فوائد کے بیان مین فائدۂ اولیٰ سات قراءتین جو مشہور ہین نام اُنکے اماموں کے
جنسے اُن قراءتون کی سند متواتر ہے یہ ہین نافع مدینہ مین ابن کثیر
مکے مین ابن عامر شام مین ابو عمرو بصرہ مین عاصم حمزہ کسائی کوفہ مین

فارسی کی ایک رباعی مین یہ سب نام مذکور ہین رباعے

در مکہ نخست ابن کثیرست امام	نافع ز مدینہ ابن عامر از شام
در بصرہ ابو عمرو علا دار د نام	عاصم و حمزہ کسائی ہمہ از کوفہ تمام

ہر امام کے دو راوی ہین امام عاصم کے ابو بکر اور حفص اور قراءت انکی بروایت حفص ہندوستان مین مروج ہے **فائدۂ ثانیہ** قرآن شریف کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا ے تعالیٰ کے حضور مین حاضر ہی اور خداے تعالیٰ اُس سے کلام فرماتا ہے اور خوش الحانی سے جہانتک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اسکا لحاظ رکھے کہ راگ راگنی نہ پائی جاوے اور ایسے وقت مین کہ بھوکا ہو یا جاے ضرور اور پیشاب کی حاجت ہو نہ پڑھے اور قرآن شریف کا بڑا ادب کرے چومنا آنکھون سے لگانا مصحف شریف کا مستحب ہی اور پڑھتے وقت رحل پر رکھے یا تکیے پر اگر یہ چیزین نہون تو جزودان کو تہ کرکے اسکے تلے رکھ لے زمین یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ باوضو پڑھے اور بے وضو بھی پڑھنا جائز ہے مگر کلام اللہ کا چھونا بے جزودان یا غلاف علیٰحدہ کے بے وضو جائز نہین اور جسکو نہانے کی حاجت ہو اُسکو نہ چھونا جائز ہے نہ یاد پڑھنا بلکہ اشباہ و النظائر مین ہے کہ نہانے کی حاجت والے کو اُٹھانا کلام اللہ کا اگرچہ غلاف مین ہو جائز نہین **فائدۂ ثالثہ** مسلمان کو چاہیے کہ عادت مقرر کرلین کسی قدر کلام اللہ روز پڑھ لیا کرین امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن مین بزرگان سلف کی عادتین مقدار تلاوت مین نقل کی ہین جانب کثرت مین ایک بزرگ کی عادت نقل کی ہے کہ ہر روز آٹھ ختم قرآن کرتے تھے چار دن مین اور چار رات مین اور ایک ختم روز کی زمانہ صحابہ و تابعین مین بہت بزرگون کی عادت تھی کہ رات کو تہجد مین قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال مین لکھا ہے کہ ہر رات مین ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان مین ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے تھے تیس (۳۰) رات مین اور تیس (۳۰) دن مین اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح مین

اور سات دن مین بیشمار بزرگوارون کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہتون نے
پڑھا ہے اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی نے نقل نہین کی سات دن
مین ختم قرآن کا ایک طریقہ منزل فَمِیْ بِشَوْقٍ کا ہی یعنی پہلی منزل سورۂ فاتحہ سے شروع
ہوتی ہی اور دوسری سورۂ مائدہ سے اور تیسری سورۂ یونس سے اور چوتھی سورۂ بنی اسرائیل
سے اور پانچوین سورۂ شعرا سے اور چھٹی سورۂ والصافات سے اور ساتوین سورۂ
قاف سے حرف سرنام ہر سورۃ سے لفظ فمی بشوق حاصل ہوا ہے مسلمان آدمی
کو چاہیے کہ جسقدر پر باطمینان مداومت کر سکے اختیار کرے کہ جس عمل پر مداومت ہو
اگرچہ تھوڑا ہو خدائے تعالی کو بہت پسند ہوتا ہی چنانچہ حدیث صحیح مین یون ہی وارد ہے اور
حافظ کو چاہیے کہ جسقدر قرآن مجید تلاوت کرتا ہو تہجد مین پڑھے صحابہ اور تابعین اور بزرگان
سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد مین قرآن شریف پڑھا کرتے تھے
فائدہ رابعہ قرآن مجید پڑھنے والے کو بالخصوص حافظ کو چاہیے کہ قرآن مجید کی
تلاوت اور حفظ مین نیت خالص رضاے خدا مدنظر رکھے نمایش اور اپنا حافظ اور قاری
کہلانا منظور نہو صحیح حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا خدائے تعالے
ایک قاری سے کہیگا کہ مین نے تجھے جو نعمتین دی تھین اُنکے شکر مین تو نے کیا کام کیا
وہ کہیگا مینے قرآن مجید پڑھا اور پڑھایا اللہ تعالی فرماویگا کہ میرے لیے نہین پڑھا پڑھایا بلکہ اس لیے
کہ لوگ قاری کہین سو لوگون نے کہا پھر حکم فرماویگا کہ مُنہ کے بل اُسے گھسیٹ کے جہنم مین ڈالدو
اس زمانے کے اکثر حافظ اس بلا مین مبتلا ہین اکثر فخریہ کہتے ہین کہ ہمین سال بھر پڑھنے کا اتفاق
نہین ہوتا ہے مگر رمضان مین سنا دیتے ہین مقصود یہ کہ لوگ کہین آپکا حافظ بہت اچھا ہے
یہ نہین سمجھتے کہ حفظ کلام اللہ کا فائدہ تو یہی ہی کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ نمایش کرکے
اپنی تعریف کرا کے مستحق جہنم ہو جاوے حق تعالی ہمین اور سب مخلصین کو اخلاق ذمیمہ سے
بچاوے اور اس رسالہ کو قبول فرماوے اور مؤلف کو عافیت تامہ اور نجات عذاب دارین سے
عنایت کرے اور احباب اور محبان مؤلف کو اپنی مرضیات کی توفیق دے اور مرادات اُنکی حاصل کرے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ وآلہ اجمعین

رسالۂ معروف	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بمقصود القاری

بعد الحمد والصلوۃ این چند اوراق در بیان مخارج حروف تہجی و بعضے از فوائد قرآنی کہ ناچار است
ہر قاری قرآن را از ان بہ تہجی کہ مختار حضرت شیخ شاطبی و شیخ جزریست رحمہما اللہ مشتمل
بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ کہ در موضع بیروان نوشتہ شدہ و منشاے این التماس استطاب
معز الدین خان قاضی عزۃ اللہ اعزہ اللہ فی الدارین واعلی درجتہ فی الکونین وجعل التوفیق
رفیقہ لعزتہ مع ازدیاد عمرہ وعمر اولادہ بسطور تہ بودہ وہو الملقب الاخری بالطاف السلطان
الاعظم والخاقان الاکرم نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ خلد اللہ ملکہ بخطاب قاضی خان
از انکہ ہمگی ہمت و تمامی نہمت الیشان بموجب حدیث قدسی کہ یقول الرب سبحانہ تعالی
من شغل القرآن عن ذکری ومسالتی اعطیتہ افضل ما اعطی للسائلین
وحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ بتلاوت قرآن
مصروف گشتہ چنانچہ فقیر حقیر نور الدین محمد بن القاری را محض از براے ہمین معنی از
بہرہ بلا بنجا آوردہ قبل اللہ سعیہ وافادہ وجعل عاقبتہ بالخیر والسعادۃ نام این رسالہ
مقصود القاری نہادہ شدہ امید کہ ہر کہ این رسالہ را بفہمیدہ خواند و در عمل آرد تواند
کہ قرآن صحیح بخواند انشاء اللہ تعالی انہ الموفق لمن یشاء بحکمتہ والمیسر بکل
عسیر بکمال قدرتہ **مقدمہ** در بیان مخارج حروف بیست و نہ گانہ و بعضے از
صفات ضروریہ آن چنانچہ ہمزہ از پایان حلق کہ جانب سینہ است الف از کواکے
حلق و دہن یا از ہر دو بستا از سر زبان و بیخ از ثنایاے علیا کہ دو دندان پیش از جانب
بالاست ثا از سر زبان و نیز از ثنایاے علیا جیم از میانہ زبان حا از
میانہ حلق خا از ناے حلق کہ جانب زبان ست دال با تا ذال با تاے مثلثہ
سہ از کنارہ سر زبان و بیخ رباعیہ و ناب و ضاحک کہ سہ میان ثنایاے علیا و دندان
کرسی ست زا از سر زبان و سر ثناے سفلی سین باز اشین با جیم و صاد با سین
ضاد از تمام کنارہ زبان تا آنکہ متصل شود با دندان کرسی بالا از جانب چپ یا راست

طا نیز با تا ظا با ثا سے مثلثہ عین با حا غین با خا فا از سر ثنا یا سے علیا و شکم لب با ئین قاف
از اتصال سے زبان از جانب حنک اعلی کاف فرو تر از ان لام با را صیم با با سے موحدہ تحتانی
نون با را واو غیر مدہ از ہوا سے ہر دو لب مد از جوف ہمچون الف ھا با ہمزہ یا غیر مدہ ایضاً
با جیم و مدہ از جوف **بیان صفات ضروریہ** واز ین جملہ چہار حرف مطبقہ اند صاد ضاد طا
ظا باقی ہمہ منفتحہ و باز از ہمہ این حروف بست و نہ گانہ ہفت حروف مستعلیہ کہ مفخم اند یعنی
پر سہر کیفی کہ باشند و الفی کہ متصل اینہا باشد نیز مفخم ست مثل صاعق و ضاعق و ظالم و طا
و خالق و فاسق و قاصرہ و مجموع این درین کلمات است خص ضغط قظ باشد
باقی ہمہ مستعلیہ کہ مرقق اند یعنی باریک مگر دو لام اسم اللہ کہ تفصیلے دارد چنانچہ بیاید
انشاء اللہ تعالی و الفیکہ متصل بحروف مستعلیہ باشد باریک باید خواند و باز از مجموع حرف تہجی ہشت
حروف شدیدہ اند یعنی سخت و آن درین کلمات است کہ اجد قط بکت باشد و باقی ہمہ رخوہ اند
یعنی نرم مگر پنج حروف کہ بین بین اند یعنی میان سخت و نرم و مجموعہ این کلمہ لن عمر است **فصل اول**
لام اسم اللہ کہ لفظ اللہ و اللھم بالتشدید باشد اگر بعد از فتحہ و ضمہ واقع شود مفخم است مثل قال اللہ
و محمد رسول اللہ سبحانک اللھم و اذ قالوا اللھم و بعد کسرہ مرقق مثل بسم اللہ
و قل اللھم **فصل دوم** لام ساکن دو حالت دارد ادغام و اظہار اگر بعد از وے لام یا را
آید ادغام است مثل ھل لکم و بل ربکم و اگر نہ اظہار مثل الحمد للہ رب العالمین و رب الملئکۃ
فصل سوم میم ساکن سہ حالت دارد ادغام و اخفا و اظہار اگر بعد از وے میم آید ادغام
مثل منھم من کلم اللہ و اگر با آید اخفا مثل و ما ھم بمؤمنین و گرنہ اظہار مثل
الحمد للہ و انعمت علیھم **فصل چہارم** نون ساکن و تنوین چہار حالت دارد اظہار
و ادغام و قلب و اخفا اگر بعد اینہا یکے از حروف حلقی آید اظہار مثل من امن
و منھم و من حفظ و من علیھم و من خاف و من غل و عذاب الیم
و نحو ذلک و حروف حلقی شش ست درین بیت

حرف حلقی شش بود اے نور عین		ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین

سلہ خاص کردہ شد فشاردن بدیوار قط را - ۱۲

واگر بعد اینها یکے از حروف یرملون آید ادغام شود وآن دو نوع ست ادغام بے غنہ وباغنہ
واگر بعد اینها از حروف یرملون را یا لام آید ادغام بے غنہ مثل مِنْ رَّبِّهِمْ وَمِنْ لَّدُنْهُ
وَتَوَّابٌ رَّحِيْمٌ وَاَنْ لَّا اِذًا لَّيُضِلُّوْا ودر باقی حروف کہ جامع آن کلمہ یومن ست
ادغام باغنہ اگر دو کلمہ باشد مثل مَنْ يَّقُوْلُ وَمِنْ وَّالٍ وَعَنْ مَّا وَمِنْ نُّوْرٍ وَلِقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ وَتُرَابًا وَّعِظَامًا وَشَرَابًا مِّنْ حَمِيْمٍ وَخَيْرًا نَّزُلًا واگر دریک باشد
اظهار باید کرد مثل دِيْنًا وَنَبِيًّا وَصِنْوَانٌ وَقِنْوَانٌ واگر بعد از وے با آید
قلب با میم باید کرد مثل مِنْ بَعْدِ هِمْ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ودر دیگر حروف باقیہ اخفا
چنانکہ باغنہ ادا باید کرد ومخرج غنہ خیشوم ست کہ دماغ باشد مثل وَمَنْ تَابَ
وَجَنَّاتٍ تَجْرِيْ وَمِنْ ثَمَرَةٍ وَصَبِيًّا ثُمَّ الی غیر ذلک وحروف اخفا
پانزده اند ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک

فصل تفخیم رای متحرک بفتحہ وضمہ مفخم ست وبکسرہ مرقق وراے ساکن غیر وقفی
اگر بعد از فتحہ باشد مفخم ادا کرده شود مثل بَرْدًا وَّانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ وبعد از کسره
تفصیلے دارد یعنی اگر از کسرهٔ اصلیہ متصل واقع شود وبعد از وے حرفے از حروف
مستعلیہ دریک کلمہ نباشد مرقق ست مثل فِرْعَوْنَ والا مفخم چنانکہ بعد از کسرهٔ عارضی
باشد مانند اِرْجِعُوْا وبعد کسرهٔ منفصل مثل رَبِّ ارْجِعُوْا یا بعد از وے حرفے از حروف
مستعلیہ باشد مثل مِرْصَادًا وَّقِرْطَاسٍ وَفِرْقَةٍ مفخم ادا کرده شود ودر کلمہ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ
در سورهٔ شعرا دو وجہ است ترقیق وتفخیم وراے وقفی چون بعد از فتحہ وضمہ واقع
شود مانند سَفَرٌ ودُسُرٌ تفخیم باید کرد وبعد از کسرهٔ ترقیق مثل فَقَدْ قُدِرَ واگر بعد سکون
باشد پس اگر آن ساکن یاست مثل خَيْرٌ وخَبِيْرٌ مرقق ست والا نظر بہ ما قبل او باید
کرد اگر ما قبل او مفتوح ست یا مضموم مثل قَدَّرَ وَكُفِرَ تفخیم باید خواند مگر در کلمہ
وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ در سورهٔ والفجر کہ دران دو وجہ ست اما ترقیق اولی ست کما فی
التوبری شرح الطیبہ للشیخ محمد جزری رحمہ اللہ واگر مکسور است باریک مانند سِحْرٌ
مگر در دو کلمہ کہ آن مِصْرَ وقِطْرَ است کہ درینجا دو وجہ ست لکن اولی در مصر تفخیم ست

ودر قطع ترقیق **فصل ششم** اگر بعد از حروف مده که الف ساکن ماقبل مفتوح وواو ساکن
ماقبل مضموم ویاے ساکن ماقبل مکسور ست همزه واقع شود خواه دریک کلمه که آنرا مد
متصل نامند چون اُولٰٓئِكَ وسُوٓءٍ وجِیٓءَ وخواه در کلمه که آنرا مد منفصل خوانند
چون بِمَآ اُنزِلَ وَقَالُوٓا اٰمَنَّا وَفِیٓ اَنفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ امام عاصم دران هر دو نوع
مقدار چهار الف ومی کشند چون بعد از حروف مد سکون لازمی واقع شود خواه
مشدد مثل وَلَا الضَّآلِّیۡنَ وَتُحَآجُّوٓنِّیۡ وخواه مخفف در مانند مدات فواتح سور
الٓمّٓ والمٓصٓ والرٰ والمٓرٰ وکٓهٰیٰعٓصٓ وطٰسٓمّٓ ویٰسٓ وصٓ وحٰمٓ وحٰمٓ عٓسٓقٓ
وقٓ ونٓ است نزد جمیع قراء مقدار سه الف مد باید کرد و اگر بعد از حروف
مد سکون عارضی که بسبب وقف عارض میشود در آید مانند یَوۡمِ الدِّیۡنِ وَسَرِیۡعُ
الۡحِسَابِ وَیُوۡقِنُوۡنَ دران جمیع قراء را سه وجه ست مد سه الفی ودو الفی ویک الفی
که عبارت از طول وتوسط وقصر ست چون موقوف علیه همزه نباشد کَمَآ اٰمَنَ
السُّفَهَآءُ که دران سه الفی ودو الفی ویک الفی روا نیست از براے آنکه همزه نیز
بسبب مد ست وآن موجود ست **خاتمه** بدانکه دانستن وخواندن قرآن بتجوید که آن
عبارت از دادن حروف راست حق آن حروف فرض عین ولازم ست بر هر کس
که قرآن خواند از براے آنکه بتجوید نازل شده وهمچنین از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
بوسائط اساتذه ثقه بما رسیده پس تارک آن آثم باشد ونا خواندنش اولی ست
از خواندن او چنانکه در شرح مقدمه محمد جندی آورده اگرچه فقهاے عظام بسبب
آنکه نماز فرض عین ست در زلت وخطا کردن بعضے جا از تجوید وسعت کرده نماز جائز
داشته اند امّا بر ترک امامت اینچنین کس فرموده اند معلوم ست که معنی خطا وزلت
فعل ناشایسته بے اختیار از کسی که داناے آن باشد صادر شدن ست
نه آنکه چیزے را که بداند دراز آن گویم چنانچه در وسیلة السعادة که یکے از کتب
فقه معتبر ست آورده کسی که از اداے حروف ورعایت قواعد قرآنی عاجز باشد بروے لازم ست
که باقی عمر شب وروز در تعلیم آن بکوشد والا نمازش جائز نیست کما فی فتح القدیر المعروف

باین الهمام شرح الهدایه و در غیر نماز چون تلاوت قرآن نفل ست و ادای آن فرض پس
روا نیست که فرض را از برای نفل ترک کند چنانچه در فتاوای کبیر آورده است و ادای
عبارت از گرفتن قواعد قرآن ست از استادان ماهر کما فی الدقائق الحکمة شرح المقدمة
للشیخ الامام محمد بن الجزری و الا قاری قرآن آثم و داخل حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم
رُبَّ قارِئِ القرآن والقرآن یلعنه میشود چنانچه در شرح مقدمه ابن المصنف آورده
که چرا کسی خود را ازین نقل محروم سازد که سبب قرب الله تعالی باشد چنانچه احمد حنبل چند مرا
الله تعالی را در خواب دید پرسید که بار خدایا چه باشد که سبب تقرب بحضرت تو توان کرد حکم
شد که بکلام ما ای احمد عرض کرد یا رب با فهم یا بی فهم حکم شد با فهم یا بی فهم چنانکه در احیاء العلوم
آورده که اگر قرآن ایستاده در نماز بخواند بمقابلهٔ هر حرفے صد حسنه عطا میشود و اگر نشسته بخواند
پنجاه حسنه و در غیر نماز اگر با وضو باشد بست و پنج حسنه کما فی کنز العباد با فوائد دیگر که بعضے
ازان در دیباچه این رساله نوشته شده است و نیز بدانکه قرارت قرآن عبارت از قرارت
سبعه است بلکه عشره که از درگاه باری تعالی منزل شد پس اگر حرفے یا حرکتے از خود زیاده
کند کافر گردد شهرهٔ قرارت سبعه ازین ست که بعد از خلفای راشدین رض از
بعض مردم در خواندن قرآن غلط واقع میشد پس اتفاق اکابر آن زمانه چنین افتاد
که هر که از ماهران قرآن در هر شهرے که مصحف امیر المومنین عثمان رضی الله عنه
باشد از روی آن مصحف تعلیم کند مسلم و الا معتبر باشد پس امام نافع را در مدینه منوره
مطهره و امام کثیر را در مکه معظمه و امام ابو عمرو را در بصره و امام ابن عامر را در شام
و امام عاصم و امام حمزه و امام کسائی را در کوفه قرار دادند و هر یکے به نهجے که از حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بایشان بواسطهٔ استادان رسیده بود
تعلیم کردند و این سبب شهرهٔ ایشان گشت و این رباعی جامع نام قاریان
و شهرهای مذکور ست رباعی

در مکه نخست ابن کثیر است امام
نافع ز مدینه ابن عامر از شام
در بصره ابو عمرو علا دار ز نام
عاصم و حمزه کسائی همه از کوفه تمام

چنانچه قرائت[۱] امام عاصم بروایت بکر و حفص درین دیار مشهور گشته و در مدینه قرارت امام نافع بروایت قالون و ورش و در مکه قرارت امام ابن کثیر بروایت بزی و قنبل و در بصره قرارت امام ابوعمرو بروایت دوری و سوسی و در شام قرارت امام عامر بروایت هشام و ابن زکوان و در کوفه قرارت امام عاصم بروایت بکر و حفص و قرارت امام حمزه بروایت خلف و خلاد و قرارت کسائی بروایت ابوالحارث و دوری رواج یافته و سبب رواج قرارت امام عاصم درین دیار آنست که حضرت امام اعظم شاگرد امام عاصم بوده اند و مردم این دیار بمذهب ایشان اند و این قرارت بمردم از ایشان رسیده و حضرت امام بهمین قرارت اکتفا کرده ازبراے آنکه حضرت ایشان غیر از علم فقه در علم دیگر کم کوشیده اند چنانکه در صلوٰة مسعودی آورده رموز قرارت سبعه بطریق امام شاطبی ازین بیت بدر می آید اَبَجْ دَهَزْ حُطِّیْ کَلِمْ نَصَعِ فَضَقْ[۲] رَسَتْ بِکُلِّ اِمَامٍ حَرْفٌ دَمْ یَتَعَصَّلُ یعنی الف امام نافع ب قالون ج ورش د ابن کثیر ﻫ بزی و قنبل ز امام ابوعمرو ح دوری ط سوسی ی امام ابن عامر ک هشام ل ابن زکوان م امام عاصم ن ابوبکر ع حفص ف حمزه ص خلف ق بزار ابوعیسی خلاد ر امام کسائی س ابوالحارث ت دوری[۳] فقط و الله اعلم

[۱] ز نافع کند نقل قالون و ورش چو بزی و قنبل ز ابن کثیر چو دوری و سوسی ابوعمرو دان هشام ابن زکوان ز عامر دیگر
ابوبکر حفص آن ز عاصم شنو خلاد و خلف هم ز حمزه امیر کسائی به بوالحارث و دوری است زمن نظم را ای پسر یاد گیر
دال مکی ها بزی زا قنبل ای حلیم وا حمزه فا خلف قاف خلاد علیم را کسائی سین حارث تا دوری بسیر کاف شلمی لام هشام ابن کم نعیم
از الف نافع با قالون الجیم ورش نون عاصم صاد ابوبکر عین حفص ... حا حطی بصری ... ط سوسی ... رموز شاطبی منظوم از فیض قدیم

[۲] مراد از امام درین جا امام ست قاری باشد یا راوی ۱۲

[۳] دوری هرگاه اخذ قرارت از امام ابوعمرو بصری کند رمزش طا باشد و هرگاه اخذ آن از امام کسائی کند رمز آن ت است زیرا که دوری شاگرد ایشان اند از هر دو استاد روایت میکند ۱۲

تتمه

نظم مشهور — بسم الله الرحمن الرحیم — در بیان وقوف قرآن

بدانکه وقوف منازل قرآن ست از برای استراحت نفس وچون قاری را لابد بود از وقف کردن باید که بر موضعی وقفه کند که سخن تمام گردد از برای آنکه وقف قطع سخن ست از ما بعد آن پس اگر قطع جائی کند که کلام متصل باشد یا وصل جائی کند که کلام منفصل باشد متغیر و معکوس شود و نامفهوم گردد بلکه بعض جا کفر لازم آید پس لازم که خوب فهمیده قرآن بخواند که در خطا نه افتد و این نظم را رعایت کند که از خطا باز ماند نظم

حافظا این نظم را بشنو کنون
تا ترا در وقف باشد رهنمون

میم وقف لازم ست مگذر از و
گر گذشتی بیم کفر ست اندرو

طا چو وقف مطلق آمد مر ترا
مگذر ازوی هر کجا یابی روا

جیم جائز بگذری زو هم رواست
لیکن استادان درو بهتر راست

زا مجوز ایستی هم در خور است
لیک بگذشتن ازان اولی ترست

صاد را وقف مرخص خوانده اند
جمله قراء در نفس ماندہ اند

قاف لیکن هر کجا باشد دران
قیل بنداری میان واقفان

گر بیابی تو صلہ در وی نشان
وصل کن آنجا و هم پیوسته خوان

وقف کن هر جا که آیت بنگری
لا گرش یابی بهر یک بگذری

خا باخفا داده اند اینجا بدان
گر علامت ظا بود اظهار دان

گفت عالم چند بیتی در وقوف
عفو کن زو این قدر بوده وقوف

حق دهد نعمت گرش یادش کنی
در بخوانی فاتحه شادش کنی

وعلامت پنج آیت ه علامت عشر آیت ی نزد کوفیان و هر که بصریان آیت نوشته اند بخلاف آنجا این علامت نوشته لب وعلامت پنج آیت خب و هر جا که نزد بصریان عشره است این شکل نوشته اند ع یعنی عشره عند البصریین و هر جا که آخر قصه است یا سخن تمام شده است امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در نماز جمعه آنجا رسیده بر کوع رفته است این شکل نوشته اند یعنی دکع عثمان رضی الله عنه وعدد آیات رکوع بحساب هندسه یا حروف عین نوشته اند تمام شد

نظم خوش بیان | بسم الله الرحمن الرحیم | در بیان تعداد آیات و الفاظ سورتهای قرآن

آیت قرآن که خوب و دلکش اند — شش هزار و شش صد و شصت و شش اند
یکهزارش وعدهٔ و یک در وعید — یکهزارش امر و یک نهی شدید
یک هزار او مثال اعتبار — یکهزارش قصه هاے بیشمار
پانصد بحث حلال ست و حرام — صد ازان تسبیح صبح و در و شام
شصت و شش زانست منسوخ از حساب — در عمل نه در قرارت نه کتاب
یکصد ست و چارده سورة دران — چارده[۱۴] سجده دگر ده[۱۰] وقف دان
گفت یک مرد فقیهی هوشمند — لفظ الله در کلام الله حمید
گفتمش بشنو زمن اے نامدار — دو هزار و پانصد و هشتاد و چار
رقم شش چهار بار نویس — بهر تحصیل آیت قرآن
نصف اول ز چهار منسوخ ست — اولین نصف دوم شش گردان
سدس تسبیح و پنج سدس دگر — حل و حرمت نموده اند بیان
باقی وعدهٔ و وعید و مثل — قصص و امر و نهی در یکسان

کل ۶۶۶۶ — منسوخ ۶۶ — باقی ۶۶۰۰ بر تفصیل ذیل ست -
۶۰۰۰ بدین تفصیل آیت وعده ۱۰۰۰ - آیت وعید ۱۰۰۰ آیت مثل ۱۰۰۰ - آیت قصص ۱۰۰۰ - آیت امر ۱۰۰۰ - آیت نهی ۱۰۰۰ - و ۶۰۰ بدین تفصیل آیت تسبیح ۱۰۰ - آیت حل ۲۵۰ آیت حرمت ۲۵۰ - فائده منقولست از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات قرآن مجید که شش هزار و شش صد و شصت و شش اند چهار صد آیت در تعویذات ست و یکهزار و دو صد در شرائع اسلام و یکهزار در ترتیب سلطنت و شش صد در قصص و چهار صد در معاملات ست و یکهزار در عذر جرائم و یکهزار در ضمان رزق و هفتصد در جهاد و پانصد در حج و باقی در حکم طلاق و نکاح و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین

تمت

دعای متبرک بذریعہ حروف قرآن - بزرگان دین سے منقول ہے کہ اس دعا کے بہت سے فائدے ہیں منجملہ اُنکے چند فائدے یہاں لکھے جاتے ہیں ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسے ایکبار ضرور پڑھا کرے خواہ روزانہ یا مہینے میں ایکبار اگر یہ بھی نہ ممکن ہو تو اپنے پاس رکھے پریشانی اور محتاجی سستی اور کاہلی رزق کی تنگی کبھی نہوگی اور آفت ارضی و سماوی سے محفوظ رہیگا علاوہ اسکے فوائد اُخروی بے انتہا ہیں دعا یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ الہی بحرمت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الہی بحرمت آدم صفی اللہ الہی بحرمت نوح نبی اللہ الہی بحرمت ابراہیم خلیل اللہ الہی بحرمت موسیٰ کلیم اللہ الہی بحرمت عیسے روح اللہ الہی بحرمت ایوب صابر اللہ الہی بحرمت یعقوب اسرائیل اللہ الہی بحرمت یوسف صدیق اللہ الہی بحرمت و عزت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الہی بحرمت سی پارہ کہ در قرآن مجید ست الہی بحرمت یکصد و چہاردہ سورہ کہ در فرقان حمید ست الہی بحرمت شش ہزار و ششصد و شصت و شش آیات قرآن الہی بحرمت چہاردہ سجدۂ قرآن الہی بحرمت ہفتاد و شش ہزار کلمات قرآن الہی یک لک و چہار الف قرآن الہی بحرمت دوازدہ ہزار و چہار صد و پنجاہ ب کہ در قرآنست الہی بحرمت ہزار صد ت کہ در قرآنست الہی بحرمت سہ ہزار سہ صد و سی ث کہ در قرآنست الہی بحرمت یکہزار و چہار صد و پنجاہ و پنج ج کہ در قرآنست الہی بحرمت چہار ہزار سہ صد ح کہ در قرآنست الہی بحرمت دوازدہ ہزار و پانصد و پنج خ کہ در قرآنست الہی بحرمت پنج ہزار نہ صد د کہ در قرآنست الہی بحرمت پنج ہزار و سہ صد و ہفتاد ذ کہ در قرآنست الہی بحرمت پنج ہزار نہ صد و نود و شش ر کہ در قرآنست الہی بحرمت دوازدہ ہزار یکصد و ہفتاد و پنج ز کہ در قرآنست الہی بحرمت پنج ہزار نود و شش س کہ در قرآنست الہی بحرمت پنجہزار نود و شش ش کہ در قرآنست الہی بحرمت دوازدہ ہزار سہ صد و ہفت ص کہ در قرآنست الہی بحرمت دوازدہ ہزار و ہفتاد و پنج ض کہ در قرآنست الہی بحرمت دوازدہ ہزار یکصد و سی و ہفت ط کہ در قرآنست الہی بحرمت یکہزار و یکصد و ہفتاد و پنج ظ کہ در قرآنست الہی بحرمت ہفتاد ہزار ع کہ در قرآنست الہی بحرمت سہ ہزار و یکصد و سی غ کہ در قرآنست الہی بحرمت ہشت ہزار و چہار صد ف کہ در قرآنست الہی بحرمت دوازدہ ہزار و بست ق کہ در قرآنست الہی بحرمت سہ ہزار و چہل و پنج ک کہ در قرآنست الہی بحرمت چہل و پنجہزار و بست ل کہ در قرآنست الہی بحرمت شش ہزار و نہ صد و بست م کہ در قرآنست الہی بحرمت چہل ہزار ن کہ در قرآنست الہی بحرمت پنجہزار و نہ صد و ہفتاد و ہشت و کہ در قرآنست الہی بحرمت شانزدہ ہزار و ہفتاد ہ کہ در قرآنست الہی بحرمت بست و پنجہزار و نود و نہ ی کہ در قرآنست عاجز ہا این ضعیف بر ارفقا بکہ درد دریـ

بسم الله الرحمن الرحیم

اشعار منتخب از قصیدة القراءة در بیان ضروریات تلاوت

بعد حمد و ثنا و مدح خدا — نعتِ پیغمبرِ دلیلِ هدا
بشنو این چند بیت تا گردے — مطلع بر قواعدِ قرا
نون تنوین نون ساکن را — چار حالست با حروفِ هجا
اول ادغام و دیگرے اظهار — سومے قلب چارمے اخفا
هست در حرفِ یرملون ادغام — غنه در واو میم و نون با یا
هست در شش حروفِ حلق اظهار — حرفِ قلب ست با چو انبتنا
در حروفِ بقیه[له] اخفا ساز — که شود غنه هم درو پیدا
لام الله را بکن تفخیم — فتح و ضم قبل او گرده نما
ور بود کسره پیشتر زان لام — چون قل الله کن رقیق ادا
راچه مفتوح گشت و یا مضموم — ساز تفخیم تا رسے ز خطا
رائے مکسوره را بکن ترقیق — چونکه ساکن بود نظر بکشا
بین که ما قبل گر بود مفتوح — یا که مضموم هیچو مرسلها
ساز تفخیم ور بود مکسور — غیر ترقیق نیست هیچ روا
مگر آن دم که بعد او آید — یکے از حرفِ استعلا
هیچو قرطاس و فرقة و مرصاد — شد الفرق دو قول از علما
یا که آن کسره عارضی باشد — مثل ارجع و یا لیضاهیها
یا بود کسره در دگر کلمه — مثل رب ارجعون خذ هذا
که به تفخیم اندرین سه حال — گشت اجماع جمله فضلا
حرف مد ست واو و یا و الف — هیچو نوحیها و اوذینا

له و آن ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک است ۱۲

همزه چون بعد حرف مد آید — مد بکش صاف نے بلحن و غنا
چون شود حرف قلقله ساکن — جنبشے ده و لے بحسن ادا
قطب جد حرف قلقله میدان — هست قظ خص ضغط استعلا
در یکے از حروف بوف آید — از لیس میم ساکن اے دانا
میل ده میم را بجانب ضم (اے متحرک) — مثل کنتم بها و هم فیها
یازده سورة است در قرآن — که در وصل بسمله است اولی
فاتحه قارعه قمر رحمان — کهف و انعام و انبیا و سبا
سورة الحاقه علق فاطر — در نه دیگرست قطع سزا
بیّنه یا قتال و الهٰکم — عبس و تبت و ویل[۱] و و لا
سجده و رعد و نحل سبحانست — علق و حج لیک در اولے
باز در نجم شد و انشقت — ص و اعراف و سابقطه
باز در سجده تین لیک شمار — جمله واجب بگفتن فقها
بهر عبد الرؤف کردم نظم — بعنایات حضرت مولے
تا شود مستفید ازین ابیات — حق رساند بمقصد اقصے

۱ه مراد از ویل سورهٔ مطففین و سورهٔ همزه و از و لا سورهٔ قیامه و سورهٔ بلد ۱۲

تتمه

اعداد سورتها و رکوعها و آیات و کلمات و حروف و اعشار و اخماس و اعراب و نقاط و تشدیدات و مدات وغیره

اسما	تعداد
سورتها	۱۱۴
رکوعها	۵۴۰
اعشار کوفی	۴۲۳
اعشار بصری	۶۲۳
اخماس کوفی	۶۴۷
اخماس بصری	۱۲۴۶
آیات کوفی	۶۲۳۶
آیات بصری	۶۲۱۶
آیات شامی	۶۲۵۰
آیات مکی	۶۲۱۲
آیات عراقی	۶۲۱۴
آیات عامه	۶۶۶۶
کلمات	۸۶۴۳۰
حروف	۳۲۳۶۷۰
فتحات	۵۳۱۴۳
ضمات	۸۸۰۴
کسرات	۳۹۵۸۲
نقاط	۱۰۵۶۸۴
مدات	۱۷۷۱
تشدیدات	۱۲۷۴

رسالۂ نادرہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | زینۃ القاری

سب تعریف اللہ کو جو صاحب ساری جہان کا اور آخر بھلا ہی پرہیزگارونکا اور
درود اور سلام اُتاری اللہ اپنے رسول پر جنکا نام مبارک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی
اور اُنکے سارے آل واصحاب پر اور بعد اُسکے یہ ایک رسالہ ہی کہ علاقہ رکھتا ہے
تجوید کی قاعدون سی **پہلی فصل اظہار کے بیان مین** جان تو کہ نون ساکن
یا تنوین جب حرف حلقی کے پاس آوی تب اُس نون اور تنوین کو اظہار کرکے
پڑھین یعنی زبان سے ادا کرین اور حروف حلق کے یہ ہین ا ھ ع غ ح خ جسطرح
مِنْ اَمْرٍ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ مَنْ هَادٍ سَلَامٌ هِیَ مِنْ عِلْمٍ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ فَاِنْ حِکْمَتٌ
غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ مِنْ غِلٍّ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ مِنْ خَیْرٍ قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ ٥ **دوسری**
فصل اخفا کے بیان مین اور اخفا کرکے پڑھین یعنے زبان سے نہ ظاہر
کرین پوشیدہ کرکے ادا کرین نون ساکن اور تنوین کو غنہ کے ساتھ یعنے
ناک مین آواز لیجاکے ادا کرین جب وہ پاس آوے ان پندرہ حرفون کے
ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک جسطرح لَنْ تَنَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ مَاءً ثَجَّاجًا مَنْ جَاءَ وَغَسَّاقًا جَزَاءً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ دَكًّا دَكًّا
مُنْذِرٌ صَوَابًا ذٰلِكَ يُنْزِلُ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا مِنْ سُوْءٍ بَشَرًا سَوِيًّا
مِنْ شَیْءٍ لِنَفْسٍ شَيْئًا مِنْ صَيَاصِيْهِمْ رِجَالٌ صَدَقُوْا لِمَنْ ضَرَّهٗ قَوْمًا
ضَالِّيْنَ مِنْ طَهُوْرٍ قَوْمًا ظَالِمِيْنَ قَوْمًا طَاغِيْنَ مِنْ طِيْنٍ مِنْ فِئَةٍ
كِتَابًا فَذُوْقُوْا مِنْ قَرَارٍ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَنْ كَانَ فِيْ يَوْمٍ كَانَ **تیسری**
فصل باے قلب یعنے ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلہ کرنیکے بیان مین
اور جب نون ساکن یا تنوین با کے پاس آوے تو نون ساکن اور تنوین
میم ہوجاوے مگر وہ میم پوشیدہ پڑھی جاوے غنہ کے ساتھ جسطرح
مِنْ بَعْدِ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا **چوتھی فصل میم ساکن کے بیان مین** جب میم ساکن

با کے پاس آوی تب جائز ہی اخفا یعنے پوشیدہ پڑھنا اُسکا اور جائز ہی اظہار یعنی ظاہر
پڑھنا اُسکا مگر اخفا کرکے پڑھنا بہتر ہی جسطرح وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور جب
میم ساکن میم کے پاس آوی تو ضرور ہوا ادغام یعنے ایک کو دوسرے مین بلا غنہ
کے ساتھ جسطرح قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ اور جب میم ساکن یا اور میم کے سوا دوسرے
حرف کے پاس آوے تب اظہار کرکے پڑھی جاوے خصوصاً جب واو اور فا کے
پاس آوی جسطرح عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ لَهُمْ فِيْهَا پانچوین فصل غنہ کے
ساتھ ادغام کے بیان مین جب نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو کے
پاس آوی تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو مین ملا کے
غنہ کی پڑھی جاوی جسطرح اَنْ يَّضْرِبَ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ مَنْ يَّشَاءُ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
مِنْ مَّالٍ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا مِنْ وَّاقٍ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اور جو اسکے مانند ہی مگر
صِنْوَانٌ بُنْيَانٌ اور دُنْيَا اور قِنْوَانٌ مین ادغام نہ کرین اور واجب ہی غنہ میم
اور نون مین جب دو نون مشدد ہون جسطرح عَمَّ مِمَّ اِنَّ الْجَنَّةَ اور جو اسکے مانند مین
چھٹی فصل ادغام بلا غنہ کے بیان مین جب نون ساکن اور تنوین را اور لام کے
پاس آوی تب نون ساکن اور تنوین را اور لام مین بے غنہ ادغام کیے جاوین
جسطرح مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مِنْ لَّدُنَّا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ساتوین فصل
بیان مین ادغام مثلین کے مثلین کے معنی یہ ہین کہ ایک ہی حرف دو بار پاس پاس
آوی تو ادغام کیا جاتا ہی سب حرف ساکن کا اپنے مثل مین یعنی جب ایک ہی حرف دو بار
آوی پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک مین ملجاوے جسطرح
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ مَا كَدْتَّ هَلَكَ اَيْنَ
مَا يُوَجِّهْهُّمْ اور جو اسکے مانند ہین مگر مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ يَوْمٍ کے
نہین ادغام ہوتا اسواسطے کہ ایسے مقام مین ادغام ہونے سے اُس حرف کے
مد ہونے کی صفت جاتی رہتی ہی اسواسطے ایسے مقام مین ادغام درست نہین ہے
فائدہ مدہ حرف علت کو کہتے ہین یعنے واو الف یا ساکن اور اُسکے

پہلے حرف کی حرکت اُسکے موافق یعنی واو ساکن کے پہلے ضمہ اور الف کے پہلے فتحہ اور
یاے ساکن کے پہلے کسرہ ہو جسطرح قَالُوْا لَنَا فِیْ تو ایسے مقام مین جو ادغام کرین تو مدہ
نہ باقی رہے اُسکی صورت کچھ اور ہو جاوے مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا مین ادغام کرین تو اٰمَنُوَّا
ہو جاوے اور فِیْ یَوْمٍ مین ادغام کرین تو فِیَّ ہو جاوے آٹھوین فصل بیان مین
ادغام متقاربین اور متجانسین کے یعنی وہ حرف جنکا مخرج پاس پاس ہے اُنکی ادغام کے
بیان مین ادغام کیا جاتا ہے تا کا طا مین جسطرح وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ اور ادغام کیا جاتا ہے
طا تا مین جسطرح لَئِنْ بَسَطْتَّ اور ادغام کیا جاتا ہے تا دال مین دال تا مین جسطرح
اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا مَا عَبَدْتُّمْ کَذَّبَتْ اور ادغام کیا جاتا ہے ذال ظا مین جسطرح
اِذْ ظَّلَمْتُمْ اور لام را مین جسطرح قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّانَ اور جو اُسکے مانند مین اور
بَلْ رَّانَ مین حفص کی روایت مین ادغام نہین ہوتا پہلے حرف کو ظاہر پڑھتے ہین
اور بعضون نے کہا کہ مَنْ رَّاقٍ مین بھی ادغام نہین ہوتا حفص کی روایت مین اور
با میم مین اور ثا ذال مین ادغام کیا جاتا ہے فقط عاصم کے نزدیک جسطرح یٰبُنَیَّ
ارْکَبْ مَّعَنَا یَلْهَثْ ذَّالِکَ نوین فصل راکی تفخیم یعنی پُر پڑھنے اور اُسکے ترقیق یعنی
باریک پڑھنے کے بیان مین را پُر پڑھی جاتی ہے جب مفتوح یا مضموم یا مکسور ہوتی ہے
جسطرح رِجَالٌ رُّزِقُوْا یہ پُر پڑھنا اور باریک پڑھنا کب ہے جب را متحرک ہو
یعنی باریک فتحہ ضمہ کسرہ ہو لیکن جب را ساکن ہوگی تب اُسکا یہ حال ہے کہ اگر ماقبل
اُسکے فتحہ یا ضمہ ہوگا تو پُر پڑھی جائیگی جسطرح قَرْیَةٍ قُرْبَانًا اور اگر ماقبل اُسکے
کسرہ ہوگا تو باریک پڑھی جاویگی جسطرح فِرْعَوْنَ مِرْیَةٍ مگر جب ماقبل راے
ساکن کے کسرہ عارضی یعنی اصل مین وہ کسرہ نہ رہا ہو بلکہ پیچھے سے آیا ہو مثلاً
پہلے ساکن رہا ہو پیچھے سے اُسکو کسرہ ہوا ہو تو اُسوقت وہ پُر پڑھی جاویگی
جسطرح اِنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا یا راے ساکن جسکے ماقبل مکسور ہے حرف
استعلا کے پاس آوے اور حرف استعلا ے ان الفاظ مین سب جمع ہین خُصَّ ضَغْطٍ
قِظْ تب بھی وہ را پُر پڑھی جاویگی جسطرح قِرْطَاسٍ مِرْصَادًا فِرْقَةٍ فِرْقٍ کی

رائے اور باریک پڑھنے مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہی کہ پر پڑھینگے کیونکہ اُسکے بعد حرف استعلا کا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ باریک پڑھینگے کیونکہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب ہے اسواسطے کہ راکے پہلے بھی کسرہ ہے اور راکے بعد بھی کسرہ ہے لیکن پر پڑھنا لوگونکا معمول ہے اور اگر ماقبل راکے یاے ساکن ہو تو وقف مین وہ را باریک پڑھی جاویگی جسطرح خَيْرٌ سَيْرٌ اور اگر ماقبل یا نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور اُس ساکن حرف کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جاویگی جسطرح اَلْفَجْرِ اَلْيُسْرِ تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ اور اگر اُس ساکن حرف کا ماقبل مکسور ہو تو را باریک پڑھی جاویگی جسطرح ذِكْرٌ شِعْرٌ اور سواے اُنکے

دسوین فصل لام کے باب کے باریک او پر پڑھنے کے بیان مین

لام سب مقام مین باریک پڑھا جاتا ہی مگر اللہ کی لفظ مین پُر پڑھا جاتا ہی سو کب جب اُسکا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو جسطرح وَاللّٰهُ يُحِبُّ خَتَمَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ يَفْعَلُ اللّٰهُ اور اگر اللہ کی لفظ کے ماقبل کسرہ ہو تو باریک پڑھا جاوے خواہ وہ کسرہ اُس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ مین ملا ہے جسطرح بِاللّٰهِ لِلّٰهِ اور خواہ وہ کسرہ اُس حرف کو جو اللہ کی لفظ مین نہین ملا ہے اور ماقبل لفظ اللہ کے ہے جسطرح بِاٰيٰتِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اور سوا اسکے

گیارھوین فصل ہاے ضمیر کے بیان مین

یعنی جو ہا اشارہ کے واسطے آتی ہے اور اُس ہا کے معنی اُس ہوتے ہین سو اُسکا بیان یہ ہے کہ قاری قرآن کے وصل کرتے ہین یعنے ملاتے ہین ہا کو جسوقت کہ ہا کے ماقبل اور ما بعد کا حرف متحرک ہو یعنے اُسکو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ ہو اور ملانے کی حقیقت یہ کہ اُس ہا مین اگر وہ مکسور ہو تو یا زیادہ کرین اگر وہ ہا مضموم ہو تو واو زیادہ کرین اور یا واو زیادہ کرین سو مدہ ہو اور مدہ معلوم ہو چکا جسطرح لَهٗ بِهٖ اور اگر ہاے ماقبل کا حرف ساکن ہو گا تو نہ ملاوینگے جسطرح عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْهُ مگر ابن کثیر اس صورت مین بھی ملاتے ہین اور حفص بھی اُنکے موافق ہین فقط فِيْهٖ مُهَانًا مین اور يَرْضَهُ لَكُمْ مین نہین ملاتے ہین کیونکہ اصل مین یہ يَرْضَاهُ لَكُمْ ہے تو ہا کے پہلے سکون ہے اسی طرح جو سورۂ ہود مین نَفْقَهُ اور نَمْ تَنْتَهِ سورۂ مریم مین اور لَمْ يَتَسَنَّهْ

سورۂ علق مین ہے اُسمین نہین ملاتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہین ہے بلکہ اصل لفظ کی ہا ہے
اور ملاتے ہین مانند یُؤْتِہٖ یُؤَدِّہٖ نُوَلِّہٖ نُصْلِہٖ کے لفظ مین اور جو اُسکے مانند ہے فائدہ
اور مصنف رحمہ اللہ نے ایک صورت کو مفصل نہ بیان کیا اوپر کے اشارے سے بوجھا گیا
اسواسطے اُسکا ذکر چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اگر اس ہا کے بعد کا حرف ساکن ہوگا تو نہ ملاوینگے
یعنی واو و یا زیادہ کرینگے اسواسطے کہ اجتماع ساکنین کا ہوگا تو پڑھ نہ سکینگے بلکہ اُس
ساکن حرف مین ہا خود ملجاوےگی جسطرح بِہِ اللّٰہُ لَہُ الرَّسُوْلُ وَحْدَہُ اسْمُہٗ اَحْمَدُ

بارھوین فصل قلقلہ کے حرفون کے بیان مین اور حرف قلقلہ کے پانچ ہین

ان دو لفظ مین سب جمع ہین قُطْبُ جَدٍّ اب بیان قلقلہ کا ان حرفون مین ضروری
وہ یہ ہے کہ اگر یہ حرف ساکن ہون لفظ کے درمیان مین تو قلقلہ کیا جاوے جسطرح
یَقْطَعُوْنَ تَطْہِیْرًا یَجْعَلُوْنَ یَدْخُلُوْنَ اور اگر حرف قلقلہ کا وقف یعنی ٹہراؤ مین ہو تو قلقلہ
زیادہ ظاہر کیا جاوے جسطرح خَلَاقٍ مد کے پاس حرف مدغم یعنی مشدد آوے تو اُس مد کو
ضروری اور لازمی کہینگے جسطرح وَلَا الضَّآلِّیْنَ حَآجَّہٗ قَوْمُہٗ اَتُحَآجُّوْنِّیْ مَامِنْ دَآبَّۃٍ
اور مانند اسکے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون
وقف کی حالت مین باقی رہے یعنی جسکا سکون آگے ملاکے پڑھنے مین بھی باقی
رہے تو اس صورت مین مد کیا جاوے اور اسکو مد لازم کہینگے جس طرح
آٰلْئٰنَ ءٰٓاللّٰہُ فائدہ پہلی مثال وقف کی ہے یعنی آٰلْئٰنَ کے لام کو آگے نہین
ملاتے ہین اور دوسری مثال وصل کی ہے یعنی ءٰٓاللّٰہِ کے لام کو سکون کر کے آگے
ملاتے ہین جیسا کہ تشدید پڑھنے کا دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف
ساکن آوے جسکا سکون ذاتی ہو یعنی ایسا ہو کہ وقف اور وصل دونون حالت مین
اُسکا سکون جدا نہو تو اُسکو مد لازمی خفیف کہتے ہین جس طرح الٓمّٓ طٰسٓمّٓ
صٓ قٓ کٓھٰیٰعٓصٓ نٓ اور اس مد کرنے کا سبب سکون ہے فائدہ اُن حرفون
مین جنپر مد ہے حرف مدہ کا ہے اور اُسکے بعد سکون ہے جس طرح لام مین
الف حرف مدہ کا ہے اور میم پر سکون اور سین مین یا حرف مدہ کا اور

نون پر سکون اور نون مین واو حرف مدہ کا ہے تو ان حرفون کا سکون ہرگز جدا نہین ہوتا چاہو وقف کرو چاہو ملا کے پڑھو جسطرح نٓ وَالْقَلَمِ دونون صورتسی پڑھنے مین حرف نون کے آخر مین جو نون ہے اُسکی آواز مین سکون بوجھا جاتا ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے جسکا کہ سکون وقف کی حالت مین باقی رہے اور وصل کی حالت مین نہ باقی رہے تو اسمین طول یعنی تین الف برابر اور توسط یعنی دو الف برابر اور قصر یعنی ایک الف برابر تینون درست ہین جسطرح مثال چھوٹ گئے یَعْلَمُوْنَ نَسْتَعِیْنُ اور مانند اسکے اور اسکو مد قاری کہینگے اور ہمارے واسطے یعنی قرآن شریف پڑھنے والون کے واسطے اور بھی ہین مد لازم مظہر اور مد لازم مدغم اور مد عارض مظہر اور مد عارض مدغم اور مد بدل اور مد تمکین مثال مد لازم مظہر کی جسطرح حروف مقطعات اور حروف مقطعات یہ ہین الٓمٓ المٓصٓ الرٰ کھیعص طسٓمٓ طسٓ یسٓ صٓ حمٓعسٓقٓ قٓ نٓ اور مثال مد لازم مدغم کی جسطرح وَالصَّآفَّاتِ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظہر کی جسطرح الرَّحِیْمُ الدِّیْنِ اور مثال مد عارض مدغم کی اَلرَّحِیْمِ مَّلِكِ وَالصَّیْفِ فَلْیَعْبُدُوْا ابی عمرو کی قرارت مین یعنی ابو عمرو کی قرارت مین الرحیم کے میم کو ملک کے میم مین اور والصیف کی فا کو فلیعبدوا کی فا مین ادغام کرتے ہین اور مثال مد بدل کی جس طرح اٰمَنَ اٰزَرَ اٰتِیْنَا اور مانند اسکے اور مثال مد تمکین کی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ صَادِقِیْنَ اَلَّذِیْ یُکَذِّبُ اور مانند اسکے اور حرف مد کا جو لین ہے یعنی حرکت ماقبل کی اُسکے موافق نہین ہے سو مد لیا جاتا ہے وقف کی حالت مین اور وصل کی حالت مین نہین جسطرح مَوْتِ خَوْفٍ بَیْتِ الصَّیْفِ شَیْءٌ اور جو مانند اسکے ہے واللہ اعلم پورا اور ٹھیک ہے اور اسی کی طرف سب کو پھر جانا اور سب کا ٹھکانا ہے تمام ہوا ترجمہ زینۃ القاری کا خاتمہ تجوید مین ایک رسالہ مختصر اور بڑا معتبر جو تمام عرب مین مشہور ہے عربی زبان مین تھا اُسکا ترجمہ ہندی زبان مین خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی نے کیا اور جابجا اُسکی شرح بھی دوسری کتابون سے کردی

اور بعضے مضمون مین نہ آتے تھے اُنکو اپنے اُستادقاریون نے پیشواحضرت سید ابراہیم بن محمد مدنی سے تحقیق کر کے ترجمہ کیا اور اس رسالے کا نام مصنف نے نہ لکھا تھا تب اُسکو اُستاد موصوف سے پوچھا فرمایا زینۃ القاری بعد اسکے سننا چاہیے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ بیان مخارج حروف او صفات حروف اور اداے حروف کا لحاظ نہ فرمایا اسواسطے اس خاکسار نے تین فصلون مین معتبر کتابون سے مثل جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینون کو بیان کردیا کہ لوگ اسکے لیے دوسری کتاب کی محتاج نہون اُسی مین اسکو بھی پاوین پندرھوین فصل مخارج حروف کے بیان مین مخارج حروف یعنی حرفون کے نکلنے کی مقام اب جاننا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور تو انتیس ہین مگر لا کو چھوڑکر اٹھائیس حروف کا بیان کرتے ہین کیونکہ لا کوئی حرف علیحدہ نہین ہے بلکہ لام الف سے ملا ہے اور یہان منظور ہوا اکیلے اکیلے حرفون کا بیان مگر ہمزہ داخل ہوا اُس بیان مین اور الف اور ہمزہ مین یہ فرق ہے کہ الف پر نہ کوئی حرکت آتی ہے نہ جزم جسطرح ما و لا اور ہمزہ مین حرکت آتی ہے جسطرح اَللّٰہُ اور کبھی جزم جسطرح یَأمُرُ اب بیان مخارج کا مفصل سنو حلق مین تین مخرج ہین اقصی یعنی حلق کی تمامی شکم کی طرف اور اوسط یعنی بیچ حلق اور ادنی یعنی حلق کا سرا منھ کی طرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصی حلق ہے اور الف تو فقط ایک ہوا ہے اندر سے نکلتی ہے اور اسی طرح واو اور یا جو مدہ ہوتے ہین وہ بھی ایک ہوا ہین اور جو واو یا مدہ نہین ہین اُنکے واسطے تو مخرج مقرر ہے جیسا کہ آگے آویگا اور بعضون کے نزدیک الف کا مخرج بھی اقصی حلق ہے اور اوسط حلق سے دو حرف نکلتے ہین ع ح اور ادنی حلق سے دو حروف غ خ اور منھ مین دس مخرج ہین اور اٹھارہ حرف اور اُنسے نکلتے ہین پہلا مخرج ق کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا اقصا یعنی شکم کی طرف دوسرا مخرج ک کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا تھوڑا سا قاف کے مخرج سے اوپر کی طرف یعنی منھ کی طرف ہٹ کے تیسرا مخرج ج ش ی کا زبان کے درمیان اور اوپر کے کنج سی اور دانتو نکی گری کے

پاس سے اور اُس حرف کو دونون طرف سے پڑھ سکتے ہین مگر بائین طرف سے
بہت آسان ہے اور نقل ہے حضرت امیر المومنین عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہم
سے کہ یہ صاحبان دونون طرف سے خوب ادا کرتے تھے اور بعضون نے کہا کہ
اسکے ادا کرنے کے وقت چاہیے کہ منھ پر شکن نہ پڑے پانچوان مخرج ل کا
آخر زبان یعنی زبان کی نوک کے پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ن کا
زبان کے سر اور اوپر کے دانتون کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس سے اور دماغ
سے ساتوان مخرج ر کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتون کے اندر سے اور
مخرج اُسکا نون کے مخرج کے پاس سے آٹھوان مخرج ط د ت کا زبان کے سر اور
اوپر کے دانتون کی جڑ سے نوان مخرج ظ ذ ث کا زبان کے سر کی نرمی یعنے
زبان کی نوک اور اگلے دانتون کے کنارے یعنی باڑھ سے دسوان مخرج
ص ز کا زبان کی اور اگلے دانتون کے درمیان سے اور ہونٹھ مین دو مخرج ہین
اور اُس سے چار حرف نکلتے ہین پہلا مخرج ف و کا نیچے کے ہونٹھ کے اندر اور
اوپر کے دانتون کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م کا دونون ہونٹھون کے
بیچ مین سے اور دماغ مین ایک مخرج ہے اُس سے دو حرف نکلتے ہین ن اور م
اور یہ نون اور میم دماغ سے کب نکلتے ہین جب سکون اور اخفا کی حالت مین ہون

سولھوین فصل بیان مین حرف کی رعایت کرنے کے یعنی اُسکے نگاہ رکھنے
کا بیان کہ اپنے مقام سے ادا ہو واضح جاننا چاہیے کہ لحن دو قسم ہے جلی اور خفی لحن
جلی کہتے ہین اعراب چوک گئے کو یا لفظ مین اُسکی اصل سے کچھ زیادہ کم کرنے کو
اور لحن خفی کہتے ہین حرف کے مخرج چھوڑنے کو اسطرح پر کہ حرف اپنے مخرج سے
نہ ادا ہو تو قاری کو چاہیے ث اور ص اور س مین اور ذ اور ز اور ض اور ظ
اور ت اور د اور ط مین اور ح اور ہ مین اور ق غ مین فرق کرے
تاکہ اُنکے مخارج آپس مین مل نہ جاوین اور دوسرے اس بات کا خیال رکھے
کہ جہان دو حرف ایک مثل کے آوین خواہ دونون ایک ہی لفظ مین مگر

متحرک ہون مانند وجہہٗ کے خواہ دو لفظ مین مانند قطع عملٰی کے تو ایسے مقام
مین چاہیے کہ ایسا پڑھے کہ ادغام نہو جاوے یا دو مین سے ایک گر نجاوے اور
اسکا بھی خیال رکھے کہ جہان دو حرف ایسے آوین کہ جنکا مخرج پاس پاس ہو مانند
اَلَمْ اَعْھَدْ اور تَطَوَّعَ خَیْرًا کے تو انکو جدا جدا ادا کرے اور ہمزہ کو خوب
ادا کرے اور قاریون نے کہا ہے کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہیے کہ ناف
ہلجاوے اور جہان دو ہمزہ مفتوح ایک کلمے مین آوین مانند ءَاَنْذَرْتَھُمْ اور
ءَاَنْتُمْ کے تو چاہیے کہ ہمزہ مفتوح ادا کرے کہ سست نہ پڑھے جاوین
فائدہ جب دو ہمزہ دو کلمے مین آوین پہلا ہمزہ مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو
پہلے ہمزہ کو تسہیل الف سے کرینگے جسطرح تَفِیْٓءَ اِلیٰ اور اگر وہ ہمزہ مکسور ہو تو
تسہیل یا سے کرینگے جسطرح بِالسُّوْٓءِ اِلَّا اور اگر ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل واو سے کرینگے
جسطرح سُوْٓءُ اَعْمَالِھِمْ اور تسہیل لغت مین سہل اور آسان کرنے کو کہتے ہین ب
جب پُر حرف کے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ باریک اور نازک نہ ادا ہو
جیسا بَطَلَ اور بَغیٰ اور بَرِقَ اور اَبْصَرْتُ کے ادا کرتے وقت یہ خیال رکھے کہ
دال نہو جاوے خاص کر جسوقت کہ ساکن ہو مانند ثَقُلَتْ کے اگر ت پُر حرف
کے بعد آوے مانند تَرَکَ و مُسْتَطِیْرًا و تَصْلیٰ کے تو ایسے مقام
مین خوب خیال رکھے ایسا نہو کہ وہ بھی پُر ہو جاوے اور اگر ت ساکن کے بعد
ہو یا کہ یا ن مانند فِتْرَۃٍ یَتْلُوْ کَانَتْ لَھُمْ فِتْنَۃٌ کے خوب ادا کرے اور
ت کو کہ ضعیف یعنی بہت ہلکا حرف ہے جب ساکن ہو تو خوب رعایت کرکے
ادا کرین خاص کر جب اُسکے پاس کے مخرج کا حرف آوے مانند لَبِثْتُمْ
لَبِثْنَا وَرِثَ سُلَیْمَانَ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرَاھِیْمَ حَیْثُ
شِئْتُمْ کے تب خوب ادا کرے اور اظہار کرکے پڑھے ج کو نگاہ رکھنا چاہیے
تاکہ مشابہ شین یا زائے فارسی یعنی ژ کے نہو جاوے علی الخصوص جبکہ ساکن ہو
اور بعد اُسکے ت یا د یا ذ یا س یا ن یا ہ آوے جسطرح یَجْتَنِبُوْنَ اَجْدَاثُ

یجذن ذِ اجرهم رجسٌ تجری اخرجنا وجهہ کو بخوبی حلق کے درمیان سے
ادا کرنا چاہیے تاکہ ہا نہو جاوے اور اگر اسکے بعد حرف استعلا کا آوے تو خوب خیال
کرکے ادا کرے جسطرح اَحطتُ حصحص الحق کو خوب خیال رکھے جسمین برا ادا
ہو اور غ اور ق مین مل نہ جاوے یعنی اسمین غین اور قاف کی بو نہ آوے دسکے ادا
کرنے مین خوب خیال رکھنا چاہیے تاکہ ت نہو جاوے خاص کر جب ذ کے بعد آوے
مانند اذدجر کے اور اگر د ساکن ہو اور بعد اسکے ت یا ج یا ن یا ذ آوے
تو اسکو بخوبی ادا کرے اور زبان کو ذرا ساکن پاوے جسطرح یُرِدْ
ثواب اللہ نیا قد جعل وجدنا ناکھیعص ذکر رحمۃ ربک د ساکن جب
ت یا ن کے پہلے آوے تو بخوبی ادا کرے جسطرح نبذ تہما اخذ نا ر تو
ایسا ادا کرے کہ اسکی صفت تکرار کی نہ جاتی رہے یعنے ر مین جو صفت تکرار کی ہے یعنے
دوہری آواز نکلتی ہے وہ جانے نہ پاوے پرجبھی ہو اور صفت تکرار کی بھی باقی
رہے خاص کر جب مشدد ہو جسطرح اکبر الرحیم ز کو خوب خیال رکھے کہ س سے
نہ ملجاوے خاص کر جبوقت کہ ساکن ہو اور بعد اسکے ت یا ج یا ر یا ہ یا ق
یا ک یا ل یا ن آوے جسطرح کنزتم مزجاۃ تزدری وزرک رزقنا
ازکی لیزلقونک من المزن س کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ مشابہ ز یا
ص کے نہو جاوے خاص کر جب س ساکن ہو اسکے بعد ب یا ت یا ج یا ط
یا ن آوے جسطرح یسبحون مستقیم المسیحا یسطرون الحسنی ش کو چاہیے
کہ خوب ادا کرے تاکہ ج یا ز نہو جاوے خاص کر جب ساکن ہو جسطرح یشترون ص
کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ ذ کی بو نہ آجاوے مانند حرصتم اصحاب الجنۃ کے
خاص کر جب کہ اسکے بعد د آوے جسطرح اصدق یصدر اور صراط کے لفظ
کو خوب ادا کرے جسمین تینون حرف پر ادا ہوں ض کو کہ سب حرفوں سی زبان
پر مشکل ہے چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ ظ یا ذ یا ز کے نہو جاوے خاص کر
اسطرح کے لفظ مین انقض ظہرک فمن اضطر بعض الظالمِ ببعض۔

ذُنُوبِهِمْ وَاغْضُضْ يَغْضُضْنَ ظ کو جو سب حرفون مین بڑا اثر ہے اُسے خوب نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہ ت کے نہو جاوے خاص کر جہان کہین کہ سین اور ت کے درمیان ہووے مانند بَسَطْتَّ کے یا اُسکے پہلے ت ہو مانند اَفَتَطْمَعُونَ کے یا اُسکے بعد ت آوے مانند اَحَاطَتْ اور فَرَّطْتُ اور فَرَّطْتُمْ اور بَسَطْتَّ اور اَحَطْتُّ ایسی لفظون مین چاہیے کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام کے ط کے اطباق اور استعلا کی صفت بھی باقی رہے اور ت کے تسفل اور ہمس کی صفت کا خیال رکھے فائدہ اطباق استعلا تسفل ہمس کے معنی قریب ہین کہ صفات حروف کی فصل مین بیان کرینگے ظ کو خوب نگاہ رکھے کہ ض اور ز اور ذ کی بو نہ آوے خاص کر جسوقت کہ اُسکے بعد ت ہووے مانند اَوَعَظْتَ کے ع کو پُر نہ پڑھنا چاہیے اور اگر اُسکے بعد غ آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نہو جاوے جسطرح وَاسْمَعْ غَيْرَ اور اگر مشدد ہو تو خوب ادا کرے مانند يُدَعُّونَ يَدُعُّ کے ع کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ خ یا ق کی بو نہ آجاوے خاص کر جسوقت کہ ساکن جسطرح يَغْشَى وَاسْتَغْفِرْهُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ وَلَا تُزِغْ قُلُوبَنَا صِبْغَةً ف کو اچھی طرح ظاہر کرکے پڑھے تاکہ پے اور بھے نہ ہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اُسکے بعد م یا ب ہو مانند تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا اَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ سے ق کو ایسا ادا کرنا چاہیے کہ اُسکی صفت استعلا کی نجانے پاوے اور غین کی بو نہ آجاوے اور کاف کے مشابہ نہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اُسکے بعد کاف آوے مانند خَلَقَكُمْ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ کے ک کو نگاہ رکھنا چاہیے کہ کھ نہو جاوے خاص کر جسوقت دو کاف آوین مانند كَلِمَ سے یا اُسکے بعد حرف مہموسہ آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جسطرح اَسْتَكْثَلَ کو باریک اور نازک ادا کرنا چاہیے خاص کر جس مقام مین کہ حرف استعلا کے پاس آوے جسطرح ظَلَّ ضَلَّ يَصْلَى الصَّلٰوةَ اِخْتَلَطَ يُسَلِّطُهُمْ جَعَلَ اللّٰهُ شَغَلَ اور مانند جَعَلْنَا قُلْنَا قُلْتُمْ قُلْ نَعَمْ هَلْ نَعْلَمُ غِلْظَةً صَلِّ اَبِلْ جَاءَ الْحَقُّ کے چاہیے کہ خوب لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے م کو ایسا ادا کرے کہ پُر نہو جاوے خاص کر جسوقت

کہ اُسکے بعد پُرحروف آوے جسطرح مَخْمَصَةٍ مَرَضٌ مَا اللّٰهُ کو چاہیے کہ محافظت کرے جسمین پُرنہو جاوے خاص کر جسوقت کہ ساکن ہو اُسوقت خوب لحاظ کرین کہ اخفا نہو جاوے بلکہ زبان پر ادا ہووے جسطرح اَلْعَالَمِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ تو ایسے مقام پر اخفا نہو کیونکہ یہ مقام اخفا کا نہین ہے اخفا کا مقام تو اور ہے جیسا کہ گذر چکا اور جب مضموم یا مکسور ہو تب اسطرح محافظت کرے جسمین خوب ادا ہو جسطرح تَفَاوُتٍ جُمِّعَ لَا تُشْو الْفَضْلَ خاص کر جسوقت کہ دو واو اکٹھا آوین اُسوقت خوب محافظت کرے جاننا چاہیے کہ اکٹھا ہونا دو واو کا پانچ طرح پر ہے پہلے یہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور دوسرا متحرک اور حرکت ما قبل پہلے واو کی اُسکے موافق نہو یعنے ضمہ نہو تو اُس جگہ ادغام کرین جسطرح اٰوَوْا وَّ ذَرُوْهُمْ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا دوسرے یہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور ما قبل اُسکا مضموم ہو تو چاہیے کہ ایسے مقام مین دونون ہونٹھ کو ملا دین جسمین واو درست ادا ہو اور اظہار بھی کرین جسطرح اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا اور اسی طرح اُس واو کو بھی ادا کرے جو ہاے ضمیر کے بعد آوے جسکو ملاتے ہین اور ملانے کے معنے گذر چکے جسطرح فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا تیسرے یہ کہ پہلا واو متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلے واو کی اُسکے موافق ہو یعنے پہلے واو کو جو متحرک ہے ضمہ ہو جسطرح وُوْرِیَ یَلْوٗنَ دَاوٗدَ تو ایسے مقام مین بھی دونون واو کو خوب ادا کرین چوتھے یہ کہ دونون واو متحرک ہون جسطرح دَوَجَدَكَ وَوَضَعَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ پانچوین یہ کہ پہلا واو مشدد ہو اور دوسرا متحرک جسطرح بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ تو ان سب مقام مین دونون واو کو خوب ادا کرے ہا کا احتیاط کرنا چاہیے تا کہ حے کی بو نہ آوے خاص کر جسوقت کہ اپنے قریب المخرج حرف کے پاس آوے جسطرح وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا مَعَهُمْ سَبِّحْهُ کو احتیاط کرنا چاہیے کہ خوب پاکیزہ اور آسان ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ اکٹھا آنا دو یا کا چار طرح پر ہے ایک یہ کہ پہلی یا ساکن ہو دوسری متحرک اور حرکت اُس پہلی یا کے ما قبل کی اُسکے موافق ہو یعنے کسرہ ہو تو اُسکو اظہار کرنا چاہیے یعنے صاف ظاہر کرین تا کہ ادغام نہو جاوے جسطرح فِيْ يُوْسُفَ

نِي يَوْمٍ اور اسی طرح پڑھین اُس یا کو جو بعد ہاے ضمیر کے جسکو ملاتے ہین آوے
جسطرح لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ دوسرے یہ کہ پہلی یا متحرک ہو اور دوسری ساکن اور حرکت
اُسکی اُسکے موافق ہو جسطرح اَلْحُسْنَيَيْنِ تیسرے یہ کہ دونون یا متحرک ہون جسطرح فَلَنُحْيِيَنَّهٗ
چوتھے یہ کہ پہلی یا مشدد ہو اور دوسری متحرک جسطرح وَلِيِّيَ اللّٰهُ لَا يَأْتِيْ يَوْمٌ ان سب
صورتون مین دونون یا کو خوب درست ادا کرنا چاہیے فائدہ حرف بوف کے ب
وف ہین اگر انمین سے ایک حرف میم ساکن کے بعد آوے تو اُس میم کو اظہار کرتے ہین یعنے اُس
میم کو پڑھتے وقت حرکت ضمہ کا اشارہ کرتے ہین جسطرح عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَاَقِمْ
وَجْهَكَ هُمْ فِيْهَا قُمْ فَاَنْذِرْ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ لیکن میم کے بعد جو
حرف بوف مین سے ب آوے تو اُسکو اظہار پڑھنے اور اظہار نہ پڑھنے مین خلاف ہے
بعضے اظہار کرتے ہین بعضے نہین **سترھوین فصل حرفون کی صفات کے بیان مین**
اب جاننا چاہیے کہ حرفون کی جو صفات ہین تو ہر صفت کی ضد بھی مقرر ہے ضد کے معنے
اُلٹے یعنے بعضے حرفون کے واسطے ایک صفت مقرر ہے اور بعضے کے واسطے اُسکی
اُلٹی صفت مقرر ہے مثلاً بعضے حرفون کی صفت نرم ہے تو بعضون کی صفت کڑی اور
بعضون کی صفت دبی آواز ہے تو بعضون کی بلند آواز اب سب کا بیان دل لگا کے سنو
حرف مہموسہ دس ہین ت ث ح خ ش ص س ف ک ہ ہمس کے معنی لغت مین دبی آواز
کے ہین تو ان حرفون مین چونکہ دبی آواز ہوتی ہے یعنے انکے مخارج پر انکے ادا کے
وقت ٹھہر نہین سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہے بسبب انکی کمزوری کے اسواسطے
انکا نام مہموسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس ترکیب مین سب جمع ہین فَحَثَّهٗ شَخْصٌ
سَكَتَ اور ضد ان مہموسہ حرفون کی مجہورہ ہے کہ انکے ادا کے وقت اُنکے مخارج پر
ٹھہر سکتا ہے اور سانس ٹھہر جاتی ہے تو دس مہموسہ ہوے اور باقی اُنیس ۱۹ حرف
مجہورہ ہین اور وہ یہ ہین ا ء ب ج د ذ ر ز ض ط ظ ع غ ق ل م ن و ی ے اور جو
لکھا کہ اُنتیس ۲۹ حرف تہجی کے ہین اُسمین سے اسم الف نکل گیا باقی رہے اٹھائیس ۲۸
اور یہان دس حرف مہموسہ تھے اور پھر اُنیس ۱۹ مجہورہ تو ہمزہ اور الف کو

یہان جدا جدا کر کے ۱۸ حرف ٹھہرایا اسواسطے اُنیس ۱۹ ہوے نہین تو اٹھارہ ہی ہوتے
اور وہان ہمزہ اور الف کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہین ء ب ت ج د ط
ق ک شدت لعنی سختی شدیدہ سخت حرف یعنے وہ حرف کہ جو زور والے ہین ایسے کہ
اُنکی قوت کے سبب آواز جاری نہین ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حرف شدیدہ اس
ترکیب مین سب جمع ہین اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ اور ضد شدیدہ حرفون کی رخوہ ہی یعنے نرم
اور وہ پندرہ ۱۵ حرف ث ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ ف و ہ ی اور پانچ
حرف ہین کہ شدیدہ اور رخوہ کے بیچ مین ہین ر ع ل م ن اس ترکیب مین سب
جمع ہین لن عمر اور حرف مدہ کے تین ہین اس ترکیب مین سب جمع ہین وای اور
انکو حرف مدہ اسواسطے کہتے ہین کہ اُنہی مین مد ہوتا ہے انکے سوا دوسرے حرف
مین نہین ہوتا اور مد کے معنے دراز پڑھنا کھینچ کے پڑھنا اور ضد مد کے مقصورہ
ہین تو ان حرف کے سوا سب مقصورہ ہین یعنے کھینچ کے نہین پڑھے جاتے
بلکہ چھوٹی آواز سے پڑھتے ہین قصر کے معنی کوتاہ پڑھنا حرف مستعلیہ سات ہین
خ ص ط ظ ض غ ق جیسا کہ اوپر گزرچکا انکو حرف استعلا اسواسطے کہتے ہین کہ انکے
پڑھتے وقت زبان مُنھ مین اوپر کی طرف بلند ہوتی ہے استعلا کے معنے بلندی چاہنا
اور ضد استعلا کے مستفلہ ہین مستفلہ کے معنی نیچے ہونیوالے تو حرف استعلا کے
سوا سب حرف مستفلہ ہین اور حرف مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ انکو مطبقہ اسواسطے
کہتے ہین کہ اُن کے پڑھتے وقت زبان اوپر کی تالو مین لپٹتی ہی اور ضد ان حرفونکے
منفتحہ ہین تو باقی سب حرف منفتحہ ٹھہرے منفتحہ کے معنی کشادہ منفتحہ اسواسطے نام رکھا کہ اُنکے
پڑھنے مین زبان کشادہ رہتی ہی حروف صفیرہ تین ہین ز س ص صفیرہ لغت مین چڑیا کی آواز کو
کہتے ہین اُن حرفون کو صفیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت مُنھ مین ایک آواز
ظاہر ہوتی ہے مانند آواز گنجشک کے جسکو ہندی مین گوریا کہتے ہین اور ضد حروف صفیرہ کے
جرسیہ ہین جرس کے معنے بڑی آواز تو باقی حرفونمین آواز ہے اسواسطے جرسیہ نام پڑا
حرف تفشی ایک ہے ش تفشی کے معنے لغت مین کشادگی اور پھیل جانے کے ہین

تفشی اسکا نام اسواسطے پڑا کہ اسکے پڑھتے وقت منھ مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہے
اور زبان پر چھیتر جاتی ہے اور حرف منحرفہ دو ہین ر آل منحرفہ کے معنے پھرنے والے
انکو منحرفہ اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھتے وقت یہ حرف اپنے مخرج سے پھر جاتے ہین
لام تو اپنے مخرج سے پھر کے نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور را اپنے
مخرج سے پھر کے لام کے مخرج پاس پہونچتی ہے اور حرف را مین صفت تکرار کی
بھی ہے تکرار کے معنے دوہرانے اور دو بار کہنے کے ہین گویا را کے پڑھتے وقت
تشدیدسی معلوم ہوتی ہے اس سبب سے کہ را مین نہایت قوت ہے اور ضد
منحرفہ کے ثابت ہین یعنے اپنے مخرج پر قائم رہنے والے ہین تو لام اور را کے
سوا سب حرف ثابت ہین اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنے تکرار کا معدوم ہونا پس را کے
سوا سب حرف مین عدم تکرار ہے حرف مستطیل ایک ہی ض مستطیل بمعنی دراز اسکو
مستطیل اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے ادا کے وقت زبان دراز کھینچی جاتی ہے یہان
تک کہ ضاد کے مخرج سے لام کے مخرج پاس زبان پہونچتی ہے اور ضد مستطیل کی
قصیر ہے تو ضاد کے سوا اور حرف قصیرہ ہین حرف ہوائی ایک ہے ا ہوائی اسواسطے
کہتے ہین کہ اسکے ادا کے وقت حلق سے ہوا نکلتی ہے اور اسکو حرف جوفی بھی
کہتے ہین اسواسطے کہ الف جوف سے نکلتا ہے جوف کے معنی اندر یعنے
یہ حرف منھ مین سے نہین نکلتا بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہے حرف علت کے
چار ہین ء ا و ی انکو حرف علت اسواسطے کہتے ہین کہ انکا حال بدلا کرتا ہے ایک
حال سے دوسرے حال پر ہو جاتے ہین انکو کبھی ساکن کرتے ہین کبھی گرا دیتے ہین
کبھی بدل دیتے ہین جیسا کہ صرف کی کتابون مین مفصّل مذکور ہے اور علماء عربیت
کے ہمزہ کو حرف علت مین نہین داخل کرتے انکے نزدیک و ا ی مجموعہ حرف
علت کا ہے حرف قلقلہ کے پانچ ہین ب ج د ط ق اس ترکیب مین
سب جمع ہین قُطْبُ جَدٍّ بیان قلقلہ کا گزر چکا پس صفات حروف کے ہو چکے
اور صفات حروف کے اور بھی کئی نام ہین اسکو بھی ذکر کرتے ہین کہ کام آوے

حروف حلقیہ یعنی جو حلق سے نکلتے ہین ء ہ ح خ ع غ اس ترکیب مین سب جمع ہین
اخ حغعہ اور حرف لہاتیہ یعنی جو تالو سے نکلتے ہین ق ک اور حرف اسلیہ یعنی جو زبان
کے سرے سے نکلتے ہین ص س ز اور حرف زلقہ یعنی جو زبان کی تیزی یعنی نوک سے
نکلتے ہین مثل ف کے اور حرف شجریہ یعنی جو منھ کے اندر سے نکلتے ہین ج ی ش اور
حرف لثویہ یعنی مسوڑھون سے نکلتے ہین ظ ث ذ اور حرف نطعیہ یعنی جو منھ کے
شکم اور تالو سے نکلتے ہین ط ت د اور حرف حفویہ یعنی جو زبان کے کنارے سے نکلتا ہے
اور اسکو ضرسیہ بھی کہتے ہین ض اور حرف شفویہ یعنی جو ہونٹھ سے نکلتے ہین ب
م ف و اور واسطے خوب دریافت ہونے حال مخارج کے اس جگہ تشکل دہان
مع مقام مخارج حروف لکھدی گئی تاکہ ناظرین رسالہ اور شائقین علم قرارت کو
نہایت آسانی کا ذریعہ حاصل ہو اور بمجرد دیکھنے نقشۂ دہان کے مخارج حروف
سے آگاہی کامل ہو اور وہ صورۃ المخارج یہ ہے -

صورۃ المخارج

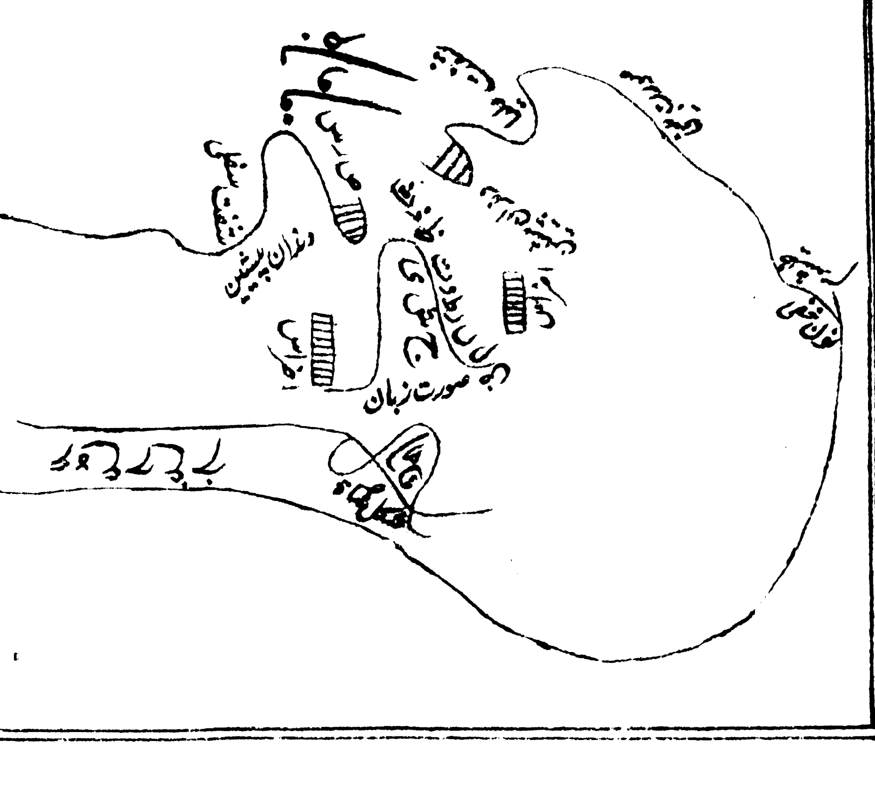

بیان اوقاف کا جو قاری کو ضرور ہین ۰ اسمین وقف کرنا بقدر دم لینے کے ضرور ہے ٥
وقف کرنا یا نکرنا دونون جائز ہے م وقف کرنا لازم ہے ورنہ معنے مین فرق ہونے
سے کنہگار یا کافر ہوگا ط وقف مطلق کی علامت ہے ج وقف کرنا یا نہ کرنا دونون
جائز ہے مگر وقف بہتر ہے ز تھوڑا سا وقف کرنا جائز ہے ص وقف
کرنے مین اختیار رہے اگر کرے تو جائز ہے اور نہ کرے تو بھی جائز ق بعض کے
نزدیک وقف ہے اور بعض کے نزدیک وقف نہین ہے وقفہ سکتہ کی
علامت ہے قف قاری کو گمان ہووے کہ یہان وصل کرنا چاہیے سو اُسکو
ہوشیار کیا جاتا ہے کہ مت وصل کر ٹھہر جا صل وصل کرنے کی علامت ہے
لیکن وصل نہ کرنا بہتر ہے صلے وصل کرنا بہتر ہے س سکتہ کوتاہ کی علامت ہے
ک علامت اس بات کی ہے کہ وقف اوپر گزرا یہان بھی ہے اور وہ مختصر ہے
لفظ کذلک کا اور جس جگہ دو علامت ہووین وہان اوپر کی علامت کا اعتبار ہے
نہ نیچے کی علامت کا جیسا کہ ج اس جگہ جائز کا حکم جاری ہوگا اور اسی طرح پر اور علامتون
مین بھی لحاظ رہے قرآن شریف کی جن لفظون کے زیر وزبر مین غلط پڑھنے سے
کفر ہوتا ہے اُسکا بیان جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ مین سترہ مقام ایسے ہین کہ
زبر کی جگہ پر اگر پیش یا زیر پڑھے اور پیش کی جگہ پر زبر یا زیر پڑھے اور زیر کی جگہ پر
پیش یا زبر پڑھے تو کافر ہووے نعوذ باللہ من ذلک اور اُس پڑھنے والے کے
کفر مین تمام علما کا اتفاق ہے اسلیے ہمنے اُن مقامون کی تفصیل لکھدی تا کہ
تلاوت کرنے والے اس بلاے عظیم سے بچین پہلا مقام سورہ فاتحہ مین
اگر انعمت کی تا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے دوسرا پارہ الم سورہ بقرہ کے
۱۵ - رکوع مین اگر اذ ابتلی ابراھیم ربہ کی با پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے
۳ پارہ سیقول سورہ بقرہ کے ۱۶ - رکوع مین اگر قتل داؤد جالوت ف
درسورۂ فاتحہ ہفت جا نام شیطان بالتمام یک حرف با حرف لفظ دیگر ظاہر میشود
کہ از خواندن آن خوف کفر ست آن ہفت نام این ست عُرلی ھرب گیو کنغم کنس تعل بعل ۱۲

کی دال ثانی کو پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہووے ۔ ۴۔ تلک الرسل سورۂ بقرہ کے ۳۔ رکوع مین اگر واللہ یضاعف کے عین پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووی ۵ پارہ ۶ سورۂ نساء کے ۲ رکوع مین اگر رسلاً مبشرین ومنذرین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۶۔ پارہ دہم سورہ توبہ کے اول مین اگر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ کی لام کو کسرہ پڑھی تو کافر ہووے ۷۔ پارہ ۱۵۔ سورۂ بنی اسرائیل کے اول رکوع مین اگر وما کنا معذبین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۸۔ پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ کے ۶۔ رکوع مین اگر وعصٰی آدم ربہ کی با پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۹۔ پارہ ۱۷۔ سورۂ انبیاء کے ۵ رکوع مین اگر انی کنت من الظالمین کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۰۔ پارہ ۱۹۔ سورۂ شعراء کے ا رکوع مین اگر لتکونن من المنذرین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۱۔ پارہ ۲۲ سورۂ فاطر کے ۳۔ رکوع مین اگر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کی ہا ے لفظ اللہ پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲۔ پارہ ۲۳ سورۂ صافات کے اول رکوع مین اگر ولقد ارسلنا فیہم منذرین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۳۔ پارہ ۲۸۔ سورہ حشر کے ۳ رکوع مین اگر الخالق البارئ المصور کے واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴۔ پارہ ۲۹ سورۂ حاقہ کے ۲ رکوع مین اگر لا یأکلہ الا الخاطئون کے ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۔ ۱۵ پارہ ۲۹۔ سورۂ مزمل کے اول مین اگر فعصیٰ فرعون الرسول کے لام پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۶۔ پارہ ۲۹ سورہ والمرسلات کے اول رکوع مین اگر فی ظلال کی ظا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۷۔ پارہ ۳۰ سورہ والنازعات کے اول رکوع مین اگر انما انت منذر کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووی۔

رسالۂ منتخب | بسم اللہ الرحمن الرحیم | از عمدۃ البیان

فی الحدیث انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سئل کم انزل اللہ تعالیٰ من کتاب قال مائۃ واربع
کتب منہا علی آدم علیہ السلام عشر صحف وعلی شیث علیہ السلام خمسین صحیفۃ وعلی
ادریس علیہ السلام ثلاثین صحیفۃ وعلی ابراہیم علیہ السلام عشر صحیفۃ فی ست لیال مضین
من شہر رمضان والتوراۃ علی موسیٰ علیہ السلام فی ست لیال مضین من شہر رمضان
والزبور علی داؤد علیہ السلام فی ثمانی عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان
والانجیل علی عیسیٰ علیہ السلام فی ثلثۃ عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والفرقان
علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فی ست لیال بقین من شہر رمضان نقل
من عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن ونیز در روایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف بیکبار
در ماہ رمضان در شب قدر کہ آن در شش شب ست از عشرۂ آخرۂ رمضان از
بارگاہ احدیت از لوح محفوظ بہ بیت المعمور بر سماے دنیا نزول یافت واز انجا در مدت
بست وسہ سال بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نجماً نجماً فرود آمدہ سیزدہ سال در مکہ معظمہ
ودہ سال در مدینۂ طیبہ وحق سبحانہ تعالیٰ علم آن را بیکبار تمام وکمال بر دل
عرش منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمودہ بود چنانچہ در ابتداے
بعثت ہرگاہ جبرئیل علیہ السلام وحی می آورد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
پیش ازاداے آن شروع در تلاوت میفرمود او سبحانہ تعالیٰ با حبیب خود خطاب فرمود
وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْكَ وَحْیُهٗ یعنے تعجیل مکن بخواندن
قرآن پیش از انکہ اداکردہ شود بسوے تو وحی آن ونیز بدان کہ اکابران دین
ورمز شناسان اہل یقین گوہر مدعاے تعداد سور وآیات وکلمات وحروف
قرآن شریف را بسلک بیان آوردند ہریک را بہ نہج اختصار بیان کردہ
می آید پس تعداد سور تہاے قرآن شریف بقول زید بن ثابت رضی یک صد وچاردہ
منقول ست واین قول را اصح گفتہ اند ودر تعداد آیات قرآن مجید اختلاف ست

نزد کوفیان مروی از علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شش ہزار و دو صد و سی و شش
آیت ست و نزد بصریان مروی از ابن عباسؓ شش ہزار و دو صد و شانزدہ آیت
است و نزد شامیان شش ہزار و دو صد و پنجاہ آیت ست و نزد مدنیان شش ہزار
و دو صد و چہاردہ آیت ست و نزد مکیان شش ہزار و دو صد و دوازدہ آیت ست
و نزد عبد اللہؓ بن مسعود شش ہزار و دو صد و سیزدہ آیت ست و بموجب اقوال
عامہ شش ہزار و شش صد و شصت و شش آیت ست و اعداد کلمات قرآن شریف
نیز مختلف فیہ است نزد حمید اعرج ہفتاد و شش ہزار و دو صد و پنجاہ و عبد العزیزؒ
ابن عبد اللہ ہفتاد و ہفت ہزار و چہار صد و سی و نہ رقم کردہ اند و در اعداد حروف
تمام قرآن شریف نیز اختلاف بسیار ست و نزد عبد اللہؓ بن مسعود سہ لک و بست و دو ہزار
و شش صد و ہفتاد حروف اند و نزد مجاہد سہ لک و بست و یکہزار و یکصد و بست و یک
حرف اند و وجہ اختلاف کلمات و حروف و آیات در قرآن شریف آنست کہ بعضے یک
لفظ را دو کلمہ قرار دادند و بعضے یک کلمہ ہمچنین بعضے حرف مشدد را یک حروف قرار دادند
و بعضے دو حرف و ہمچنین اختلاف آیات کہ بعضے مثلا ہفت آیت در سورۃ شمار کردند
و بعضے ہشت آیت کردند فہذا الاختلاف بین الصحابۃ والعلماء صحیح و این مثل اختلاف
قرات قراء سبعہ است کہ ہمہ صحیح ست و ازین اختلاف کمی و زیادتی در قرآن شریف مقتضی
نخواہد شد واللہ اعلم بالصواب فقط واعلم ان الاستعاذۃ ادب من آداب اللہ تعالیٰ ادب
بہا نبیہ بقولہ تعالیٰ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ و بسم اللہ
بر قول متاخرین مذہب حنفیہ صحیح آنست کہ بسم اللہ در اوائل سورۃ آیتی ست از قرآن انزلت
للفصل بین السور لیس استعاذہ مستحب ست و واجب نیز گفتہ اند و استعاذہ ائمان ہفت قراء
مع تلامذہ یعنے ہفت اعوذ کہ از ہفت قراء منقول ست نوشتہ میشود از امام نافع مدنی رحمۃ اللہ
علیہ آنست اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الصَّمَدِ الْمَلِكِ الْمُعِيْنِ مِنَ الشَّيْطٰنِ اللَّعِيْنِ الْكَافِرِ الْمُرْتَدِّ الرَّجِيْمِ
عن امام ابی کثیر مکی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
عن امام حفص والسوسی و ابو عمرو والدوری امام الحرمین و العراق و ہشام رضی اللہ عنہم اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

الْعَظِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ عن امام ابن کثیر مکی و امام نافع مدنی رضی اللہ عنہما اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ عن امام حمزہ رضی اللہ عنہ اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ عن امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ
نَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ والمختار لکل قرار رحمہم اللہ تعالیٰ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پس استعاذہ بقرارت قرآن شریف بنظر ظاہر دلالت آیت
فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ضرورست اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ
بِالْعِبَادِ فائدہ ختم فَمِیْ بِشَوْقٍ یعنے ذہن من در قرارت قرآن شریف باشوق
است بدین ترتیب ست روز جمعہ از سورۂ فاتحہ تا سورۂ مائدہ کہ پنج جزو پاؤ
بالا میشود روز شنبہ از مائدہ تا یونس کہ پنج جزو میشود در روز یکشنبہ از یونس تا بنی اسرائیل
پاؤ کم چہار جزو میشود در روز دوشنبہ از بنی اسرائیل تا سورۂ شعرا چہار جزو پاؤ بالا میشود
روز سہ شنبہ از شعرا تا والصّٰفّٰتِ صفًّا چہار جزو میشود در روز چہارشنبہ از والصافات صفا
تا ق سہ و نیم جزو میشود در روز پنجشنبہ از ق تا آخر کہ چہار جزو پاؤ بالا میشود بخواند و بعضے
بجاے سورۂ مائدہ سورۂ نسا گفتہ اند و فمی بشوق با نون ہم روایت کردہ اند
دیگر ختم احزاب ست فایطعزو یعنے روز جمعہ از فاتحہ تا سورۂ انعام بخواند
کہ شش جزو پاؤ بالا میشود روز شنبہ از انعام تا سورۂ یونس کہ پنج و نیم جزو ست
بخواند روز یکشنبہ از سورۂ یونس تا سورۂ طٰہٰ کہ پاؤ کم چہار جزو میشود بخواند
روز دوشنبہ از طٰہٰ تا سورۂ عنکبوت کہ چہار جزو پاؤ بالا میشود بخواند روز سہ شنبہ
از عنکبوت تا سورۂ زمر کہ سہ جزو یک رکوع بالا میشود و بخواند روز چہارشنبہ
از زمر تا سورۂ واقعہ کہ چہار جزو سہ رکوع کم میشود بخواند روز پنجشنبہ از واقعہ
تا آخر کہ دو رکوع کم سہ و نیم جزو میشود بخواند فقط

تمت

تعداد سورتهاے کلام اللہ مجید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہاے کلام ربانی — یکصد و چاردہ یقین دانی ۱۱۴
اولین فاتحہ بقر دیگر — آل عمران و پس نسا بنگر
مائدہ پیش گیر با انعام — باز اعراف خوان بصدق تمام
بعد او ہست سورۂ انفال — خوان شب و روز اے حمیدہ خصال
توبہ و یونس ست و ہود عظیم — یوسف و رعد و باز ابراہیم
حجر و نحل ست باز اسرائیل — کہف و مریم شنو ز من بے قیل
نیز طٰہٰ و انبیا دیگر — حج و المومنین و نور شمر
سورہ فرقان باز شعرا دان — نمل با قصص و عنکبوت بخوان
روم و لقمان و سجدہ و احزاب — ہم سبا با ملائکہ دریاب
نیز یٰس با و صافات ست — صاد با زمر در ملاقات ست
مومن و سجدہ است باز دگر — نیز حم عسق شمر
زخرف ست و دخان و جاثیہ نیز — ہم تو احقاف خوان ز روے تمیز
بر محمد سلام ما برسان — فتح و حجرات و باز قاف بخوان
ذاریات ست و طور و نجم و قمر — نیز رحمن و واقعہ بنگر
پس حدید و مجادلہ بشمار — بعد ازان حشر باشد اے دلدار
سورہ ممتحن رسیدہ بصف — جمعہ دارد منافقون در کف
از تغابن طلاق و تحریم ست — سورہ ملک بر تو تعلیم ست
قلم و حاقہ معارج خوان — نوح و پس جن نیز در پس آن
پوشش پیش آر مزمل — نیز مدثر و قیامت دل
دہر و المرسلات و عم بخوان — نازعات ست عبس بعد ازان

کورت هست و سوره انفطرت — طففین ست و سوره انشقت
هم بروج ست و طارق و اعلی — غاشیه و فجر چشم دل بگشا
بلد و شمس و لیل باز ضحی — نشرح و تین بخویشتن بنما
سورهٔ اقرأ و قدر و بینه دان — زلزله نیز بعد از ان بخوان
عادیات ست و قارعه بخدا — از تکاثر بعصر لب بگشا
همزه و فیل با قریش قرین — نیز ماعون خوان بصدق قرین
کوثر و کافرون و نصر و تبت — آخر اخلاص و فلق و ناس از رب

تعداد تنزیل که نزول آن بوحی ملک جلیل جبرئیل بر رسول علیه السلام در مکه مکرمه و مدینه منوره باین ترتیب شده

بو راحمد فقیر لطف الله — از نزول سور کند آگاه
اقرأ و نون شناس و مزمل — باز مدثر ست پس نازل
تبت و کورت دگر اعلی — پس از ان سورهٔ لیل و فجر و ضحی
نشرح و عادیات و عصر همچون — کوثر ست و تکاثر و ماعون
کافرون ست و فیل همچو فلق — ناس و اخلاص و نجم و اعمی حق
قدر و شمس و بروج و تین و قریش — قارعه پس قیامت انی سر جیش
همزه و مرسلات و قاف و بلد — طارق ست و قمر چو صاد رسد
هست اعراف و جن پس یسین — باز فرقان ملائکه به یقین
بعد او هست مریم و طٰه — پس از ان واقعه دگر شعرا
باز نمل و قصص دگر اسرا — یونس و هود و یوسف زیبا
حجر و انعام و صافات شمر — بعد لقمان سبا بسید نگر

مومن و فصلت دگر شوری را | زخرف انگه دخان و جاثیه را
باز احقاف و ذاریات بدان | غاشیه کهف و نحل و نوح بخوان
پس خلیل انبیا ز رب مجید | مومنون سجده طور و ملک رسید
حاقه پس معارج آمد و عم | نازعات انفطار گشت رقم
بعده انشقاق آمد و روم | عنکبوت و مطففین معلوم
گوش کن بر رسول حق شامل | این سور شد بمکه در نازل
بقره و باز سوره انفال | آل عمران اے خجسته مقال
پس شش احزاب و امتحان و نسا | زلزله هم حدید بے اخفا
پس قتال ست و رعد و پس رحمان | باز دہر و طلاق و بینه دان
حشر و نصر ست و نور و حج و برات | چون نفاق و مجادله حجرات
بعد تحریم بر جناب رسول | جمعه کردست اے عزیز نزول
پس تغابن چو صف و فتح دگر | مائده هم تو در مدینه شمر
لله الحمد کاین خجسته کلام | گشت در بست و چار بیت تمام

تعداد ہر حرف مفرد کلام مجید

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
۴۸۸۷۶	۱۱۴۲۸	۱۰۱۹۹	۱۲۷۶	۳۲۷۳	۳۷۹۳	۲۴۱۶
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
۵۶۰۲	۴۶۷۷	۱۱۷۹۳	۱۵۹۰	۵۸۹۱	۲۲۵۳	۲۰۱۲
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
۱۶۰۷	۱۲۷۷	۸۴۲	۹۲۲۰	۲۲۰۸	۸۴۹۹	۶۸۱۳

ک	ل	م	ن	و	ہ	لا	ی
۹۵۰۰	۳۰۴۳۲	۲۶۵۶۰	۴۵۱۹۰	۲۵۵۳۶	۱۹۰۷۰	۴۷۲۰	۴۵۹۱۹

رسالۂ مشہور | بسم اللہ الرحمن الرحیم | بہ سراج القاری

شکر بسیار اور حمد بیشمار حضرت پروردگار کے لیے سزاوار ہی کہ جسنے ایک کتاب ہمپر نازل فرمائی کہ نظم الفاظ اُسکا موجب برکت اور شفاے مرض بدنی ہے اور معانی اُسکے موجب صحت اور تقویت ایمان اور علاج سقم باطنی ہی اور ہزارون درود اور سلام اوپر جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نثار ہی کہ خلاصۂ عالم ہیجدہ ہزار ہین اور اوپر اولاد اور یارون اُنکے کے کہ ہر ایک زبدۂ امجاد اور عمدۂ ابرار ہین مرد با تمیز حافظ عبد العزیز نے مجھسے کہا کہ چند فصل مشتمل بر قواعد ضروری علم قراءت و تجوید کے اگر تحریر کیے جائین ہر آئینہ موجب منافع خواص و عوام ہوگا سو مینے یہ مناسب جانا کہ رسالہ خلاصۃ النوادر تصنیف مولوی محمد سعد اللہ صاحب کا ترجمہ کیا جائے کہ باوجود اختصار کے مشتمل اوپر منافع کے ہی فصل اول بیان قاریان اور اُنکے راویونکا نافع مدنی ابن کثیر مکی ابو عمرو بصری ابن عامر شامی عاصم و حمزہ و کسائی کوفی والے یہ ساتون اصل قاری ہین اور بسبب شہرت کی انکو شموس کہتے ہین اور ابو جعفر مدنی اور ابن محیصن مکی اور یعقوب بصری اور اعمش اور خلف کوفے والے اور حسن اور ترمذی بصرہ والے جو قاری ہین بسبب عدم شہرت کے اُنکو بدور کہتے ہین اور ہر قاری کے دو راوی ہین جیسا کہ ان دو نقشون سے ظاہر ہی کہ امام کے نیچے اُسکے دو راوی ہین

نقشہ شموس مع اُنکے راویون کے

نافع ا ابن کثیر د ابو عمرو ح ابن عامر ک عاصم ن حمزہ ف کسائی ر
قالون ورش بزی قنبل دوری سوسی ہشام ابن ذکوان ابوبکر حفص خلف بزار ابو عیسی خلاد ابوالحارث دوری
ب ج ہ ز ظ ے ل م ص ع ض ن ث ت

نقشہ بدور مع راویان

ابوجعفر ا ابن محیصن د یعقوب ح سلیمان اعمش ک خلف بزاز ن حسن بصری ف یحیی یزیدی ر
عیسے ابن جماد بزی ابن شنبود رویس ابوالحسن سطوع شنبودی اسحق وراق ادریس دوری عیسے ثقفی ابوالیوب ابن فرح
ب ج ہ ز ط ت ل م ص ع ض ق س ت

فصل دوم بیان وقف اور اُسکی قسمون کا معنی وقف کے ٹھہرنا ہوتا ہے اور اصطلاح مین ٹھہرنا ہے بمقدار سانس لینے کے آخر کلمے پر حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت پر وقف فرماتے تھے اور یہی عمل صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور اُنکے تابعین کا رہا قرار متاخرین نے وقف کی کئی قسمین کی ہین اور تقسیم ہر ایک کی موافق اور مطابق نہین ہے بلکہ بعض اقسام مین مطابق اور بعض اقسام مین تباین ہے اور جو تقسیم کہ امام ابن الجزری نے کی ہے وہ بہت درست اور باضابطہ ہے ایسی تقسیم اور کسی کی نہین ہے اسلیے ہمنے اُنکے کلام سے نکالکر ایسی تقسیم لکھی ہے کہ جامع سب اقسام کی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ وقف کی پانچ قسم ہین قسم اول جس کلمہ پر وقف کیا گیا ہو اگر اُسکے ماقبل کو اُسکے مابعد کے ساتھ کچھ علاقہ اور لگاو لفظاً اور معنیً نہو پس اگر یہان وقف نہ کرین اور ماقبل کو مابعد کے ساتھ ملائین تو کچھ معنی مین خلل نہو اس صورت مین کرنا بہتر ہے اور اس نوع کو وقف غیر لازم کہتے ہین کیونکہ یہ وصل موجب فساد فی المعنی اور خلاف مراد نہین ہے چنانچہ نستعین اور مفلحون پر وقف کرنا مستحسن اور غیر لازم ہے اور اگر وقف نہ کرین تو معنی مین خلل اور فساد پڑتا ہے تو یہان وقف کرنا لازم ہے چنانچہ واللہ لا یهدی القوم الظالمین پر وقف لازم ہے کیونکہ اگر وقف نہ کرین اور الذین آمنوا وہاجروا کے ساتھ ملا دیوین تو وہم فساد فی المعنی پیدا ہوتا ہے اور یہ آیت سورۂ برات مین ہے قسم دوم اور اگر مابعد وقف کو ماقبل کے ساتھ صرف معنیً علاقہ ہے نہ لفظاً تو یہان کو وقف جائز ہے جیسا کہ وقف اوپر لاریب فیہ کے اور اُسکو کافی کہتے ہین قسم سوم اور اگر ماقبل اور مابعد مین تعلق لفظی ہو معنوی نہوے اُسکو حسن بھی کہتے ہین اور اُسکے دو نوع ہین نوع اول یہ ہے کہ حسن کلمے پر اتفاقاً سانس لینے کے لیے وقف کیا ہو تو دوبارہ پڑھنا ضرور ہے اُسکو چھوڑ کر آگے پڑھنا بہتر نہین ہے یعنی اگر الحمد للہ پر وقف کر دیا تو اُسکو دوبارہ پڑھنا چاہیے نہ یہ کہ اسکو چھوڑ کر رب العلمین سے آخر تک پڑھے نوع دوم وقف اُس کلمے پر مستحسن ہے جیسا کہ

الحمد للہ[۱] رب العلمین پراور بسم اللہ الرحمن الرحیم پر آخر تک قسم چہارم صرف مبتدا پر بدون خبر کے اور مضاف پر بغیر مضاف الیہ کے اور فعل پر بے فاعل کے اور موصوف پر بے صفت کے اور مستثنی منہ پر بے مستثنے کے اور موصول پر بے صلہ کے اور شرط پر بے جزا کے وقف کرنا جائز نہین کیونکہ معنی بالکل مفہوم نہین ہوتے ہین اور اگر اتفاقاً سانس ایسے کلمہ پر ٹوٹ جاوے تو اُس کلمہ کو دوبارہ پڑھنا چاہیے قسم پنجم اگر معنے بگڑ جائین تو وہان وقف کرنا بہت برا ہی اور اُسکو حرام اور قبیح اور وقف کفران کہتے ہین وَمَا پر وقف کر کے مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ اَلْوَاحِدُ پڑھنا اور وَمَا پر وقف کر کے اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا پڑھنا حرام ہی اور جو کوئی یہ وقف کر لے اور اِنسے حفاظت اور آگاہی نرکھے تو بیشک بار تکاب حرام گنہگار سخت ہو گا اور وقف اضطراری اگر اسمین بھی واقع ہو تو وہی حکم ہی جو قسم چہارم مین گذرا فصل سوم ۵ علامت وقف تام کی ہی کہ آخر ہر آیت پر ہوتا ہی م علامت وقف لازم کی ط علامت وقف مطلق کی اور یہ وقف ایک نوع وقف کافی سے ہی کہ ابتدا ے مابعد اُسکے مستحسن ہے ج علامت وقف جائز کی کہ جس جا وقف اور وصل یعنی عدم وقف دونون برابر ہون ز علامت اُس وقف کی کہ بہ نسبت وصل کے کمتر ہی اور وصل وہان بہتر ہے اور اُسکو وقف مجوز کہتے ہین ص اگرچہ ماقبل سے مابعد کو استغنا نہین ہی مگر بضرورت سانس ٹوٹ جانیکے کلام طویل مین وقف کی رخصت ہی اسکو وقف مرخص کہتے ہین اور کچھ ضرور نہین ہی کہ ماقبل کا اعادہ کرین کیونکہ الفاظ مابعد کے بدون ماقبل کے بخوبی ادا ہوتی ہین مثلاً وَالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً صلے علامت ہے کہ وصل اولی ہے

---

[۱] الحمد مبتدا ہی اُسپر وقف کرنا جائز نہین اور اگر سانس ٹوٹ جاوے تو پھر پڑھے الحمد للہ صرف تر جمہ اور اللہ اُسکی خبر ہی اور ایسی ہی رب مضاف ہی اور العالمین مضاف الیہ اور اللہ موصوف اور رب العالمین صفت الذین موصول اور یومنون اسکا صلہ ہی اور ان الانسان مستثنے منہ اور الا الذین آمنوا مستثنے اور اذا قمتم الی الصلوٰۃ شرط فاغسلوا جزا ہی اور تبارک فعل اور الذی نزل الفرقان فاعل اُسکا ہی اور الذی اللذان اللذین الذین اولاء والی یا من اور ای وایّہ اور التی اللتان اللتین واللاتی اللواتی موصول ہین اور جسپر کہ یہ آتے ہین اُسے صلہ کہتے ہین اور جن دو کلمے مین الا یا غیر یا سوی اور سوا آوے اول کو مستثنے منہ اور دوسرے کو مستثنے اور انکو حرف استثنا کہتے ہین ۱۲ الحمد اشم

بہ نسبت وقف کے صل علامت ہی کہ وصل بھی جائز ہی وقف بہتر ہی ق علامت
ہے اسکی کہ یہان وصل ہے مگر وقف بھی بعض کا قول ہے قف جس جا کہ
گمان وصل ہو تو یہ علامت اُسکی ہے کہ وقف کرنا چاہیے تا لسبب گمان وصل کے
ترک نہ کرین **معانقہ** جب دو وقف اسطرح واقع ہون کہ ایک بعد ایک کلمہ کے
ہوا اور ایک پہلے اُس سے ہو اُسکو معانقہ کہتے ہین جیسا کہ لاریب فیہ مین یعنی لاریب
پر بھی وقف ہی اور فیہ پر بھی اور حکم اسکا یہ ہے کہ جب ایک کو اختیار کرین تو دوسرے
کو ترک کرین اور بعض بجاے معانقہ کے مراقبہ اور بعض مع اور بعض تین نقطے
لکھتے ہین **وقفہ** علامت اسکی ہی کہ یہان وقف نہین ہی **س** علامت سکتہ کی ہی
بدون سانس ٹوٹنے کے ٹھہرنا کم مقدار سانس لینے سے اور فرق یہ ہی کہ سکتہ قریب
وصل کے اور وقفہ قریب وقف کے ہی جیسا نکہ بل ران کے لام پر سکتہ ہی اور اسی سے
لام کو را مین ادغام نہین کرتے ہین اور اوپر ہر کلمہ فاعفُ عنّا واغفر لنا وارحمنا
کے وقفہ ہی **ھ** یہ علامت پانچ آیت کوفی اور بصری کی معًا یا صرف کوفی
کی ہے **خب** علامت پنج آیۂ خمسہ بصری کی ہے **ع** علامت دس آیۂ کوفی اور
بصری معًا یا صرف کوفی کی اور مختص عشر کا ہے اور بجاے اسکے ی اس صورت پر
یاے تحتانی لکھتے ہین اور **عب** علامت صرف دس آیت کی **تب** علامت بصری
کی ہی اور **لب** علامت غیر بصری کی **فصل چہارم** حضرت زید بن ثابت انصاری
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تمام سورتین قرآن شریف کی ایکسو چودہ[۱۱۴] ہین اور یہی مذہب
اکثر صحابۂ کا ہی اور قرآن شریف امام کا بھی یہی ہی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور
عبد اللہ بن مسعود ایکسو بارہ[۱۱۲] کہتے ہین اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
کو داخل قرآن نہین کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ بیشک کلام الٰہی ہین مگر واسطے تعویذ اور
دعا کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پڑھتے تھے اور مجاہد کہتے ہین
کہ ایک سو تیرہ[۱۱۳] سورتین ہین کہ وہ سورۂ توبہ کو سورۂ انفال مین داخل کرتی ہین اور علیحدہ
شمار نہین کرتی ہین اور حضرت ابی بن کعب ایک سو سولہ[۱۱۶] سورتین کہتے ہین اسی دو دعا قنوت کو داخل

قرآن شریف کرتے ہین اور اسکی انھون نے دو سورتین کی ہین ایک وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ دوسرے اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ سے آخر تک مگر انھون نے سورۂ لایلاف کو داخل سورۂ فیل کیا ہی اسلیے انکے نزدیک ایک سو تیرہ سورتین رہ گئی ہین آیات کے شمار مین اختلاف ہی کوفی چھ ہزار دو سو چھتیس آیتین کہتے ہین اور یہ قول منسوب ہی طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور یہی مختار اور راجح ہے اور بصری چھ ہزار دو سو سولہ کہتے ہین اور شامی چھ ہزار دو سو پچاس کہتے ہین اور اسمٰعیل بن جعفر مدنی چھ ہزار دو سو چودہ کہتے ہین اور مکے والے چھ ہزار دو سو بارہ کہتے ہین اور عبداللہ بن مسعود چھ ہزار دو سو اٹھارہ کہتے ہین اور حضرت عائشہؓ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ کہتی ہین رضی اللہ عنہم اور اعشار یعنی دس دس آیت سب قرآن شریف مین بصریون کے نزدیک چھ سو تیئیس ہین اور کوفیون کے نزدیک چار سو تیئیس ہین اور چھ آیت بھی ہین اور اخماس یعنی پانچ آیتین بصریون کے نزدیک ایک ہزار دو سو چھیالیس ہین اور کوفیون کے نزدیک آٹھ سو چھتیس اور دو آیت بھی ہین اور تمام قرآن کے کلمات مین بھی اختلاف ہے حمید اعرج کہتے ہین چھہتر ہزار چار سو تیس کلمے ہین اور مجاہدؒ کہتے ہین کہ چھہتر ہزار دو سو پچاس اور عبدالعزیز بن عبداللہ ستر ہزار چار سو انتالیس کہتے ہین اور ایسے ہی حروف مین اختلاف ہی عبداللہ بن مسعود تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو اکھتر حرف کہتے ہین اور مجاہد تین لاکھ اکیس ہزار ایک سو اکیس حرف کہتے ہین اور وجہ اس اختلاف کی یہ ہے کہ بعض مکتوبی حرف ہین اور بعض ملفوظی پس ان ہی مین علما نے اختلاف کیا ہی اور اس سے زیادتی اور کمی قرآن شریف کی لازم نہین آتی اور اسکو دو دائرون مین ضبط کیا ہے۔

دونون دائرے صفحہ ۵۲ مین مندرج ہین

الدائرة الکلیة

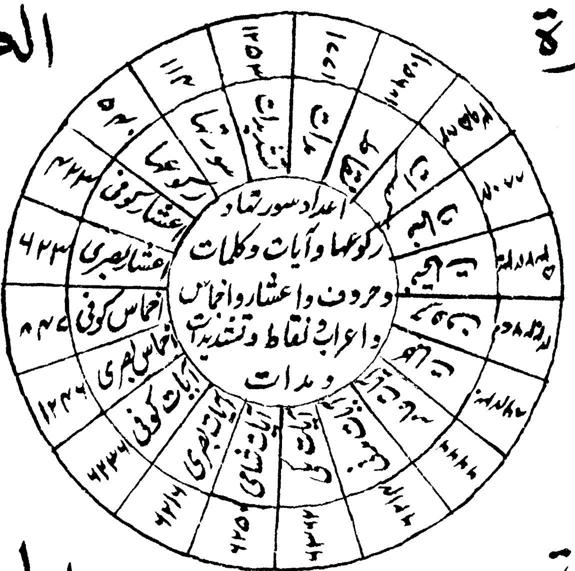

الدائرة الجزئیة

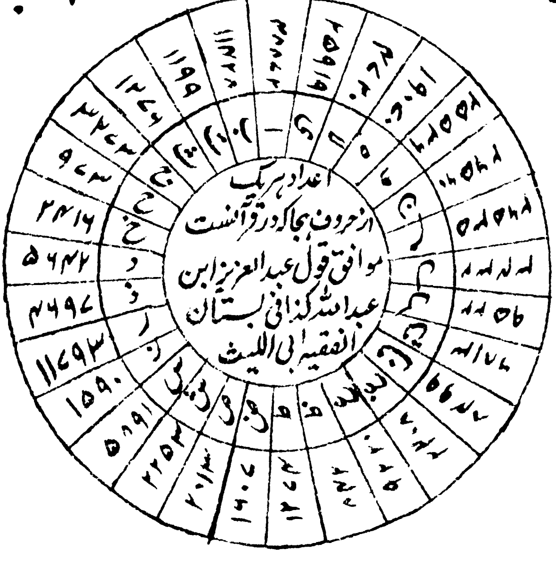

فصل پنجم آیت یا سورۂ مکی وہ ہی کہ مکے مین قبل ہجرت نازل ہوئی ہو اور مدنی وہ ہی کہ بعد ہجرت نازل ہوئی ہو اگرچہ مدینہ مین نزول اُسکا ہو یا کسی سفر مین ہو یا مکہ مین بسال فتح یا سال حجۃ الوداع مین ہو اور ایک قول یہ ہی کہ مکی وہ ہے جسکا مکہ مین نزول ہو اگرچہ قبل ہجرت کے ہو جسکا کہ مدینہ مین نزول ہو وہ مدنی ہے مضافات مکہ مثل منا و عرفات و حدیبیہ وغیرہ مکہ مین داخل ہین یعنے

جو آئین نازل ہو وہ سب مکی ہے اور ایسے ہی مضافات و اطراف مدینہ بدر و اُحد وسلع وغیرہ مدینہ مین داخل ہین جو آئین نازل ہوا وہ سب مدنی ہی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آیت یا سورۃ بحکم وخطاب اہل مکہ پر نازل ہوئی وہ مکی ہی اور جسمین حکم وخطاب اہل مدینہ پر ہی وہ مدنی ہے اور قاضی ابو بکر انتصار مین لکھتے ہین کہ مکی اور مدنی آیات اور سورتون کا اعتبار صرف حفظ صحابہ اور تابعین پر ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات مین کچھ منقول نہین ہی اور صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ عبد اللہ رض بن مسعود کہتے ہین کہ مین سوگند کھاتا ہون اُس خدا کی کہ سوائے اُسکے اور کوئی معبود برحق نہین ہی اس بات کی کہ مجکو خوب معلوم ہی حال ہر آیت کا کہ کس باب مین اُتری اور کس جگہ اُتری اور کس کے مقدمے مین اُتری فقط اور اعتبار سورتون کے مکی اور مدنی ہونے کا بلحاظ شروع کے ہی مثلاً جو سورۃ کہ اول اُسکا مکے مین نازل ہوا ہو وہ مکی ہے اگرچہ اوسط یا آخر اُسکا مدینہ مین نازل ہوا ہو ابو عبد الرحمن رح سلمی عمرو بن مرہ عاصم رح حمزہ رح کسائی سفیان رح ثوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور عاصم رح بن میمون و معلّے رح و شہاب رح اور ایوب رح بن متوکل اور ابن رح عامر و یحییٰ رح حضرت عثمان رض سے اور ابن رح کثیر و حمید رح بن قیس اور محمد رح بن محیص حضرت ابی رض بن کعب سے عدد آیات روایت کرتے ہین اور حسن رح بن علی مدنی اول اور ابو جعفر و اسمعیل ابن جعفر مدنی اخیر ہین موافق تصریح ہذلی بیچ کتاب کامل اور غیر اسکے کے کہتے ہین کہ ابو جعفر اور شیبہ رح مدنی اول اور اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر اور تحقیق اسکی ان جداول مین ہے

دیکھو جدولہاے مندرجہ صفحہ ۵۴ و ۵۵ وغیرہ

جدول متعلق حال ہر سورۃ

نام سورت	مکی مدنی	آیات کوفی	آیات بصری	شامی	حمصی	مدنی	کلمات	حروف	رکوع	اعداد
فاتحہ	معًا	۷	//	//	//	//	۲۵	۱۲۳	۱	۱
بقرہ	مدنی	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۴	۲۸۵	//	۶۱۲۱	۲۵۰۰۰	۴۰	۲
آل عمران	//	۲۰۰	//	۱۹۹	۲۰۰	//	۳۴۸۰۰	۱۴۵۲۵	۲۰	۳
نساء	//	۱۷۶	۱۷۵	۱۷۷	۱۷۵	//	۳۷۵۰	۱۶۰۳۰	۲۴	۴
مائدہ	//	۱۲۰	۱۲۳	۱۲۲	//	//	۲۸۰۴	۱۱۷۳۳	۱۶	۵
انعام	مکی	۱۶۵	۱۶۶	//	۱۶۷	//	۳۰۵۲	۱۲۴۲۲	۲۰	۶
اعراف	//	۲۰۶	۲۰۵	//	۲۰۶	//	۳۳۲۵	۱۳۱۰	۲۴	۷
انفال	مدنی	۷۵	۷۶	۷۷	۷۶	//	۱۱۳۱	۵۲۷۴	۲۰	۸
توبہ	//	۱۲۹	۱۳۰	//	//	//	۲۴۹۷	۱۰۸۷	۱۶	۹
یونس	مکی	۱۰۹	//	۱۱۰	۱۰۹	//	۱۸۳۸	۵۵۶۷	۱۱	۱۰
ہود	//	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۱	//	۱۹۲۵	۷۶۰۵	۱۰	۱۱
یوسف	//	۱۱۱	//	//	//	//	۷۷۶	۷۱۶۶	۱۲	۱۲
رعد	مختلف	۴۳	۴۵	۴۶	۴۴	//	۸۵	۳۵۰۶	۶	۱۳
ابراہیم	//	۵۲	۵۱	۵۵	۵۴	//	۸۵۵	۳۴۳۰	۷	۱۴
حجر	مکی	۹۹	//	//	//	//	۶۵۴	۲۷۷۱	۶	۱۵
نحل	//	۱۲۸	//	//	//	//	۱۸۴۱	۷۷۰۷	۱۶	۱۶
بنی اسرائیل	//	۱۱۱	۱۱۰	//	//	//	۱۵۳۳	۶۴۶۰	۱۲	۱۷

نام سورۃ کریمہ	مکی مدنی	آیات کوفی	آیات بصری	آیات شامی	مکی	مدنی	کلمات	حروف	رکوع	اعداد
کہف	″	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۶	۱۰۵	″	۱۵۷۷	۳۳۶۰	۱۲	۱۸
مریم	″	۹۸	″	″	۹۹	۹۸/۹۹	۷۷۲	۳۸۰۲	۶	۱۹
طٰہٰ	″	۱۳۵	۱۳۲	۱۴۰	۱۳۴	″	۱۳۴۱	۵۲۴۲	۸	۲۰
انبیا	″	۱۱۲	۱۱۱	″	″	″	۱۱۶۸	۴۰۹۰	۷	۲۱
حج	مختلف	۹۸	۹۵	۹۴	۹۷	۹۶	۱۲۹۱	۵۱۷۰	۹	۲۲
مومنون	مکی	۱۱۸	۱۱۹	″	″	″	۱۸۴۰	۴۰۰۲	۶	۲۳
نور	مدنی	۶۴	″	″	۶۲	″	۱۳۱۶	۵۳۰۸	۹	۲۴
فرقان	مکی	۷۷	″	″	″	″		۳۶۳۳	۶	۲۵
شعرا	″	۲۲۷	۲۲۶	۲۲۷	۸۹۴/۲۲۶	۲۲۷/۲۲۶	۱۲۹۹	۵۵۴۲	۱۱	۲۶
نمل	″	۹۳	۹۴	″	۹۵	″	۱۲۴۹	۴۹۹۹	۷	۲۷
قصص	″	۸۸	″	″	″	″	۱۰۴۱	۵۸۰۰	۹	۲۸
عنکبوت	″	۶۹	″	″	″	″	۷۸۰	۴۱۵۷	۷	۲۹
روم	″	۶۰	″	″	۵۹	۶۰/۵۹	۸۱۹	۳۵۳۴	۶	۳۰
لقمان	″	۳۴	″	″	۳۳	″	۵۴۸	۲۱۱۰	۴	۳۱
سجدہ	″	۲۹	″	″	″	″	۳۸۰	۵۱۸	۳	۳۲
احزاب	مختلف	۷۳	″	″	″	″	۳۸۸	۵۷۹۶	۹	۳۳
سبا	مکی	۵۴	″	۴۶	۴۵	۴۵/۴۶	۸۸۳	۳۵۳	۶	۳۴
ملائکہ	″	۴۵	″	۴۶	۴۵	۴۶/۴۵	۷۷۷	۳۱۳۰	۵	۳۵
یٰسین	″	۸۳	۸۲	″	″	″	۷۲۷	۳۰۰۰	۵	۳۶

۷۱۴۸

نام سورۃ	مکی یا مدنی	آیات کوفی	آیات بصری	آیات شامی	حمصی	مدنی	کلمات	حروف	رکوع	اعداد
صافات	″	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۲	″	۱۸۱ / ۱۸۲	۸۶۰	۳۸۲۶	۵	۳۷
ص	″	۸۷	۸۵	۸۶	″	″	۷۳۲	۳۰۶۹	۵	۳۸
زُمر	″	۷۵	۵۲	۷۳	۷۲	″	۱۱۷۰	۴۷۸۰	۸	۳۹
مؤمن	″	۸۵	۵۲	۸۶	۸۴	″	۱۱۹۹	۴۹۶۰	۹	۴۰
فصلت	″	۵۴	۵۲	″	۵۳	″	۷۹۶	۳۳۵۰	۶	۴۱
شوریٰ	″	۵۳	۵۰	″	″	″	۸۶۶	۳۵۸۸	۵	۴۲
زخرف	″	۸۹	″	۸۰	۸۹	″	۸۳۳	۳۴۰۰	۷	۴۳
دخان	″	۵۹	۵۷	۵۶	″	″	۳۴	۱۴۴۰	۳	۴۴
جاثیہ	″	۳۷	۳۶	″	″	″	۴۸۸	۲۱۹۱	۴	۴۵
احقاف	″	۳۵	۳۴	″	″	″	۶۴۴	۲۶۰۰	۴	۴۶
قتال	مدنی	۳۸	۳۴	۳۹	″	″	۵۳۹	۲۳۴۹	۴	۴۷
فتح	مختلف	۲۹	″	″	″	″	۵۶	۲۴۳۸	۴	۴۸
حجرات	مکی	۲۸	″	″	″	″	۳۴۳	۱۴۷۶	۲	۴۹
ق	″	۴۵	″	″	″	″	۳۷۵	۱۴۷۷	۳	۵۰
ذاریات	″	۶۰	″	″	″	″	۳۶۰	۱۴۸۰	۳	۵۱
طور	″	۴۹	۴۸	۴۹	۴۷	″	۳۱۲	۱۵۰۰	۲	۵۲
نجم	″	۶۲	۶۱	″	″	″	۳۶۰	۱۴۱۵	۳	۵۳
قمر	″	۵۵	″	″	″	″	۱۴۲	۱۴۲۳	۳	۵۴
رحمٰن	مختلف	۷۸	۷۶	۷۸	۷۷	″	۳۵۱	۱۲۳۶	۳	۵۵

نام سورت	مکی مدنی	آیات کوفی	آیات بصری	آیات شامی	حمصی	مدنی	کلمات	حروف	رکوع	اعداد
واقعہ	مکی	۹۶	۹۷	۹۹	//	//	۳۵۸	۱۵۳	۳	۵۶
حدید	مختلف	۲۹	//	۲۸	//	//	۵۴۴	۲۴۴۶	۴	۵۷
مجادلہ	مدنی	۲۲	//	//	۲۱	۲۲/۲۱	۴۷۳	۱۹۹۲	۳	۵۸
حشر	مختلف	۲۴	//	//	//	//	۴۴۵	۱۵۱۳	۳	۵۹
ممتحنہ	//	۱۳	//	//	//	//	۴۸	۱۵۱۰	۲	۶۰
صف	مدنی	۱۴	//	//	//	//	۲۲۱	۹۲۶	۲	۶۱
جمعہ	//	۱۱	//	//	//	//	۱۸۰	۷۴۸	۲	۶۲
منافقون	//	۱۱	//	//	//	//	۱۸۰	۷۷۶	۳	۶۳
تغابن	مختلف	۱۸	//	//	//	//	۲۴۱	۱۷۰	۲	۶۴
طلاق	//	۱۲	۱۱	۱۲	//	//	۲۰۷	۱۱۶۰	۲	۶۵
تحریم	مدنی	۱۲	//	//	//	//	۲۴۹	۱۶۰	۲	۶۶
ملک	مکی	۳۰	//	//	۳۱	۳۰/۳۱	۳۳۵	۱۳۱۳	۲	۶۷
قلم	//	۵۲	//	//	//	//	۳۰۰	۱۲۰۰	۲	۶۸
حاقہ	//	۵۲	۵۰	//	۵۲	//	۲۵۶	۱۴۳۰	۲	۶۹
معارج	//	۴۴	//	۴۳	۴۴	//	۲۱۶	۸۹۱	۲	۷۰
نوح	//	۲۸	۲۹	//	۳۰	//	۲۴	۷۵۹	۲	۷۱
جن	//	۲۸	//	//	//	//	۲۸۵	۷۵۹	۲	۷۲
مزمل	//	۲۰	۱۹	۲۰	//	۲۰/۱۸	۱۸۵	۸۸۸	۲	۷۳
مدثر	//	۵۶	//	۵۵	//	۵۶/۵۵	۲۰۵	۱۲۰	۲	۷۴

نام سورت	مکی مدنی	آیات کوفی	آیات بصری	شامی	حمصی	مدنی	کلمات	حروف	رکوع	اعداد
قیامۃ	″	۴۰	۳۹	″	″	″	۱۶۵	۳۵۲	۲	۷۵
دہر	مختلف	۳۱	″	″	″	″	۲۴۰	۱۰۵۰	۲	۷۶
مرسلات	مکی	۵۰	″	″	″	″	۱۸۶	۸۱۶	۲	۷۷
نبا	″	۴۰	۴۱	۴۰	۴۱	۴۰	۷۳	۳۷۰	۲	۷۸
نازعات	″	۴۶	۴۵	″	″	″	۱۷۰	۷۵۳	۲	۷۹
عبس	″	۴۲	۴۱	۴۰	۴۲	″	۱۳۳	۵۳۳	۱	۸۰
تکویر	″	۲۹	″	″	″	۲۸/۲۹	۱۰۴	۷۲۵	۱	۸۱
انفطار	″	۱۹	″	″	″	″	۸۰	۳۲۷	۱	۸۲
مطففین	″	۳۶	″	″	″	″	۱۶۹	۷۳۰	۱	۸۳
انشقاق	″	۲۵	۲۳	″	۲۵	″	۱۰۷	۴۳۴	۱	۸۴
بروج	″	۲۲	″	″	″	″	۱۰۹	۴۵۰	۱	۸۵
طارق	″	۱۷	″	″	″	۱۶/۱۷	۷۲	۲۹۰	۱	۸۶
اعلیٰ	″	۱۹	″	″	″	″	۷۲	۲۹۱	۱	۸۷
غاشیہ	″	۲۶	″	″	″	″	۹۲	۳۸۱	۱	۸۸
فجر	″	۳۰	۲۹	۳۰	۳۲	″	۱۳۰	۵۶۶	۱	۸۹
بلد	″	۲۰	″	″	″	″	۸۰	۳۳۷	۱	۹۰
شمس	″	۱۵	″	″	۱۶	۱۶/۱۵	۵۴	۲۴۹	۱	۹۱
لیل	″	۲۱	″	″	″	″	۷۱	۳۱۰	۱	۹۲
ضحیٰ	″	۱۱	″	″	″	″	۴۰	۱۷۲	۱	۹۳

اعداد	رکوع	حروف	کلمات	مدنی	مکی	شامی	آیات بصری	آیات کوفی	مکی مدنی	نام سورتہا
۹۴	۱	۱۰۳	۲۷	//	//	//	//	۸	//	الم نشرح
۹۵	۱	۸۰	۳۴	//	//	//	//	۸	//	تین
۹۶	۱	۱۸۰	۷۲	//	۲۰	۱۸	//	۱۹	//	علق
۹۷	۱	۱۲۰	۳۰	۵	//	۶	//	۵	//	قدر
۹۸	۱	۱۴۹	۳۵	//	۸	//	۹	۸	مدنی	بینہ
۹۹	۱	۱۳۰	۴۵	۹/۸	//	//	۹	۸	مختلف	زلزال
۱۰۰	۱	۱۳۸	۴۰	//	//	//	//	۱۱	//	عادیات
۱۰۱	۱	۱۵۲	۳۶	//	۱۵	//	۸	۱۱	مکی	قارعہ
۱۰۲	۱	۱۲۰	۲۸	//	//	//	//	۸	//	تکاثر
۱۰۳	۱	۱۶۰	۲۴	//	//	//	//	۳	مختلف	عصر
۱۰۴	۱	۱۳۳	۳۳	//	//	//	//	۹	مکی	ہُمزہ
۱۰۵	۱	۹۶	۲۳	//	//	//	//	۵	//	فیل
۱۰۶	۱	۷۳	۱۷	//	۵	//	//	۴	//	قریش
۱۰۷	۱	۱۰۵	۲۵	//	//	۶	//	۷	//	ماعون
۱۰۸	۱	۴۳	۱۰	//	//	//	//	۳	//	کوثر
۱۰۹	۱	۹۴	۲۶	//	//	//	//	۶	//	کافرون
۱۱۰	۱	۷۹	۱۹	//	//	//	//	۳	//	نصر
۱۱۱	۱	۸۱	۲۳	//	//	//	//	۵	//	تبت
۱۱۲	۱	۴۷	۱۵	۴	//	۵	//	۴	//	اخلاص
۱۱۳	۱	۷۳	۲۳	//	//	//	//	۵	مختلف	فلق
۱۱۴	۱	۸۰	۲۰	۶	//	۷	//	۶	//	ناس

فصل ششم جبکہ حروف اپنے مخرج سے بخوبی ادا ہوویں اور علم وقف
وغیرہ سب حاصل ہو اُسکو علم تجوید کہتے ہین چنانچہ حضرت علی رضؓ نے ترتیل کے معنی
یہی فرمائے ہین امام سیبویہ سولہ مخرج کہتے ہین اور امام خلیل سترہ کہتی ہین اور یہ
سب مخارج انسان کے دہن مین ہین اول بیچ دہن کا مخرج حروف مدہ کا ہی کہ انکو
ہوائی کہتے ہین دوم جڑ حلق کی کہ وہ مخرج ہمزہ اور ہا کا ہی سوم بیچ حلق کا کہ
اُسمین سے عین اور حا نکلتے ہین چہارم شروع حلق کا کہ اُسمین سے غین اور خا نکلتے ہین
پنجم جڑ زبان کی مع اُسکے مقابل کے تالو کے کہ یہان سے قاف نکلتا ہی ششم جو
اُسکے نیچے ہی وہ مخرج کاف کا ہی ہفتم بیچ زبان کا مع اُسکے سامنے کے تالو کے کہ
یہان سے جیم و شین و یا نکلتے ہین اور بعضے شین کو جیم پر مقدم کرتے ہین ہشتم
کنارہ زبان کا متصل داڑھ سے کرکے ضاد نکالا جاتا ہے نہم کنارہ زبان کا تالو کی
اُس جا سے نیچے لگا دین کہ جہان سے ضاد نکلتا ہی تا لام بولا جاوے دہم اس
مخرج لام سے نیچے مع خیشوم کے مخرج نون کا ہی جو ظاہر پڑھا جاتا ہی یازدہم اس
بھی نیچے مخرج را کا ہی دوازدہم کنارہ زبان کا مع جڑ دو دانتون اگلے اوپر کے
مخرج طا و دال و تا کا ہی سیزدہم کنارہ زبان مع کنارہ دو دانتون
اگلے نیچے کے مخرج صاد اور زا اور سین کا ہے چہاردہم کنارہ زبان مع کنارہ
دو دانت اگلے اوپر کے مخرج ظا و ذال و ثا کا ہی پانزدہم پیٹ لب نیچے کا مع
کنارہ دو دانت اگلے اوپر کے مخرج فا کا ہی شانزدہم دونون لب مخرج واو
و با و میم کا ہی اور میم ساکن مین خیشوم بھی داخل مخرج ہے ہفدہم نتھنے کہ
اُسکو خیشوم کہتے ہین مخرج نون خفی کا ہی کہ جسکو ظاہر نہ پڑھین اور اسکو
نون غنہ اور غنوی بھی کہتے ہین نون خفی وہ نون ساکن ہے کہ جسکے آگے حرف حلقی
اور یا حرف یرملون نہوان اور اگر حرف حلق ہوگا تو نون ساکن کو بھی ظاہر کرکے
پڑھینگے اور اگر اُسکے آگے کوئی حرف یرملون کا ہو تو نون کو اُس حرف سے بدل کرکے
اُسمین ادغام کرینگے یعنی تشدید سے اُس حرف کو پڑھینگے اور اس جگہ

واسطے زیادتی توضیح کے نقشہ ہین کا مع تعیین مخارج حرف کے لکھے جاتی ہین

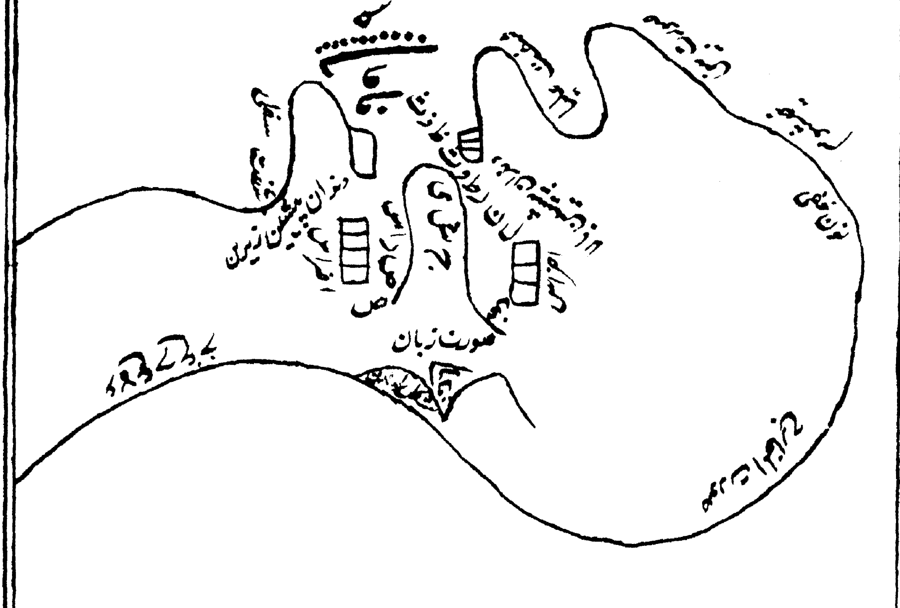

اب واضح ہو کہ ان حروف کی صفات بہت ہین اور باعتبار صفات کے حرفونکی
کئی قسم ہین قسم اوّل مہموسہ اُس آواز کو کہتے ہین کہ جو اونٹ کے قدم مین سے
بروقت چلنے کے آتی ہی اسی طرح ان حرفون مین بھی نرمی ہی کہ آہستگی سے
بولے جاتے ہین اور جبکہ ساکن بولین تو سانس نہ رُکے بلکہ بدستور جاری
رہے اور وہ یہ ہین س ت ش ح ث ک خ ص ف ہ اور کل
حرف ۲۹ ہین انمین سے یہ دس مہموسہ ہوئے باقی قسم دوم کے انیس ١٩
حرف مجہورہ رہے کہ جسکے ساکن پڑھنے مین سانس رُک جاتی ہی اور جو انمین سے
ساتھ سختی کے بولے جاتے ہین انکو شدیدہ کہتے ہین قسم سوم جسکا مجموعہ
یہ ہی اجد ک قطبت اور جو انمین سے نرمی سے بولے جاتے ہین
یہ قسم چہارم ہی جنکا مجموع حس شخص حز فظ غض سند
اور پانچ ۵ حرف درمیان نرمی اور سختی کے ہین اور یہ قسم پنجم ہے جیسکہ
من عمر اور چار ۴ حرف مطبقہ ہین اور یہ قسم ششم ہے ص ض

ط ظ اور سوائے ان مطبقہ کے سب حرف منفتحہ کہلاتے ہین اور یہ قسم ہفتم ہے
اور سات حرف ہین کہ اُنکے پڑھنے سے آواز بلند ہوتی ہے اُنکو مستعلیہ کہتے ہین
اور یہ قسم ہشتم ہے اور وہ خُصَّ ضَغطٍ قِظ ہین اور سوائے انکے
جتنے حرف ہین وہ سب پستی سے نکلتے ہین اور یہ قسم نہم ہے اور پانچ حرف ہین
کہ اُنکے ادا کرنے مین زبان قرار نہین پکڑتی ہے بلکہ متحرک رہتی ہے یعنے
مخرج پر لگ کر اُچٹ جاتی ہے اُنکو حرف قلقلہ کہتے ہین اور یہ قسم دہم ہے
اور یہ جُدُ بطَقٍ ہین اور اُنکے سوائے جتنے حرف ہین وہ سب ساکن
ہین یعنی زبان اُنکے ساتھ مخرج پر جم جاتی ہے اور یہ قسم یازدہم ہے
اور تین حرف کنارۂ زبان سے ادا ہوتے ہین اُنکو ذلقیہ کہتے ہین اور یہ
قسم دوازدہم ہے اور وے ث ظ ذ ہے اور انکے سوائے جتنے حرف ہین وہ
سب مصمتہ کہلاتے ہین اور یہ قسم سیزدہم ہے اور تین حرف ہین کہ جن مین سے
سیٹی نکلتی ہے جنکو حرف صفیرہ کہتے ہین اور یہ قسم چہاردہم ہے اور وے
ص ز س ہین اور جو حرف علت کہ ساکن ہے اُسکو بسبب نرمی کے لین کہتے ہین
اور جبکہ اُنکے ماقبل کی حرکت اُنکے مطابق ہو اُنکو مدہ اور ہوائی کہتے ہین اور ہا اور حروف
مدہ اور نون اور ہمزہ کو بسبب خفت اور ہلکے پن کے خفیفہ کہتے ہین اور حروف مطبقہ
اور را زیر والی اور پیش والی اور وہ را کہ جسکے پہلے ضمہ یا فتحہ ہو اور لام اللہ کا
کہ اُس سے پہلے کسرہ نہووے یہ سب مفخمہ ہین بسبب اسکے کہ پُر پڑھے جاتے ہین
اور را کے ادا کرنے مین زبان کانپتی ہے اسلیے اُسکو مرتعدہ کہتے ہین اور ہمزہ
بسبب اسکے کہ اسمین آواز بلند ہوتی ہے ہنبور کہتے ہین اور شین بروقت ادا کے
پراگندہ ہو کر نکلتا ہے اسلیے اُسکو متفشی کہتے ہین اور ضاد کہ بروقت ادا کے دراز ہو کر

۵ جب ضمہ یعنے پیش کو دراز کرتے ہین تو داو پیدا ہوتا ہے اور جب کسرہ یعنے زیر کو دراز
کرتے ہین تو یا پیدا ہوتی ہے اور جب فتحہ یعنے زبر کو دراز کرتے ہین تو الف پیدا ہوتا ہی پس
داو کو مطابق ضمہ اور یا کو مطابق کسرہ اور الف کے مطابق فتحہ ہی ۱۲ محمد ہاشم عفی عنہ

نکلتا ہے اسلیے اُسکو مستطیل کہتے ہین اور یہ تمام صفات بالاقتصار موافق قول امام خلیل کے ہین جیساکہ توضیح اُسکی اس دائرے سے ظاہر ہے۔

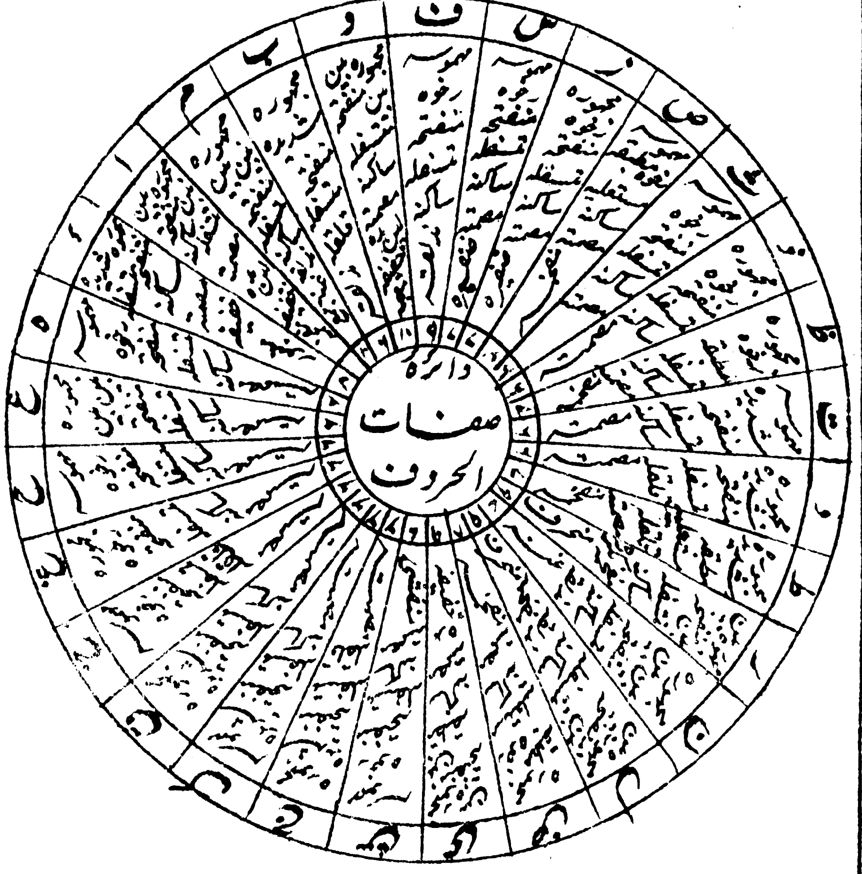

فصل ہفتم تلاوت قرآن شریف نہایت فضیلت رکھتی ہے اور بعد فرائض کے اور کوئی عبادت موجب تقرب بخدا سوائے تلاوت قرآن شریف نہین ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ کلام اللہ تعالیٰ کا سارے کلامون پر ایسا بزرگ ہے جیساکہ اللہ تعالےٰ سب پر بزرگ ہے ابن صلاحؒ کہتے ہین کہ ایک کرامت اور بزرگی بنی آدم کو یہ دی گئی ہے کہ کسی اور مخلوق مین یہ نہین ہے چنانچہ ملائکہ مشتاق رہتے ہین کہ قرآن شریف کسی سے سُنا کرین اور طبرانیؒ کہتے ہین کہ جو شخص اپنے لڑکے کو قرآن شریف تعلیم کریگا وہ جنت مین

تاج یا وے گا اور امام احمد عامرؓ سے نقل کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پوست مین قرآن شریف ہوگا اُسکے پوست پر اثر آگ کا نہو سکے گا اور عبداللہ کہتے ہین کہ مراد پوست سے دل مومن کا ہی اور داؤد روایت کرتے ہین کہ جو کوئی قرآن شریف پڑھکر بھول جاویگا وہ روز قیامت کی برکت اور اندھا اُٹھے گا اور لازم ہی کہ پہلے مسواک کرکے اور باوضو و بقبلہ ہوکر نہایت ترتیل اور عاجزی سے اور غمگینی سے پڑھے اور اعوذ اور بسم اللہ تمام پڑھکر شروع کرے اور ایسے حضور قلب سے تلاوت کرے کہ گویا اپنے خدا سے باتین کررہا ہی اور اپنے خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہو سکے تو جان لے کہ میرا خدا مجھکو حکم فرما رہا ہی اور چاہیے کہ اوپر آیت خوشخبری کے خوش ہو اور اوپر آیت خوف کے ڈرے اور رو دے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو رونی صورت ہی بنالے اور باتفاق شرح مہذب مین لکھا ہے کہ وعید اور تہدید وغیرہ کے معنی پر تامل کرکے اپنے قصور پر روئے یا اوپر عمل نیک کرنے لینے کے روئے کہ یہ بھی بہت بڑی مصیبت ہی اور دہن ناپاک سی تلاوت کرنا قرآن شریف کا بقول صحیح مکروہ ہی اور ایسے ہی بے وضو چھونا قرآن شریف کا بروایت مشہورہ درست نہین اگرچہ خلاصۃ الفتاوی اور کشف شرح وقایہ ابوالمکارم مین جائز لکھا ہی موافق ایک قول امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور جنبی والی اور حیض و نفاس والی کو ہاتھ لگانا قرآن شریف کا اور پڑھنا ایک آیت کا یا زیادہ کا ہرگز جائز نہین ہی اور امام بیہقی کہتے ہین کہ عثمانؓ ابن عبداللہ اپنے دادا اوس ثقفیؓ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف جو دیکھکر پڑھے اُسکو دو ہزار نیکی ہین اور جو یاد پڑھے اُسکو ہزار نیکی ہین اور اسی لیے عبداللہؓ ابن مسعود فرماتے ہین کہ ہمیشہ قرآن شریف پر نظر رکھا کرو کہ یہ عبادت ہی اور قرآن شریف پکار کر پڑھنا بہتر ہی آہستہ پڑھنے سے بشرطیکہ ریا نہو اور کسی کو ایذا نہو اسلیے کہ اسمین جگانا ہی دل خفتۂ غفلت کا اور جگانا خفتگان غفلت کا اور متوجہ کرنا اپنے کانون کا اور زیادہ کرنا خوشی کا متصور ہے اور بھی تحسین اور نرم و غمگین کرنا آواز کا فضائل و مستحبات سے ہی بشرطیکہ یہ تحسین

وتحزین موافق اقتضائے طبیعت کی ہو اور زیادتی اور کمی حروف کی بھی نہو ورنہ حرام و مکروہ ہی
اور اگر ساتھ نغمہائے موسیقی کے ہو تو نہایت فسق ہی اور جو شخص کہ پسند کری وہ بھی گنہگار ہی
اور شعب الایمان مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ پڑھا کرو تم قرآن شریف کو عرب کے لحن اور آواز سے اور دور رہو تم آواز اہل عشق اور اہل
کتاب کے درد سے اور میرے بعد ایک قوم ہوگی کہ ترجیع کرینگے جیسے گانے اور نوحہ مین
ترجیع ہوتی ہی سو یہ قرآن پڑھنا اُنکا اُنکے حنبر گردن سے اوپر نہ چڑھیگا کہ قبول ہو سکے
اور بہتر مقام واسطے قرآن خوانی کے مساجد مین ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو لوگ مسجد
مین واسطے قرآن خوانی کے جمع ہوتے ہین اُنکو اطمینان اور دلجمعی خدا کی طرف سے عنایت
ہوتی ہی اور فرشتے اُنکو گھیرتے ہین اور یاد فرماتا ہی اُنکو خدائے تعالی اپنے مقربون مین اور
بہتر یہ ہی کہ قرآن شریف متصل با ترتیب پڑھا کرین مگر جو سورتین کہ شروع مین وارد ہوئی
ہین جیسا کہ فجر جمعہ مین سورہ سجدہ اور سورہ دہر اور بہتر وقت قرآن خوانی کا نصف
شب ہے خصوصًا نماز مین اور سب سے بہتر دن جمعہ اور پیر اور جمعرات اور عرفہ اور عشرہ
اول ذیحجہ اور اخیر عشرہ رمضان واسطے تلاوت قرآن کے ہی اور چالیس روز سی زیادہ
مین اور تین دن سے کم مین ختم قرآن مکروہ ہی اور حضرت عثمان بن عفان شب جمعہ کو
قرآن شریف شروع کرتے تھے اور شب پنجشنبہ مین ختم کرتے تھے اسی لیے سات منزلین
قرآن شریف کی مقرر ہوئین سورہ فاتحہ سے سورہ نساء تک اور سورہ مائدہ سے
سورہ توبہ تک اور سورہ یونس سے سورہ نحل تک اور بنی اسرائیل سے سورہ فرقان تک
اور سورہ شعراء سے یٰس تک اور سورہ والصافات سے سورہ حجرات تک اور ق سے
آخر تک یہ سات منزلین قرآن شریف کی ہین اور بہتر یہ ہی کہ موسم گرما مین اول روز مین اور
موسم سرما مین اول شب مین ختم کیا جاوے تاکہ باقی تمام روز فرشتے اُسپر درود بھیجتے ہین کیونکہ
بعد ختم کے جسقدر دن باقی رہتا ہی اُسمین فرشتے درود بھیجتے ہین اور اسی طرح تمام شب مین بھی
اُوسپر درود بھیجتے ہین۔ اور جو شخص کہ بعد ختم کے دعا کرے اُسکے لیے چار ہزار فرشتے آمین کہتے
ہین اور استعاذہ یعنے پناہ مانگنا قبل شروع قرآن شریف کے مستحب ہی اگرچہ بعض واجب بھی کہتے

ہین اور اسمین روایت مختار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہی اور امام حمزہ اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہتے تھے اور یہی صاحب ہدایہ نے اختیار کیا ہی اور اصل یہ ہی کہ استعاذہ ہر شخص پڑھنے والے پر سنت عینی ہی یعنی اگر چند قاری ہوئین تو ایک اسکو پڑھے اور باقی نہ پڑھین تو چھوڑنے والے گنہگار ہونگے اور ہر سورۃ کی اول مین سوا سورۂ برائت کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو امام صاحب فرماتے ہین کہ یہ ایک آیت ہی جسکے پڑھنے سے ایک سورۃ سے دوسری سورۃ مین علحدگی معلوم ہوتی ہی اور جزو کسی سورۃ کی نہین ہی مگر بعضے کہتے ہین کہ ہر سورۃ کی جزو ہی اور چاہیے کہ پڑھنے والے کو کوئی سلام نہ کرے اور اگر کوئی سلام کرے تو قاری کو اختیار ہے جواب دینا چاہیے اور لازم ہی شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور جسے قرآن شریف یاد نہ رہتا ہو اُسے چاہیے کہ چار رکعت نماز نفل اس طور سے پڑھے کہ رکعت اول مین سورۂ یٰسٓ اور دوم مین حٰمٓ دخان اور سوم مین الٓمٓ سجدہ اور چہارم مین سورۃ الملک اور بعد فراغت تشہد اور درود کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یہ عمل تین یا پانچ یا سات جمعے کرے نہایت مجرب اور مفید ہی ادعیہ بعد تلاوت بعد ختم تلاوت کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا یا پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاجْعَلْہُ حُجَّۃً لِّیْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور یا یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تِلَاوَۃَ الْقُرْاٰنِ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ وَوَفِّقْنَا لِحُسْنِ الْاَعْمَالِ وَاَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الصَّالِحِیْنَ مِنْ اُمَّۃِ حَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

فقط تم سراج القاری

رسالہ موسوم بسم اللہ الرحمن الرحیم بہ مرغوب القاری

بعد از حمد و ثنا و درود بر مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بدانکہ این رسالہ ایست منظومہ در بیان بعضے قواعد و قوانین علم قرأت کہ مر حافظان قرآن شریف را از ولابدی و ناچاریست مشتمل بر چند فصول جمع آوردہ شدہ تا طالبان این علم را بر وقت بکار آید

فصل در قواعد نون ساکن و نون تنوین کہ مشتمل بر چہار حکم ست

نون ساکن ہم دگر تنوین دارد حکم چار | قلب ادغام آمد و اظہار و اخفا اشمار

حکم اول

گر ملاقی با بود آن ہر دو را پس ای جوان | ہر یکے را قلب کن از میم با غیرش مخوان
نون ساکن نیز تنوین گر در آید در سخن | چون رسد با ہم ہمیش قلب کن ای ذو المنن
مثل عن بعدی و در تنوین دیّت بالعبا | در کلام حق بخوان بشنو تو این با اعتقاد
انیست اندر و مثالش کلمحٍ بالبصر | یاد دار این از کلام خالق جن و بشر

حکم دوم

حاصلا حرفی ز یومن گر بیاید بعد از ان | پس بکن ادغام با غنہ تو ہر یک را دران
در مثال یا بخوانی از کلام بے چگون | عن یّد در نون و در تنوین قوم یکفون
من ولیٍّ در نظیر و اد یومن را شمار | ہمچنان ظلماً و نوراً در مثالش یاد دار
باز من ماءٍ مہین در مثال میم دان | من تشاء مسجداً ان نعف کم در نون بخوان
لیک مستثنےٰ بود صنوانٌ و قنوانٌ دگر | لفظ بنیانٌ چنین دنیا بود ای پر ہنر

فصل در بیان ادغام بے غنہ

در بیاید بعد آن از را و لام ہر ملوت | پس بخوان ادغام بی غنہ دران تنوین نون
چونکہ من ربٍّ رحیمٍ من لدنّا ای کمال | رحمةً للعالمین را در شمار اندر مثال

حکم سوم

حرف اظهار آمده شش ای برادر اندران
حا و خا و عین غین همزه و پس ها بدان

گر یکی زین شش بیابی بعد آن تنوین نون
پس بکن اظهار هر یک را از ان ای پر فنون

اِنْ حَكَمْتُمْ اِنْ خَرَجْتُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ يَنْغَضُوْنَ
اِنْ اَسَأْتُمْ اِنْ هٰذَا نا گر این امثال نون

شش دگر امثال تنوین دان آنیکه ره
چونکه خَبِيْرًا حَافِظًا پس ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه

مثل عین و غین را هم مستمع شو اے زکی
چونکه لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ

بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً در مثل همزه یاد گیر
در نظیر های هوز مَنْسَكًا هُمْ را پذیر

حکم چهارم

حرف اخفا پانزده دان تا و ثا و جیم دال
ذال و زا و سین و شین صاد ضاد ای خوش خصال

طا و ظا و فا و قاف و کاف ای صاحب وقار
جمله این احرف اخفا پانزده[۱۵] شد در شمار

گر یکی زین پانزده وقتی که آید بعد آن
دائما اخفا مع الغنه بخوانی اندران

اَنْتُمْ مِنْ نَارٍ پس مِنْ جَانٍ مِنْ دُبُرٍ
مُنْذِرُوْنَ اُنْزِلَتْ را در مثال آن شمر

باز بشنو يَنْسِلُوْنَ يَنْثُرُوْنَ يَنْصُرُوْنَ
هم مِنْ ضَلَّ دگر هم يَنْطِقُوْنَ يَنْظُرُوْنَ

يُنْفِقُوْنَ يَنْفِذُوْنَ باز مِنْكُمْ این ترا
در مثال نون گفتم هم بشنو تنوین را

نِعْمَةٌ تُجْزٰى مثال تا بود اے هوشیار
سَائِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ در مثال ثا شمار

گویم از قرآن مثال جیم مِنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ
پس مثال دال مَاءٍ دَافِقٍ آمد پدید

هم شبیه ذال بشنو چون عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ
نیز بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ از خداوند انام

زُلْفَةً سِيْئَتْ بسین و شین صَبَّارٍ شَكُوْرٍ
در مثال صاد رِيْحًا صَرْصَرًا ای پر شعور

عاقلا كُلًّا ضَرَبْنَا در مثال ضاد دان
در نظیر طا صَعِيْدًا طَيِّبًا دائم بخوان

مثل ظا ظِلًّا ظَلِيْلًا مثل فا گویم ترا
در مثالش یاد دار این بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ را

گویمت تمثیل قاف کاف ای خوش جبین
مُؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ پس كِرَامًا كَاتِبِيْنَ

این مثالها تمامی شد بفضل حق تمام
بعد ازین بشنو بیان قلقله ای نیکنام

فصل در قواعد پنج حروف قلقله

پنج حرف قلقله بشنو زعبد الله بصیر — قاف و طا و با و جیم و دال باشد یاد گیر
بر سر هر یک ازین آید ترا وقفی اگر — باید ست کان حرف را خوانی بتندی سخت تر
چون شقاق ست و خباط ست و عجاب هم حجاج — پس مهاد را امثال دال دان ای خوش مزاج
لیک زو کمتر بخوانی نیز در جاے سکون — در نظیرش گویمت چون یقطعون یطمعون
باز باشد ای عزیزم یبصرون تجهلون — نیز هم بشنو از من زان نظائر یدخلون

فصل در قواعد میم ساکن و از حروف بوف

میم ساکن را ملاقی میم آخر گر شود — پس در و ادغام با غنه ترا لائق شود
مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِمْ را در مثالش یاد دار — از کلام آن خداے خالق لیل و نهار
در ملاقی با و واو و فا بود آن میم را — هر یکے جائز بود اظهار و اخفا مر ترا
لیک اخفایش مع الغنه در اول بهتر ست — بهر تمثیلش ترا اضیتم به واضح ست
چونکه آید یدهم و ذیل بعده بشنو دگر — عنهم فی دینهم در مثل فا ای بهره ور
گر مشدد میم با هم نون آید در کلام — واجبست اظهار غنه سخت تر در وی مدام
گویم از مصحف مثال میم لما جاءهم — پس نظیر نون را تحقیق میدان اِنَّکُمْ

فصل در قواعد قسم ادغامات حروف بحروف و امتناع وے

حرف ساکن را ملاقی حرف مثلش هم بود — آن زمان ادغام اول در دگر لازم بود
مثل آن فاضرب به دیگر مثالش بل هم — همچنان یدرککم الموت ست اذکر ربه
بعد مده گر بود در کلمه اخری نگر — حرف یک جنس زان ادغام باشی بر حذر
تا نگردد زائل آن مده که اثباتش مدام — لازم و واجب بود هر جا که آید در کلام
ممتنع ادغام از من ذا الذی یشفع نظیر — نیز هادوا والنصاری ای برادر یاد گیر

قسم ادغام دال قد

دال قد را همچنان ادغام جائز در عشر — نزد قرا آمده در زینة القاری نگر
آن عشر تا هست دال ذال و سین بعد از آن — شین صاد و ضاد و طا و ظا و دیگر جیم دان
قد تبین قد سمعنا نیز قد دخلوا نگر — قد ذرأنا قد صغت قد ظلم قد شغف هم کن نظر
باز قد ضلوا بدان و قد خلت پس قد جعل — این همه اندر مثالش گومیت آری بدل
مثل طا بسیار هستم لیک نامد در نظر — گر تو یابی منتظم گردان درین مسلک زر

قسم ادغام دال اذ

گر بیاید بعد اذ را تا و جیم و ذال و سین — تا یکے از صاد و زا و دال آید ای امین
ذال اذ را آن زمان ادغام سکن اندران — چون مثالش از کلام محترم آرم بیان
وان مثالش اذ تاذن اذ جعل تبرا ذهب — اذ سمعتم اذ صرفنا ای عزیز پر ادب
باز اذ زین بدان و نیز اذ دخلوا تمام — این همه از حق تعالی آمده اندر کلام

قسم ادغام تاے تانیث

تا که در تانیث آید گر بود بعد از او — از حروف طا و سین و تا و زا ای نیکخو
یا یکے از ذال و صاد و جیم و ثا آید اگر — پس بکن ادغام آن تا را و زان بهره ور
چونکه قالت طائفة پس نزلت سوره بدان — باز انبتت تلک دعوتهم خبت زدنا بخوان
در مثال دال و بهر صاد هم ای پر شعور — قد اجیبت دعوتکما آمد باز دان حصرت صدور
در مثال جیم سیدان کلما نضجت جلود — بشنو از حق در نظیر ثا کما بعدت ثمود

قسم ادغام دال در تا و لام در را

دال را ادغام در تا گر کنی آبا شد روا — لام را ادغام در را هم بشنو جائز ترا
مثل اول ما عبدتم باز ثانی را مثال — گومیت قل رب زدنی از کلام ذو الجلال

قسم ادغام قاف در کاف و بر عکس او

قاف را ادغام اندر کاف جائز قاریان — داشتند همچنان ادغام عکسش را بدان
چونکه نخلقکم مثال قاف در دل یاد دار — هم مثال کاف بشنو تا ترا آید بکار
هیت لک قال معاذ الله اندر مثال — از کلام حق تعالی گومیت ای نیک فال

قسم ادغام تا در ذال

گر کنی ادغام تا در ذال هم جائز بود
چونکه یلهث ذلک آمد در کلام ای معتمد

فصل در قواعد صله ہاے ضمیر و عدم آن

ہاے مضمر را کنم اکنون بیان در گوش آر
سہ بود احوال او گویم ترا تفصیل وار

چون بود مضموم یا مفتوح قبلش آن زمان
واو ساکن ای عزیزم بعد آن مضمر بخوان

در مثالش بشنو از حق أمره إنه
لیک مستثنی بود زین حکم لفظ یرضه

گر بود مکسور قبلش بعد آن ہاے ضمیر
یاے ساکن را بخوانی چون به آید نظیر

ور سکون بعدش بیاید یا اگر ما قبل ای
پس صله ویرا نیاری آن زمان از هیچ شی

چون له الدین ست فمنه عنه آنکه یسیر
در صله آوردنش باشی همیشه در حذر

لیک در فیه مهانا حکم استثنا شمر
بشنو از من این خبر از قاریان معتبر

فصل در قواعد حروف استعلا و حروف مطبقه

گر بیاید در تلاوت حرف استعلا ترا
پس بتفخیمش ادا کن هر کجا یابی ورا

حرف استعلا بیاید هفت حرف ای پرتمیز
خا و صاد و ضاد و طا و ظا و غین و قاف نیز

چار حرف مطبقه زان هفت آمد در شمار
صاد و ضاد و طاء و ظا بود این شد چهار

هر یکی زین چار را مختص بتفخیم است شد
دائما بیدار و باشد بخوانش بر ابد

چون لبالمرصاد دیگر بار قرطاس مثال
اندران تفخیم بشنو از خداے لایزال

فصل در قواعد تفخیم[1] و ترقیق را و لفظ الله

را اگر مفتوح یا مضموم آید در کلام
هم بتفخیمش ادا کن آن زمان ای نیکنام

در مثال فتح بشنو گویمت چون یدعون
در نظیر ضم بیاید چون وکلاهم یشعرون

را و ساکن آید و قبلش فتح یا ضم بود
حکم تفخیمش دران احوال ویرا هم بود

بر سرش آرم مثال این قول رب العلمین
قریة اول بدان و باز قرآن مبین

را اگر مکسور آید پس تو باریکش بخوان
را ساکن را که قبلش کسر باشد همچنان

[1] تفخیم بجاے معجمه حرف را اماله کردن ۱۲ منتخب

در مثال قسم اول لفظ رزقاً یاد دار / بعده فی مریة در قسم ثانی هم شمار
بعد این قسمین آید حرف استعلا اگر / پر بخوان تو حرف را ای نور البصر
چونکه مرصاداً بود هم بازِ قرطاس بخوان / فرقة یستصرخون را نیز در مثلش بدان
قبل راے ساکن آید کسر یا عارض اگر / همچنان حکمش بود مثلش ان ارتبتم نگر
را اگر مرفوع یا مجرور در وقفے بود / نیز قبلش یاے ساکن آن زمان واقع شود
پس بترقیقش ادا کن گوییت ایضاً نظیر / چونکه فیها السعیر میدان بعده نعم النصیر
گر بیاید قبل آن از غیر یا ساکن دو کسر / باز باشد قبل آن ساکن هم از زیر و زبر
پر بخوان هر جا که یابی در کلام بے نیاز / چون لفی خسر است حتی مطلع الفجر است باز
در بود مکسور و قبلش هم بترقیقش بخوان / چونکه عین القطر بشنو از خداوند جهان
لفظ الله را بخوان پر ای پسر در موضعین / فتح یا ضمه بود گر قبل وی ای نور عین
پس عفا الله مثل دان نیز نصر الله را / هر کجا یابی بتفخیمش بخوان گوییم ترا
در بیاید کسر قبلش پس بخوان باریک تر / شد مثل الحمد لله در کلام الله نگر

فصل در قواعد مدات

در عدد آمد حروف مد ثلث ای باخبر / چون الف ساکن که قبلش را اگر دو زبر
واو ساکن آید و آنگاه قبلش ضم بود / یاے ساکن باشد و مکسور قبلش هم بود
هر سه این احرف را در لفظ نوجیها نگر / هم بشنو اسباب مد گوییم ز قول معتبر
نجو مده گر بیابی لے عزیز بے نظیر / یک الف مقدار بکشش در آنجا یاد گیر
مد طبعی و بدل نامش بود ای جان جان / همچنین مسموع گشته در میان قاریان
ور حروف مد اگر آید یکے از واو یا / نیز آید حرف مثلش بعد او ای پر حیا
پس بخوان تو مد طبعی اندران ای پر خرد / مثل قالوا هم وجدنا فی یوم بود
مد تمکین ای برادر نیز نامش یاد دار / این همه قانون را هم از دو لب کن استوار
حرف مد را ملتقی حرف مشدد گر شود / پنج الف مقدار آنجا مد ترا لائق بود
لازم و عدل ضروری این سه باشد یاد دار / ضالون دحاجوت را در مثال آن شمار

بعد آن احراف مد چون همزه آید پدید ❊ همچنان تا سه الف مقدار باید کشید

گر بیک لفظی بیابی مجتمع آن هر دو را ❊ نزد قرا متصل نامش بود گویم ترا

گر بیابی در دو لفظ آن هر دو را ای نیکدل ❊ نزد قرا نام او آن وقت باشد منفصل

باز بشنو منفصل را گویمت تفصیل وار ❊ تا ترا آسان شود دانستنش ای کامگار

در اخیر لفظ اول نیز باشد حرف مد ❊ ابتدای لفظ ثانی باز آن همزه بود

چون سوٓاءٌ بشنو از حق در مثال متصل ❊ باز فیٓ اعناقهم اندر نظیر منفصل

گر شود آخر حرف مد را حرف ساکن متصل ❊ یا شود آن حرف کو بر وقف باشد مشتمل

سه الف مقدار مد در وکشش ای پر فنون ❊ در نظیرش گویمت چون الٓمٓ آلٰئن تفتنون

نام اول مد ساکن نام ثانی ای جوان ❊ لازم و عارض بود در اصطلاح قاریان

بعد هاے مضمره گر همزه آید ای کبیر ❊ هم نباشد حرف ساکن قبل آن های ضمیر

تا بمقدار سه انگشتان بکش مد طویل ❊ چون لهٓ اسریٰ ز مصحف برش آرم دلیل

مد بکش آن وقت هم مقدار آن مد ضمیر ❊ چونکه یٓسٓ و دگر حمٓ آید در نظیر

مد بهر حرف مخفف اسم او موضوع شد ❊ همچنان از راویان معتبر مسموع شد

فصل در قواعد مخارج حروف

در حرف آید مخارج شانزده ای نامور ❊ بشنو از من گویم از قول متین و معتبر

وانکه غنه وصف میم و نون بود از بهر آن ❊ از مخارج منتفی کردم بیان و ذکر آن

همزه و هم ها بود ز اقصاے حلق هم دگر ❊ عین و حا آید برون از اوسطش ای بهره ور

نیز از ادناش خا و غین می آید برون ❊ مذهب مختار نیست و علیه الاکثرون

حرف مد از جوف حاصل میشود ای پر خرد ❊ قاف از اقصی اللسان دار حنک خارج بود

کاف اندک اسفل ست از قاف من حنک اعلیٰ ❊ یاد دارش در دل ای صاحب علم و صفا

درمیان لام وقت نطق از کام بلند ❊ جیم و شین و یا بحرکت بود ای بهره مند

یای ساکن گر بود مفتوح قبلش نیز او ❊ از همان مخرج برون آید بدان ای نیکخو

در کنار آن زبان و یا ز راضراس بلند ❊ لکن تلفظ ضاد هم اینچنین ای هوشمند

ضاد از اطراف خارج میشود تنها وگر
هیچ حرفی زین مکان ناید برون ای خوش سیر

لام[9] از راس اللسان و باز از کام بلند
میشود حاصل عزیزم این سخن بر دل ببند

مخرج نون[10] از مکان لام ای شیرین زبان
اندکے پائین بود از نزد جمع قاریان

از کنار آن زبان کو جانب ظهرش بود
نیز از کام معلے حرف را حاصل شود

قرب مخرج درمیان نون و را[11] باشد بیان
لیک را آید برون از اندکے بالاے آن

طا[12] و تا و دال از بیخ ثنایاے بلند
نیز از راس اللسان ظاهر شوند ای هوشمند

از سر نوک ثنایاے بلند و از زبان
ثا[13] و ظا و ذال را بیرون برآری از دهان

وز بن دندانهاے زیر و از نوک زبان
صاد[14] و سین و زا برون آرند جملهٔ قاریان

وز سر نوک ثنایاے بلند ای مهربان
باز بطن لب اسفل مخرج فا[15] را بدان

واو[16] گر باشد بحرکت از هواے هر دو لب
میشود حاصل بگویم مر ترا ای با ادب

از همین مخرج برون آید مدام و مستقیم
یاے ساکن گر بود مفتوح قبلش نیز هم

فصل در رموزات وقف

در بیان وقف قرآن حافظا گویم کنون
بشنو از من تا ترا در وقف باشد رهنمون

در کلام الله چو یابی میم را پس ای جوان
مگذر از وے گر گذشتی هم کفرست اندر آن

طای سرخی را چو بینی کن تو وقفش اندران
لا به آیه گر مرکب بنگری بگذر از آن

هم به آیه گر مرکب میم یا وقفه بود
یا اگر قف یا صلے یا جیم یا هم زا بود

پس در آن هنگام آیت میشود تابع ورا
عاقلا این نکتهٔ نادر شنو گویم ترا

معنیش میدان که آن آیه بحکمش میشود
در لزوم وقف یا در غیر اداے معتمد

گر نباشد هیچ شی با وے مرکب آن زمان
مستقل پس وقف خوانی بی تامل اندران

گر بیابی جیم جائز باشدت در هر دو چیز
وقف و وصلت لیک اولی بهرست ای ذی تمیز

زا اگر یابی بدانش ای برادر عکس جیم
پس در آن وصلت بود از وقف اولی ای کریم

صاد را هر جا که بینی قاریا بگذر از و
در ضرورت هم روا باشد ترا وقف اندرو

قاف را قد قیل دان وز آنکه نزد قاریان
یقرؤن الوقف ایضاً عنده کل المکان

لیک در روے وصل بہتر عاقلا دائم ترا ست   گر کنی تو وقف در وے پس ترا آنہم رواست

ضید قاف آید قلا ہم مثل طا وقفہ بود   باز وقف سین ہر یک زین نشان سکتہ بود

وقف گر مکتوب یا بی الستی دائم درو   در صلے مکتوب یا بی وصل خوانی اندرو

لا فقط گر آیدت وقفی مکن ہرگز دران   بلکہ لازم باشدت پیوستہ خواندن اندران

گر کنی تو وقف در وے ہم کفرست آنزمان   کن بوصلت از سر کلمہ کہ لا باشد دران

کاف در معنی کذلک آمدہ در ہر مکان   انچہ قبلش وقف باشد ہمچنان آنجا بدان

صاد را وقف ضروری قاریان کردند نام   یاد داری این ہمہ او قاف را در دل مدام

فصل در الفاظیکہ پرسیدہ شوند بطریق امتحان مر حافظانرا

این ہمہ الفاظ از بہر سوال دہم جواب   مجتمع سازم براے طالبان اندر کتاب

ثَمَّ در قرآن بیاید چار جا ای با خبر   ثَمَّ وجه الله ازان اربع شمر لذر بقر

نیز در شعرا بیاید لفظ ثَمَّ الآخرین   در دہر ثَمَّ رأیتَ بازدان ثَمَّ أمین

این چہارم را بسورۂ کوّرت در جزء عم   ہمچنین ہرگز نیاید در کلام محترم

در دو موضع یَومِئذٍ با کسر میمش تو بدان   اول در ہود ثانی در معارج ای فلان

چونکہ خِزْیِ یَومِئذٍ در ہود میدان دگر   مِنْ عَذَابِ یَومِئذٍ را در معارج میںنگر

ذال در قرآن بہ یکجا با دو پیش آمد پدید   دیگرے مثلش ندیدم باز در مصحف مجید

در دو ما من دابۃ چون لَاخُذُ آمد می نگر   در رکوع پنجمش از ہود لے نیکو سیر

لفظ اِسْمٰعِیْل یکجا آمدہ با رفع لام   مثل او دیگر نیاید در کلام اللہ تمام

گر بخواہی بنگرش فی مصحف اللہ الغنی   در اخیر جزو اول در رکوع یا بنی

از لہ قال ای برادر گر کسے پرسد نقل   کان بیاید در رکوع ثالث تلک الرسل

گر کسے پرسد ترا آن سورتے باشد کدام   کاندران یک زیر میخوانی فقط ای نیکنام

پس دران ہنگام الضحٰی تا مل بخوان   قل ہو اللہ در جوابش از کلام اللہ بخوان

گر کسی پرسد عزیزم ثات ثین نون و ثا   یا بپرسد مر ترا از بات بین بون مات

دہ جوابش کان بجز و ہر دہم باشد یسین   در رکوع تاسعش در نور ای صاحب یقین

فیہٖ در مصحف کثیر آمد ولیکن او زکی — لفظ فیہ واحد ست وہمچنان لفظ الذی
اول اندر سورۂ فرقان بود ای مرد دین — سورۂ والفجر اندر لفظ ثانی رابعین
در کلام اللہ یک لفظے بود لفظ الّذین — ہمچنان در موضع واحد فیہا خلدین
لفظ اول رابجز ورابع وعشرین دان — لفظ ثانی را بجز و ثامن وعشرون خوان
وانکہ در تنزیل تجری من کثیر التابعست — لیک تجری تحتہا الانہٰر یکجا واقعست
حافظا این لفظ را وقتے کسے پرسد ترا — گو کہ اندر سورۂ توبہ نگر یابے ورا
گر کسے پرسد ترا لفظ عزیز ذی انتقام — گو کہ آن باشد یکے در مصحف رب الانام
در ومن اظلم اگر جوئی ورا یابے شتاب — در رکوع اولش واللہ اعلم بالصواب

فصل در عذرات ناظم این رسالہ

رفتہ باشد اندرین نظمی اگر سہو وخطا — قصد اصلاحش بفرما اے کریم پر عطا
زانکہ یک باب گلستان در طفولی خواندہ ام — از زبان فارسی من عاجز در ماندہ ام
منتہی شد این رسالہ از عنایات خدا — از زبان ضعف این مسکین عبد اللہ گدا
وہ الٰہی طالبان را زین فوائد منفعت — جامع وہم کاتبش را روز محشر مغفرت
از طفیل سید الکونین ختم المرسلین — ہم طفیل آل واصحابش کبار مہتدین

تمت

پند سود مند

علم کی تحصیل پر کر دل رجوع — پہلے کر قرآن کا نسخہ شروع
بعد اسکے پڑھ تو علم صرف ونحو — لے سبق جتنا نہ کر اسکو محو
پھر حدیث وفقہ تفسیر اے عزیز — پہلے پڑھ جو تجکو ہو عقل وتمیز
کیونکہ اس سے ہوگی عقبیٰ تیری پاک — پاک جب عقبےٰ ہو گیا دنیا سے باک
چھوڑ غفلت وقت بازی کا نہین — پھر نہ پاوے گا تو وقت ایسا کہین

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ سب سے پہلے اپنی عمر کا قیمتی حصہ متذکرہ بالا نظم کے بموجب صرف کرے۔ بعدہ دوسرا علم۔

تعداد سیپاره و سورتها | بسم الله الرحمن الرحیم | ورکوع و سجود

بعد از حمد خدای ذو الکرام   نعت حضرت مصطفی خیر الانام
بشنو ای صاحب تلاوت پاک دین   چند بیتی از من مسکین چنین
تا بر اسرار خدا آگه شوی   واقف از سر کلام الله شوی
هم ز سیپاره رکوع و هم سجود   هم ز سورتها و آیتها ورود
هم ز آداب تلاوت ای جوان   واقف و محرم شوی چون حافظان
هم ز دیگر حالها آگه شوی   همچو مردان راه مرد ره شوی
بی وضو هرگز مخوان قرآن را   لا یمسه را بخوان ای خوش لقا
گفت شخصی یا محمد مصطفی   جملگی چند ست الکتاب خدا
کرد با وی اینچنین احمد خطاب   یکصد و چار آمده جمله کتاب
ده صحیفه یافته آدم صفی   شیث را پنجاه بر ادریس سی
ده صحیفه بر خلیل الله کریم   آمده توریت بر موسی کلیم
وان کتاب عیسی تو انجیل را   هم زبور آمد به داود از خدا
وان تو فرقان بر محمد مصطفی   مصطفی کهف الوری بدر الدجی
مصطفی گفت از زبان خویشتن   امتم را بر تمامی مرد و زن
افضل الطاعات قرآن خواندنست   اهل قرآن اهل الله بی ظن بهست
بشنو ای تالی تو این نظمی ز ما   تا بدانی نام هر سیپاره را
اولین سیپاره الف لام میم   دومی سیقول شد بیشک و بیم
سومی تلک الرسل ای مرد دین   لن تنالوا البر چهارم آمد ببین
پنجمین والمحصنات ای مرد راه   لا یحب الله ششم کن نگاه
هفتمی واذا سمعوا را ببین   پس بدان لو اننا را هشتمین
نه شده قال الملأ از شک بدان   واعلموا ده و یازده یعتذرون

دوازدہ بنگر وما من دابہ [۱۲] — ہم وما ابرئ نفسی سیزدہ [۱۳]
چاردہ شد ربما [۱۴] اے مہر خد — پانزدہ سبحان الذی [۱۵] اسری بعبد
پس بدان قال الم [۱۶] رادہ و شش — اقترب [۱۷] شد ہفتدہ اے ماہوش
ہژدہم بنگر قد افلح [۱۸] اے عزیز — نوزدہ قال الذی [۱۹] اے باتمیز
بستم امن خلق [۲۰] لے جان من — اُتل ما [۲۱] بست و یکم اے خوش سخن
پس و من یقنت [۲۲] بدان تو بست و دو — بست و سہ شد مالی لا اعبد [۲۳]
ہم فمن اظلم [۲۴] بدان بست و چہار — بست و پنج آمد الیہ یرد [۲۵] در شمار
بست و شش حٰم [۲۶] ایجان بخوان — بست و ہفت قال فما خطب [۲۷] بدان
قد سمع اللہ [۲۸] بدان بست و ہشت — ہم تبارک الذی [۲۹] بست و نہ گشت
چون سی ام سیپارہ عم [۳۰] خوانی عیان — بندہ اسمٰعیل را رحمت رسان
در کلام اللہ تو اے شیرین بیان — مقصد وہم چاردہ سورۃ [۱۱۴] بدان
اولین فاتحہ [۱] بقرہ [۲] دوم شدہ — آل عمران [۳] و نساء [۴] و مائدہ [۵]
بعد ازان انعام [۶] وہم اعراف [۷] وان — پس ازین انفال [۸] و توبہ [۹] را بخوان
یونس [۱۰] وہم ہود [۱۱] و یوسف [۱۲] شد ازان — رعد [۱۳] و ابراہیم [۱۴] حجر [۱۵] و نحل [۱۶] خوان
خوان تو اسرائیل [۱۷] زان پس کہف [۱۸] را — مریم [۱۹] و طٰہٰ [۲۰] ازان پس انبیا [۲۱]
حج [۲۲] آمد مومنون [۲۳] و نور [۲۴] نیز — وان تو فرقان [۲۵] نیز شعرا [۲۶] اے عزیز
نمل [۲۷] وان وہم قصص [۲۸] ہم عنکبوت [۲۹] — روم [۳۰] لقمان [۳۱] باز شد سجدہ [۳۲] ثبوت
بنگری زان پس تو احزاب [۳۳] و سبا [۳۴] — فاطر [۳۵] و یٰسین [۳۶] و والصافات [۳۷] را
صاد [۳۸] بنگر زمر [۳۹] را ہم بعد ازان — مومن [۴۰] وہم فصلت [۴۱] شورا [۴۲] بخوان
زخرف [۴۳] آمد بعدہ بنگر ازان — جاثیہ [۴۵] احقاف [۴۶] آمد در قرآن
بعد ازان سورہ محمد [۴۷] باصفات — فتح [۴۸] حجرات [۴۹] قاف [۵۰] و ذاریات [۵۱]
طور [۵۲] ہم نجم [۵۳] و قمر [۵۴] گشتہ پدید — سورۃ الرحمٰن [۵۵] واقعہ [۵۶] ہم حدید [۵۷]
ہم مجادل [۵۸] ہم حشر [۵۹] ہم ممتحن [۶۰] — نیز صف [۶۱] بنگر و جمعہ [۶۲] خوش سخن

هم منافقون و هم تغابن هم طلاق
پس قلم الحاقه قسم آمد یقین
خوان مزمل هم مدثر نیک ذات
دان نبا را هم دگر والنازعات
هم مطففین و انشقت را بخوان
وان زیان پس غاشیه هم فجر را
پس الم نشرح دگر والتین خوان
لم یکن و هم زلزله هم عادیات
هم تکاثر دان و عصر و همزه
بعد ازان ماعون و کوثر کافرون
خوان تو اخلاص و فلق هم ناس را
در قرآن جمله رکوع ای نوجوان
آیت قرآن که جمله دلکش ست
یک هزارش امر یک نهی شدید
یک هزارش در مثال اعتبار
پانصدش بحث حلال ست و حرام
شصت و شش زان هست منسوخ الکتاب
چارده سجده چو آمد در قرآن
هفت سجده فرض آمد بیگمان
حج دان و نیز الف لام میم
بعد ازان سه سجده واجب شد ختم
چار سجده سنت آمد جان من
دان تو انشقت نیز اقرأ زین قبیل

پس شده تحریم و ملک ای با وفاق
هم معارج نوح و هم جن راهبین
پس قیامه دهر زان پس مرسلات
شد عبس هم کورت فطرت ثبات
هم بروج و طارق و اعلی بدان
هم بلد هم شمس و اللیل و ضحی
پس ازان اقرأ و لیل قدر دان
پس بخوان القارعه ای نیکذات
فیل آمد هم قریش ای رشک مه
هم نصر هم لهب بین ای ذوفنون
در حق اسمعیل مسکین کن دعا
پانصد و شصت و شش آمد بیگمان
شش هزار و ششصد و شصت و شش ست
یک هزارش وعده یک دیگر وعید
یک هزارش قصه هاے بے شمار
صد ازان تسبیح و در صبح و شام
ختم شد والله اعلم بالصواب
فرض و واجب هم دگر سنت بدان
سجده رعد و نحل هم سجده دان
غیر اسرائیل و دیگر حا میم
سجده اعراف و مریم صاد هم
سجده نجم و نمل را گوش کن
کرد اسمعیل نظمے بے عدیل

وان لقب آن اسم اللہ ای جوان ‌‌ یکهزار و پانصد آمد بی گمان
حافظا این نظم را بشنو کنون ‌‌ تا ترا در وقف باشد رهنمون
میم وقف لازم ست مگذر ازو ‌‌ گر گذشتی بیم کفر ست اندرو
طا چو وقف مطلق آمد مر ترا ‌‌ مگذرے زو هر کجا یابے ورا
جیم جائز گر گذشتے هم رواست ‌‌ لیک استادان درو اَولیٰ ترست
ز مجوز ایستی اندر خوش ست ‌‌ لیک بگذشتی بسے اَولیٰ ترست
صاد را وقف مرخص خوانده اند ‌‌ ایستند در وے اگر در مانده اند
قاف وقفست و توقف کن دران ‌‌ لیک رخصت شد گذشتن هم ازان
ضاد را وقف ضروری گفته اند ‌‌ لیک این معنی بسے دُر سفته اند
لا اگر باشد علامت اندرو ‌‌ نیست وقفے مر ترا مگذر ازو
گفت اسمٰعیل بهر حافظا ‌‌ تا بدانی وقف ها را بے خطا
پس بدین ترتیب خوان احزاب را ‌‌ گشت روشن از نبی اصحاب را
مولوی یعقوب چرخی ای فتا ‌‌ کرده بود این نسخه از بهر خدا
اخذ حافظ دین بخاری با کمال ‌‌ این سند میداشت ای صاحب جمال
همچنین منزل بمنزل ای جوان ‌‌ آمد از پیغمبر این ترتیب هان
که بهر ختم قرآن با صفا ‌‌ کرد این ترتیب آن شاه هدیٰ
روز جمعه پس ز الف لام میم ‌‌ خوانده تا انعام آن خلق عظیم
روز شنبه ز اول انعام هان ‌‌ تا با آخر توبه خوانده بے گمان
روز یکشنبه ز یونس کان جود ‌‌ تا سر طٰه تلاوت می نمود
از سر طٰه دو شنبه را بخواند ‌‌ چون قصص آخر شده پس باز ماند
در سه شنبه عنکبوت آغاز کرد ‌‌ صاد آخر خواند قرآن باز کرد
چار شنبه ز مر خواندے بیگمان ‌‌ این طریق ختم او بود ست هان
پنجشنبه را شروع از واقعه ‌‌ ختم قرآن می نمود آن شاه ما

جمعه از ث ۱۲

اینچنین ترتیب احزاب ست ہان | از محمد بر ہمہ اصحابیان
ہر کہ قرآن را بدین ترتیب خواند | حاجتش گشتہ روا دل شاد ماند
بہر ہر حاجت کہ خوانی ختم این | سرخرو مانی تو در دنیا و دین
حاجت ساز در روا بیشک خدا | از برای جان پاک مصطفیٰ
یاد کن تو بعد ختم ای خوش لقا | با دعای خیر اسمٰعیل را
بشنو ترتیب ختمی ای جان من | گر تو حافظ ہستی این را حفظ کن
روز جمعہ خوان ز سورۂ فاتحہ | پنج و پاؤ سیپارہ دان تا مائدہ
روز شنبہ خوان ز سورۂ مائدہ | تا بہ یونس پنج سیپارہ شدہ
روز یکشنبہ ز یونس ای جوان | تا بہ اسرائیل پاؤکم چار دان
روز دوشنبہ ز اسرائیل خوان | تا بہ شعرا چار پاؤ بالا بدان
خوان سہ شنبہ را ز شعرا تا مدار | تا بہ والصافات شد سیپارہ چار
چارشنبہ را ز والصافات خوان | تا ز سورۂ قاف سہ جز ثم دان
پنجشنبہ را ز سورۂ قاف گیر | ختم کن قرآن ای روشن ضمیر
پاؤ بالا چار سیپارہ بدان | نظم اسمٰعیل را کن حرز جان
ہر کہ خواند اینچنین قرآن را | در میان حفظش گہی ناید خطا
ہم ثواب و مژدہ یابد بی شمار | یک شمردن کی توانم از ہزار

فضیلت تلاوت قرآن شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کی تلاوت نماز کے اندر کھڑا ہو کر کرے اُسکو ہر حرف کے بدلے مین سو نیکیونکا ثواب ہوگا اور جو بیٹھکر پڑھے ہر حرف پر پچاس نیکیونکا ثواب ہوگا اور جو شخص نماز مین نہو اور با وضو تلاوت کرے پچیس نیکیونکا ثواب پاویگا اگر بے وضو پڑھیگا تو دس نیکیونکا ثواب ہوگا افضل یہ ہی کہ رات کو اکثر تلاوت کرے کہ اُسوقت جمعیت دل کو زیادہ ہوتی ہے

رسالہ معروف بسم اللہ الرحمن الرحیم بہ مخارج الحروف

سب تعریف اللہ کے واسطے ثابت ہے اور صلوٰۃ اور رحمت بیشمار ہمیشہ اللہ سبحانہ
نازل کرے اپنے نبی پیارا اپنے مقبول پر کہ ساری مخلوقات سے اُنکو پسند اور قبول
کرلیا ہے وہ نبی مقبول محمد ہین اور اُنکی آل اور اصحاب پر اللہ سبحانہ باران رحمت کا
برساوے اور قرآن کے قاریون پر اور قرآن کے دوستدارون پر باران رحمت کا
برساوے بعد اسکے علی جونپوری فائدہ عام کیواسطے حروف قرآنی کے مخارج
کا بیان اس طور پر کرتا ہے اور اُسکا ایک نقشہ بطرز جدید اسطرح سے لکھتا ہے کہ
ہر ایکسکی سمجھ مین باسانی آجاوے اور بسبب مختصر ہونے کے ہر کوئی ان حرفون کو
اول سے آخر تک دیکھ جاوے اور یاد کرے تو حروف کی صفات اور تجوید کے سارے
قاعدون کے دریافت کرنے کا جسکو شوق ہووے شرح ہندی جزری وغیرہ
کتابون مین دیکھے شرح حرفون کے معتبر قول کے موافق شروع ہین اور مخرج کے
پہچاننے کا طریق یہ ہے کہ جس حرف کا مخرج دریافت کرنا ہو اسکو ساکن کرے
اور اسکے شروع مین ہمزہ ملاوے جسطرح سے اب اج جس مقام مین آواز
موقوف ہووے وہی اُس حرف کا مخرج ہے اب ہم مخرج کا بیان مقدمہ جزری اسکی
شرح کے موافق شروع کرتے ہین پہلا مخرج حلق اور منھ کا جوف یعنی درمیان خالی
مین ہے سو الف حرف جوفی کا ہے کہ حلق جوف سے نکلتا ہے اور منھ کے کسی جز سے
لگاؤ نہین رکھتا اور الف کی دونون بہن واو اور یا بھی جو مدہ ہون جوف سے نکلتے ہین
اور یہ الف اور واو اور یا تینون مد کے حرف ہین کہ ہوا پر تمام ہوتے ہین اب جاننا چاہیے
کہ جسوقت واو ساکن ہو اسکے پہلے پیش اور یا جو ساکن ہو اسکے پہلے زیر تب انکو مدہ او
حروف مد بولتے ہین اور الف ہمیشہ مدہ رہتا ہے یعنے خود ہمیشہ ساکن رہتا ہے اور اسکے
پہلے زبر ہوتا ہے تو یہ تینون حرف مد کے ہین انکی آواز ہوا پر تمام ہوتی ہے منھ اور حلق
کے کسی جز پر نہین ٹھہرتا سو الف کا حال بدلتا ہی نہین اور اُسکا مخرج ہمیشہ

جوف ہے اور واو و یا مدہ ہوتے ہین تب اُنکا مخرج بھی جوف ہوتا ہی اور نہین تو
اُن دونون کے بھی دو مخرج جدا ہین جیسا کہ معلوم ہوگا اور سیبویہ کہتے ہین کہ الف ہمزہ
کے مخرج سے نکلتا ہے یعنے الف ہمزہ کے مقام سے شروع ہوتا ہی اور ہوا پر تمام ہوتا ہی
اور وہ واو و یا مدہ ہے اُسکے ادا کرنے کی حقیقت یہ ہی کہ اُسکی آواز کا شروع اُسکے
مخرج سے ہوتا ہی اسطرح پر کہ واو اور یا اُٹھا جاتا ہے بعد اسکے ہوا پر تمام ہوتا ہی مانند
یا اسوء اور اذا انا کے اور الف جوف سے اور سیبویہ کے قول کے موجب ہمزہ کے
مخرج سے شروع ہوتا ہی اور ہوا کی تمامی پر تمام ہوتا ہے مانند تا کے اور یہ بات اُس پر
کھلتی ہے جو عرب کے معتبر قاری سے سُنتا ہی **فائدہ** مخرج کے بیان مین یہ قاعدہ
مقرر ہے کہ جس حرف کا مخرج مقدم ہوتا ہے یعنی سینے کے نزدیک ہوتا ہے اُسکا
ذکر پہلے کرتے ہین اسی قاعدے کے موجب جزری نے ہمزہ سے یا تک ترتیب کے
ساتھ بیان کیا ہے اور ہم بھی اُسی ترتیب کے ساتھ بیان کرتے ہین خوب یاد رہے
جو حرف پہلے مذکور ہوگا وہ بہ نسبت دوسرے کے سینے کے نزدیک ہوگا گو کہ ایک بال
برابر ہو اور جو پیچھے مذکور ہو وہ بہ نسبت دوسرے کے سینے سے دور ہوگا منہ کی طرف
ہٹ کے گو بال ہی برابر ہو **فائدہ** اب ایک بات بڑے فائدہ کی ہی اُسکا یاد رکھنا
بہت ضرور ہی وہ یہ ہی کہ جب آدمی کسی لفظ کے بولنے کا ارادہ کرتا ہی تب اللہ تعالی کے حکم
سے زبان آدمی کی جو اُسکے ارادے کی تابع ہے جس لفظ کا ارادہ کرتا ہی اور جس حرف
کا خیال اُسکے دل مین جمتا ہے اُسکے مخرج پر خودبخود پہونچ جاتی ہے اور اس مُلک
کے آدمی کے خیال مین چونکہ اس مُلک کی زبان کے موافق حرفون کا خیال جما ہے
جب قرآن کے حرفون کو عرب کے مخرج سے غافل ہوکے ادا کرنا چاہتے ہین تب زبان اس
مُلک کے مخرج پر خودبخود پہونچ جاتی ہی مثلاً جیم کا مخرج عربی زبان مین بیچ بیچ زبان کا
اور اوپر کے تالو سمیت ہی اور ہندی زبان مین جیم کا مخرج ثنایاے علیا کی جڑ اور زبان
کی نوک سے ہے تو جب اس ملک کا آدمی کتاب مین جیم کا مخرج پڑھ کے عرب کے مخرج سے
غافل ہوکے جیم کہنا چاہتا ہی تب جیم ثنایاے علیا کی جڑ اور زبان کی نوک سے

بے اختیار ادا ہوتا ہے اور وہ جانتا ہی کہ جیم ادا ہوا ایسا ہی سب حرفون کا حال ہے
تو بہتر یہ ہی کہ مثل لڑکون کے نا واقف بنکے اپنے ملک کی آواز کا خیال چھوڑ کے
عرب کے مخرج کا خیال کر کے جیسا کہ کتاب مین لکھا ہی حرف کو ادا کرے تا کہ حرف
صحیح نکلے اور جس زبان مین قرآن اترا ہے اُس زبان مین پڑھا جاوے اور اللہ تعالی
کی اطاعت اور رسول مقبول کی اتباع پوری نصیب ہو کیونکہ اسلام کے سارے فرقون کا
اتفاق ہی کہ قرآن عربی ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہین پس غفلت کی بلا مین چونکہ بہت سے
لوگ گرفتار ہین اسواسطے اس مضمون کا گوش گزار کرنا ضرور رہا **دوسرا مخرج**
اقصی حلق کا یعنے حلق کی تمامی سینہ کی طرف سو اقصائے حلق سے نکلتا ہے ہمزہ
اور ہا **تیسرا مخرج** بیچ حلق کا ہے سو اُس سے عین اور حائے مہلتین نکلتے ہین مہملہ
کہتے ہین بے نقطہ کو **چوتھا مخرج** ادنی حلق کا ہی یعنے حلق کی تمامی منہ کی طرف سو ادنی
حلق مخرج غین اور خاے معجمتین کا ہی معجمہ کہتے ہین نقطہ دار کو **پانچوان مخرج** اقصی زبان کا
ہے یعنی تمامی زبان کی حلق کی طرف اور وہی زبان کی جڑ ہے اقصے زبان کا اور پر
تالو سمیت جو زبان کی جڑ کے برابر ہے مخرج قاف کا ہے **چھٹا مخرج**
وہی اقصی زبان کا قاف سے کچھ نیچے منھ کی طرف اُتر کے یعنی زبان کی بیچ اور جڑ
کے درمیان مین اوپر کے تالو سمیت جو زبان کی جڑ کے برابر ہی مخرج کاف کا ہی اور ان دونون
حرفون کو لہویہ کہتے ہین اسواسطے کہ لہاۃ کے پاس سے نکلتے ہین لہاۃ بلام مفتوح
ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جو حلق کے اوپر کھانا اُترنے کی راہ پر ہوتا ہی اور اُسکو ہندی مین گھانٹی یا کوا کہتے ہین
ساتوان مخرج بیچ بیچ زبان کا ہی اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی سو وہ مخرج
جیم اور شین معجمہ اور اُس یا کا ہے جو مدہ نہین ہے **فائدہ** واو الف یا کو حرف علت
کہتے ہین اور واو کو پیش کی بہن الف کو زبر کی بہن یا کو زیر کی بہن کہتے ہین یعنی واو
پیش کے موافق اور الف زبر کے موافق اور یا زیر کے موافق ہی تو جب حرف علت
کا جو مذکور ہوا ساکن ہو اُسکے پہلے کے حرف کی حرکت اُسکے موافق ہو تب اُسکو مدہ
کہتے ہین حرکت کہتے ہین زیر زبر پیش کو **آٹھوان مخرج** زبان کے دونون طرف کے کنارون سے

ایک طرف کا کنارہ خواہ داہنا ہو خواہ بایان مخرج ضاد معجمہ کا ہی اور ضاد معجمہ نکلتا ہے زبان
کے دو کنارون مین سے ایک کنارے سے جو زبان کی جڑ کے نزدیک ہے جبکہ نزدیک ہوئین
دونون سی ایک کنارے اضراس سی جسے ہندی مین ڈاڑھ اور چوہڑ اور کچلی کہتے ہین وہ ڈاڑھ
اور کنارہ داہنے کا ہو یا بائین کا اور بائین سی اکثر نکالتے ہین اور یہ آسان ہی اور داہنی سے
کم نکالتے ہین اور یہ دشوار ہی مگر دونون طرف سے نکالنا درست ہے یہان مراد
ہے اوپر کی ڈاڑھ سے **فائدہ** آدمی کے بتیس دانت ہین سولہ ۱۶ اوپر کے مسوڑھون
سے لگے ہوئے اور سولہ ۱۶ نیچے کے مسوڑھون سے لگے ہوئے اور ہر ایک کا نام جدا جدا
مقرر ہی ثنیہ اور ثنایا یہ دونون اگلے چارون دانتون کا نام ہے جو دو اوپر سے کے
ثنایا علیا اور دو نیچے کے ثنایا سفلے کہلاتے ہین اور رباعیہ را مفتوح اور با کی
تخفیف کے ساتھ چار ۴ دانت ہین کہ چارون پہلو مین چارون ثنایا کے ایک ایک
ملے ہوئے ہین اور رباب کی جمع انیاب ہی اور اضراس بتیس دانت کہلاتے ہین
اسمین سے ضواحک چار ۴ وہ بھی ایک ایک چارون پہلوؤن مین چارون انیاب کے ملی ہوئے
ہین اور طواحن بارہ ۱۲ ہین کہ ضواحک کے چارون پہلوؤن مین سے ہر پہلو کیطرف تین تین ہین
اور نواجذ چار ۴ ہین کہ طواحن کے آخر مین اُنکے چارون پہلو سے ایک ایک ملی ہوئے ہین
نوان مخرج مخرج لام کا ہی زبان کے دونون کنارون مین سے ایک کنارے
کا ادنی آدھا کہتے ہین زبان کے کنارے کو منھ کی طرف سو مخرج لام کا زبان کے ادنی سے
زبان کے کنارے کی تمامی تک جو زبان کی جڑ کی طرف ہی اور اوپر کے تالو کے اس
مسوڑھے سمیت جو ضاحک اور رباب کے اوپر ہے وہ مسوڑھا نہین جو رباعیہ اور
ثنیہ کے اوپر ہے یعنے جیسا کہ مخرج ضاد کا زبان کے اُس کنارے سے ہی جو زبان کی
جڑ کے نزدیک ہی ویسا مخرج لام کا زبان کے اُس کنارے سی لیکے جو منھ کی طرف ہے
زبان کے کنارے کی تمامی تک ہے جو زبان کی جڑ کی طرف ہی اور اسکی حقیقت یہ ہے
کہ زبان کے ادنی کنارے سے اور مسوڑھے مذکور سے لام نکلتا ہے اور زبان
کے کنارے کی تمام تک زور پڑتا ہے اور لام حرف منحرفہ مین سے ہے

که اُسکے ادا کرتے وقت زبان اوپر کی طرف پلٹتی ہو **دسوان مخرج** نون کا
مخرج ہو زبان کے کنارے یعنے سرسے اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہے
یعنی نون کے مخرج کو لام کے مخرج سے کچھ نیچے اُتارے یعنے منھ کی طرف اتارے
اور زبان کے آور دو نون ثنایاے علیا کے مسوڑھون سے جو اُسکے برابر ہو ادا کرے
گیارھوان مخرج را، مہملہ کا مخرج ہو اور وہ نون کے مخرج کے نزدیک ہے
لیکن زبان پشت مین داخل زیادہ ہو خلاصہ یہ ہے کہ مخرج را کا زبان کی پیٹھ ہے
زبان کے سر کی طرف سے اور دو نون ثنایاے علیا کے مسوڑھے سے
جو اُسکے برابر ہے نون کے مخرج کے قریب لیکن را زبان کے سر کی طرف
کی زبان کی پیٹھ سے نکلتی ہے اور نون زبان کی سر کی طرف کے اوپر کی طرف سے
نکلتا ہو اور لام کی طرح سے را بھی حروف منحرفہ مین سے ہی **بارھوان مخرج**
طاے مہملہ اور دال مہملہ اور تاے فوقانیہ کا مخرج ہو جس تا کے اوپر دو نقطے ہین
اُسکو تاے فوقانیہ کہتے ہین یہ تینون زبان کے کنارے کے درمیان مین اور
ثنایاے علیا کی جڑ کے درمیان مین جو کچھ ہو اُس سے نکلتے ہین اور اُنکے نکلنے کے
وقت زبان کا کنارہ اوپر کے تالو کی طرف بڑھنے والا ہوتا ہے **تیرھوان مخرج**
صفیرہ حرفون کا مخرج ہے اور حروف صفیرہ یعنی صاد اور سین مہملتین و زاے معجمہ
زبان کے کنارے یعنے سر کے درمیان اور ثنایاے سفلی کی جڑ کے درمیان
مین جو کچھ ہے اُس سے یہ تینون نکلتے ہین یعنے دو نون کے درمیان سے نکلتے ہین
چودھوان مخرج مخرج ظا اور ذال معجمتین اور ثاے مثلثہ یعنی تین نقطے والی کا
ثنایاے علیا ہے اس طور سے کہ یہ تینون نکلتے ہین زبان کے کنارے اور ثنایاے
علیا کے کنارے سے **پندرھوان مخرج** فا کا اُس کا بیان یہ ہو کہ نیچے کے
ہونٹھ کے شکم اور ثنایاے علیا کے کنارے سے فا نکلتی ہے
سولھوان مخرج دو نون ہونٹھ ہین اور اُن سے تین حرف نکلتے ہین واو
اور باے موحدہ اور میم اس طور سے کہ واو کے ادا ہوتے وقت

دونون ہونٹھ لپٹتے نہین بلکہ کھلے رہتے ہین اُسکے ادا کی یہ حقیقت ہے کہ پیش کے طور دونون ہونٹھ آگے کو نکلتے ہین اور اُنکے درمیان مین سوراخ رہتا ہے چاہے واو کو زبر زیر پیش ہو چاہے جزم اور تشدید ہر وقت یہی حال ہے اور با اور میم کے ادا ہوتے وقت دونون ہونٹھ ملے اور لپٹ جاتے ہین **سترھوان مخرج** خیشوم یعنے ناک کا بانسا اور خیشوم غنہ کا مخرج ہے **فائدہ** غنہ کے معنے لغت مین زم کرنا آواز کا اور ناک کی اور تجوید کی بولی مین اُس صفت کو غنہ کہتے ہین جو نون اور میم ساکن مین اخفا اور ادغام کی حالت مین پائی جاتی ہے اور اسکی حقیقت کھلتی ہے ناک پکڑکے دباکے آواز کرنے مین اور نون اور میم اخفا اور ادغام کی حالت مین اپنے اصل مخرج سے پھر کے ناک کے بانسے سے نکلتے ہین جیسا کہ واو اور جو مدہ ہوتے ہین جوف سے نکلتے ہین اور جو مدہ نہین ہوتے وہ جوف سے پھر کے اپنے اصلی مخرج مین پھر پہنچتے ہین **فائدہ** شرح حروف کے خوب سمجھ مین آجانیکے واسطے جو ہمنے نقشہ مخارج کا لکھنا چاہا تو ایک ہی نقشے مین سب حرفون کے مخارج کا سمجھانا مشکل معلوم ہوا کیونکہ ہر حرف کے نکالتے وقت زبان کا مقام اور دانت اور ہونٹھ کا حال بدلتا ہے اسیواسطے آٹھ نقشے لکھنے کی ضرورت ہوئی جسمین بعضے بعضے نقشون مین تین زبان لکھنے کی حاجت پڑی اب اون نقشون کو اس رسالے کے مضمون سے ملا ملا کے سمجھین سمجھاوین اور ہر ایک حرف کے ادا کے وقت زبان کی نسبت اور بلند ہونے کی بھی صورت لکھدی اب اُن نقشون کی صورت شروع ہوئی

	دیکھو نقشہ مندرجہ صفحہ ۸۸	

پہلا نقشہ۔ اس نقشے مین سارے آلات اور مخارج کا نام لکھا ہے اور اسکے بعد کے نقشون مین الآت اور مخارج کا نام نہ لکھا تاکہ بتدی کے یاد کی شناخت ہو

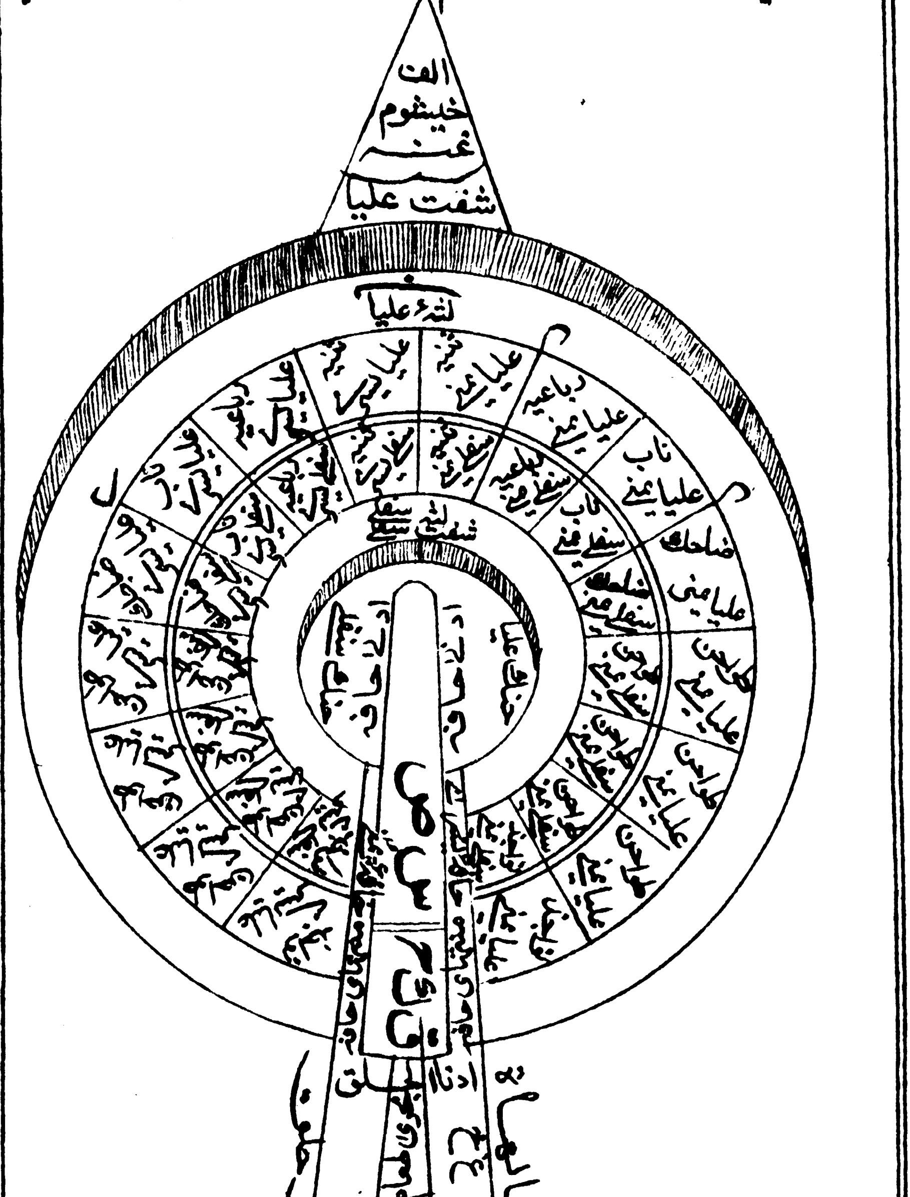

دوسرا نقشہ۔ اس نقشے مین اوپر کے اضراس سے جو پانچ دانت ایک طرف ہین اور زبان کے
حافہ سے داہنے بائین دونون طرف سے ضاد معجمہ نکلا ہی اور زبان کو ارتفاع اور اطباق ہوا ہے
یعنے زبان اوپر کے تالو کی طرف بلند ہوئی اور اوپر کے تالو سے لگی ہی اور زبان کے سر سے
اور ثنایاے علیا کی جڑ سے طا اور دال اور تا نکلتے ہین اور زبان کو اطباق ہوا ہی۔

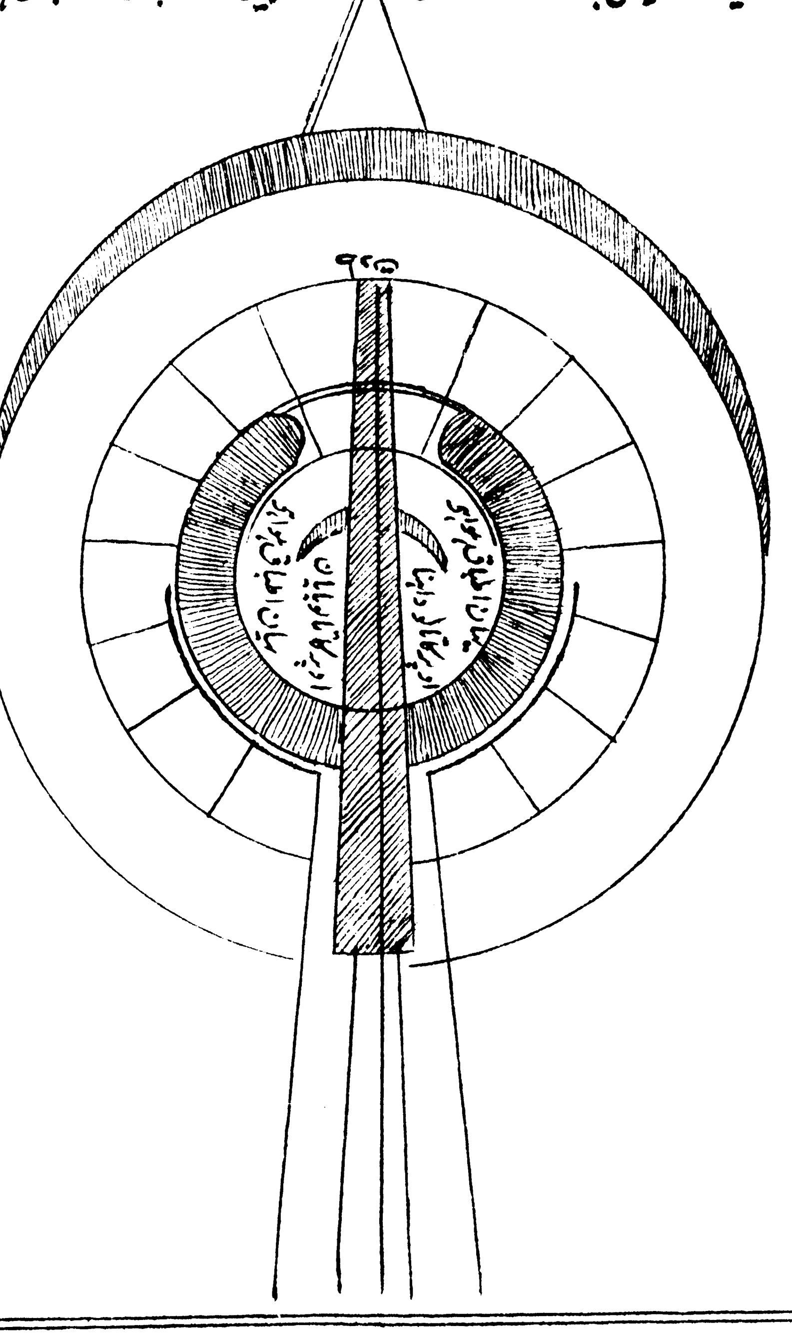

تیسرا نقشہ - اس نقشے مین اوپر کے تالو کی طرف کے ضاحک اور ناب کے مسوڑھے اور زبان کے ادنی کنارے سے دولون طرف سے لام نکلا ہے اور زبان اوپر کیطرف کو لپٹی ہے اور زبان کے سرا اور ثنایای سفلی کی جڑ سے ص س ز نکلی ہین اور ص کے ادا کے وقت اطباق ہوا ہے اور دولون ہونٹھ تلے اوپر لپٹ کے ب ا اور م نکلی ہے

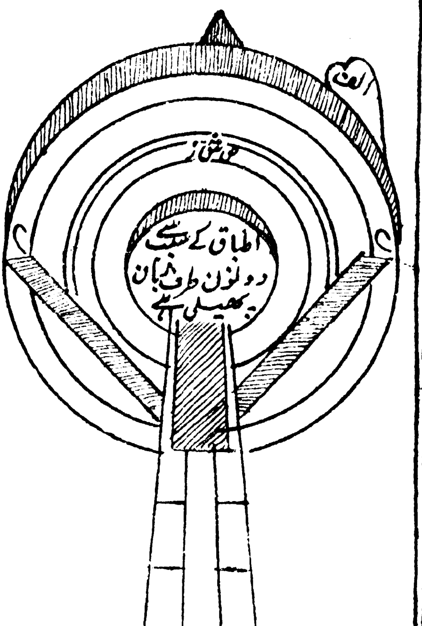

چوتھا نقشہ - اس نقشے مین ق ک کے ادا کے وقت اقصی زبان کا اوپر کی تالو سے جو لہاة کے پاس ہے ملا ہے اور زبان کے اور ثنایاے علیا کے سر سے ظ ذ ث نکلے ہین اور دولون ہونٹھ ملکے اس طور پر کہ دولون ہونٹھ کے درمیان مین سوراخ رہا ہے واو نکلا ہے -

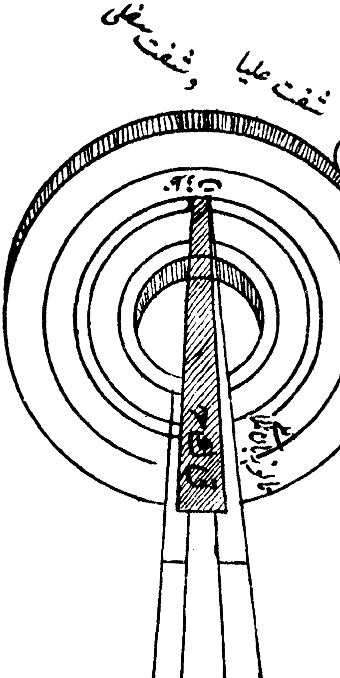

پانچوان نقشہ۔ اس نقشے مین ثنایاے علیا کے مسوڑھے اور زبان کے سر سے نون نکلا ہے۔

چھٹا نقشہ۔ اس نقشے مین زبان کے سر کے طرف کی زبان کی پٹھہ اور دونون ثنایاے علیا کے مسوڑھے سے جو اسکے برابر ہو راے مہملہ نکلی ہو اور زبان اوپر کی طرف پلٹی ہے۔

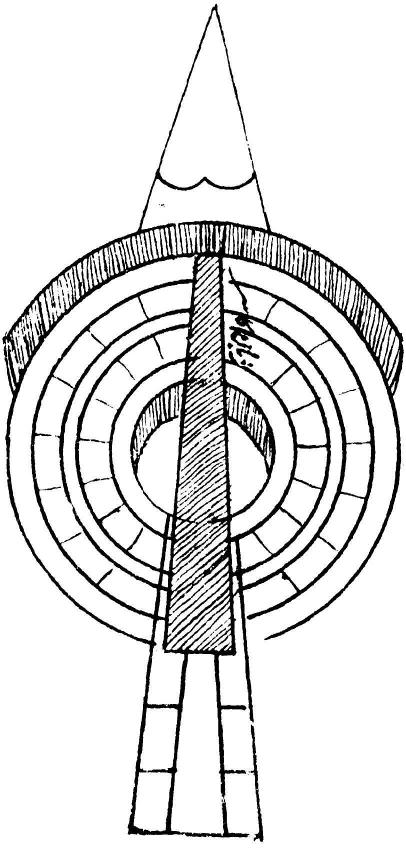

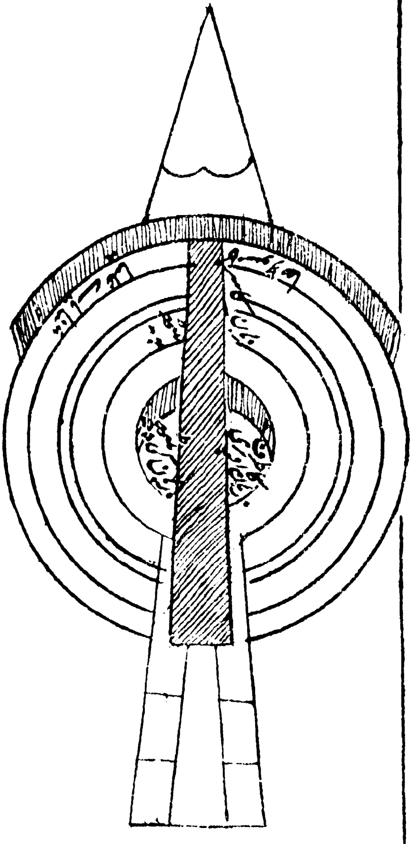

ساتوان نقشہ اس نقشے مین مستفلہ حرفون کے اداکرتے وقت جو مرقق یعنے باریک ہین زبان کو انحطاط ہوا ہی یعنی زبان نیچے کے تالو کی طرف پست ہوئی ہی اور الف اور واو اور یا جو مدہ ہین جسطرح قالوالی سو جوف سے نکل کے ہوا پر تمام ہوی ہین ۔

آٹھوان نقشہ ۔ اس نقشے مین استعلا کے حروف جو خُصَّ ضَغطٍ قِظ کے لفظ مین جمع ہین اور وہ پُر ہین اُنکے اداکرتے وقت زبان کو ارتفاع ہوا ہی یعنے زبان تالو کیطرف کو بلند ہوئی ہی اور ثنایاے علیا کے کنارے اور نیچے کے ہونٹھ کے پیٹ سے فا نکلی ہی ۔

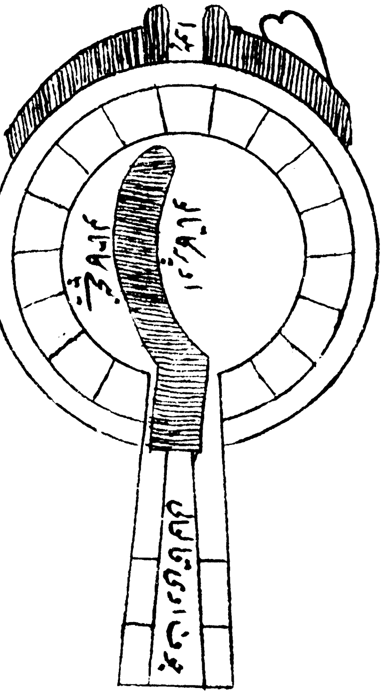

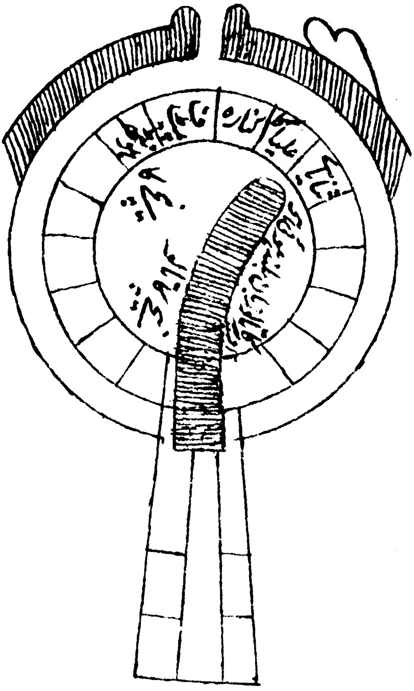

وصلی اللہ علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وذریاتہ اجمعین

تمت

رسالۂ پُر فوائد یعنی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | منافع قاریان

بعد حمد رب العالمین و نعت سید المرسلین کے حاجی محمد ہاشم علی مہتمم مطبع ہاشمی خدمت مین بھائی مسلمانون کے التماس کرتا ہی کہ فضائل پڑھنے اور پڑھانے قرآن مجید کی بہت ہی مختصر کرکے لکھتا ہون - ا - حدیث شریف مین آیا ہی کہ قرآن شریف پڑھنے والے کو ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیان ملین گی چنانچہ ترمذی شریف اور دارمی مین روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے ایک حرف قرآن مجید سے پس اُسکو نیکی ہی برابر دس نیکیون کے کہتا ہون مین الم ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف ہی حدیث صحیح مین ہی تم مین اچھا وہ شخص ہی جو سیکھے اور سکھاوے قرآن کو ابن صلاح کہتے مین کہ قرآن کا پڑھنا کرامت خاص ہی انسان کیواسطے فرشتون مین یہ وصف حاصل نہین ہے اسلیے مشتاق سننے کے انسان سے ہوتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی جو شخص قرآن پڑھے اور اُسپر عمل کرے تو اُسکے ماں باپ کو قیامت مین تاج پہنایا جائیگا کہ اُسکی روشنی سورج کی روشنی سی بہت اچھی ہوگی حدیث صحیح مین مذکور ہی کہ جس کھال مین قرآن ہو آگ اُسمین اثر نہ کرے یعنی جسکو قرآن شریف یاد ہوگا اُسکے دل مین آگ اثر نہ کریگی جنت مین شاد ہوگا آداب تلاوت بعد مسواک اور وضو کے مکان پاک مین با خلوص نیت رو بقبلہ بیٹھے اور مسجد ہو تو بہتر ہی اور قرآن شریف اونچی طاہر چیز جیسے رحل وغیرہ پر رکھے اور پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کہنے کے ساتھ خضوع اور خشوع قلب کے ترتیل سی تلاوت کرے اور سوائے سورہ توبہ کے ہر سورہ کے اول مین بسم اللہ کہہ لیا کرے اور اسطرح اگر اثنا تلاوت مین کوئی بات کرے تو جب تلاوت شروع کرے بسم اللہ کہہ لے اور تصور کرے کہ مین خدا سے کلام کرتا ہون اور گویا کہ اُسکو دیکھتا ہون اور جو یہ نہو سکے تو جانے کہ وہ مجھو دیکھتا ہی اور اوامر و نواہی فرمایا ہی اور آیت بشارت پر خوش ہووے اور آیت ترہیب پر ڈرے اور روے اور اگر رونا نہ آوے تو رونے پر رووے اور اگر اسپر بھی رونا نہ آوے

تو صورت رونے کی بناوے اور بے وضو قرآن نہ چھوئے مگر جزدان اور غلاف علحدہ مین درست ہے اور پڑھنا بے وضو جائز ہے اور بعض کتابو نین جو بے وضو چھونا لکھا ہے اُسپر فتوی نہین بلکہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ بے وضو والے کو آستین سے بھی چھونا مکروہ ہے اور خلاصہ مین لکھا ہے کہ یہ قول اکثر علما کا ہے اور اسیطرح دامن چادر وغیرہ سے بھی جو کپڑا متعلق بدن چھونے والے سے ہو تنبیہ تلاوت قرآن مجید مین الفاظ کی صحت اور اعراب کا خیال بہت رہے نہین تو نیکی برباد گناہ لازم ہوجاتا ہے چنانچہ بعض مواضع مین اختلاف اعراب سے خوف کفر ہے اور نماز فاسد ہوتی ہے بسبب فساد معنی کے جیسے سورۂ فاتحہ مین اَنْعَمْتَ کی ت کو زبر ہے معنے اُسکے ہین انعام کیا تو نے جو پیش پڑھو تو معنی بگڑ جائین یعنی انعام کیا مینے اور سیپارۂ الم ۵ا رکوع مین ہے وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ابراہیم کی میم کو زبر اور رَبُّهٗ کی بے کو پیش ہے معنے یہ ہین جب جانچا ابراہیم کو اُسکے ربنے اور جو میم کو پیش اور بے کو زبر پڑھے تو اُلٹے معنے ہو جائین یعنے جانچا ابراہیم نے اپنے رب کو معاذ اللہ اور سیپارۂ سیقول کے ۲ا رکوع مین ہے وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ داؤد کی اخیر دال کو پیش ہے اور جالوت کی ت کو زبر معنی یہ ہین مار ڈالا داؤد نے جالوت کو جو دال کو زبر اور ت کو پیش پڑھو تو معنے اُلٹ جائین یعنے مار ڈالا داؤد کو جالوت نے نعوذ باللہ اور سیپارۂ تلک الرسل کے ۱۳ رکوع مین ہے وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ عین کو زیر ہے معنے یہ ہین اور اللہ دونا کرتا ہے اور جو زبر پڑھے تو کفر کے معنی ہو جائین یعنی اللہ دونا کیا جاتا ہے اور سیپارہ سبحان الذی کے پہلے رکوع مین ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ ذال کو زیر ہے معنے یہ ہین اور ہم عذاب نہین کرتے اور جو ذال کو زبر پڑھو معنے بُری ہو جائین یعنی ہم عذاب کیے نہین جاتے اور سورۂ طٰہٰ یعنے سولھوین سیپارہ کے ۵ا رکوع مین ہے وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ میم کو پیش اور بے کو زبر ہے معنی یہ ہین اور نافرمانی کی آدمؑ نے اپنے رب کی اور جو میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھے کفر کے معنے ہو جائین یعنی نافرمانی آدمؑ کی کی اُسکے رب نے نعوذ باللہ اسی طرح بہت جگہ ہے اور اسی طرح حروف اور الفاظ کے گھٹا دو بڑھانے سے معنے بگڑ جاتے ہین اور قریب کفر کے ہو جاتے ہین اسی واسطے لازم ہے کہ معلم اُستاد کامل خصوص حافظ سے قرآن پڑھے اور قرآن کا صحیح ہونا بھی بہت ضرور ہے تاکہ ناظرہ مین الفاظ اور اعراب مین غلطی نہ پڑے اللہ تعالی ہم سب کو توفیق خیر عنایت فرماوے اور خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین۔ جاننا چاہیے

کہ وقف کہتے ہین ٹھہرنے کو آخر کلمے پر اور اُسپر سانس بھی توڑنا سو اگر آخر کلمہ پر ٹھہرین اور
دم نہ توڑین تو وقف نہ کہلائیگا اور وقف تین طرح پر ہی پہلا اسکان یعنی ساکن کرنا آخر کا
اور یہ قسم اور اقسام کی نسبت اصل ہی اسواسطے کہ غرض وقف سے بجہت گرانی حرکت کی قاری پر
تخفیف ہی اور یہ قسم سب جگہ جاری ہوتی ہی یعنی زبر زیر پیش خواہ بنائی ہو خواہ اعرابی حالت
پیش اور زیر اعرابی مین حرکت اور تنوین دونونکو گراتے ہین وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ وَمَنۡ یَّتَوَلَّ
وَّلَا نَصِیۡرٍ اور زیر اعرابی مین جب تنوین نہو تو حرکت گراتے ہین جیسے قَالُوا الۡحَقَّ اور نہین تو حرکت
باقی رکھتے ہین اور تنوین کو الف سے بدلتے ہین خواہ تنوین مرسوم بالف ہو جیسے عَلِیۡمًا خواہ
نہین جیسے بِنَآءً اور حالت پیش اور زبر اور زیر بنائی مین حرکت گراتے ہین مثل مِنۡ قَبۡلُ وَاَخۡرَجۡنٰكَ
وَهٰٓؤُلَآءِ دوسرا روم اور وہ موقوف علیہ کو ایسی آہستہ آواز سے حرکت دینا ہی کہ قاری آپ
سُنے اور انتہا پاس والا اور یہ پیش اور زیر بنائی اور پیش اور زیر اعرابی مین ہوتا ہی مثل مِنۡ قَبۡلُ
وَهٰٓؤُلَآءِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ وَمَنۡ نَّصِیۡرٍ اور زبر خواہ بنائی ہو خواہ اعرابی اُسمین
نہین مثل تَنۡ ذُوا الصُّحۡ اور سیبویہ نے سب جگہ درست لکھا تیسرا اشمام اور وہ ہونٹون سے
پیش کیطرف اشارہ کرنا ہے آخر کلمہ موقوف علیہ مین ساکن کرنیکے بعد اور یہ پیش بنائی اور اعرابی
دونون ہوتا ہی مثل مِنۡ قَبۡلُ وَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ اور اُسکو اندھا نہین معلوم کرسکتا کیونکہ یہ اشارہ ہے
اور اشارے کو اندھا کیونکر دیکھ سکے مگر بہرہ دریافت کرسکتا ہی اور امام سجاوندی نے وقف کو
چھ قسم فرمایا ہی م علامت وقف لازم کی ہی کہ وصل مین معنی بگڑتے ہین اور بعضون کے نزدیک
وصل مین کفر کا ڈر ہی ط علامت وقف مطلق کی ہی یعنے بے قید ہے لزوم و جواز و رخصت سے
اور یہ وقف وہان ہوتا ہی جس جگہ ٹھہرنا اور سانس توڑنا مستحسن اور ثواب ہی اور اگر ملا لین
مابعد سے تو بھی معنی بگڑتے نہین ج علامت ہی وقف جائز کی کہ ٹھہرنا اور گذرنا دونون درست ہی
مگر ٹھہرنا بہتر ز رمز ہی وقف مجوز سے کہ قطع اور وصل دونون درست مگر وصل بہتر ہی ص نشانی ہی
وقف مرخص کی یعنی اگر سانس ٹوٹ جائے تو ٹھہرنے کی رخصت ہی اور نہین تو نہین لا مراد ہی لا وقف سے
یعنے یہان نہ ٹھہرنا چاہیے سو اگر نرالا ہو اور وہان کوئی بھولے سے ٹھہرا یا دم اُسکا ٹوٹ گیا تو اُسکو
پھر پڑھنا چاہیے ساتھ وصل کے مابعد سے اور اُسکو وقف قبیح کہتے ہین اور اگر آیت پر لا ہو تو بھی وصل

ہی چاہیے اور اسکو وقف غیر حسن کہتے ہین کہ اسکو تعلق اپنے مابعد سے معنوی ہی جیسے رب العلمین الرحمن الرحیم
یعنے آیت لاکلام ہی مگر وقف غیر مستحسن لیکن اگر یہان ٹھہر جاوین تو اعادہ نہین اور جاننا چاہیے
کہ اگر گول ت باین صورت ۃ کہ اب اسکو بصورت چھوٹے حلقے کے لکھتے ہین باین صورت ہ اشارت ہی
آیت سے اور اسکو وقف تام کہتے ہین کہ کسی طرح کا تعلق لفظی خواہ معنوی اپنے مابعد سے نہین ہی سو اگر اکیلی
ہو تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر اُسکے ساتھ کوئی علامت لزوم یا جواز وغیرہ کچھہ اور ہو تو وہ ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنے مین
تابع اُس علامت مذکورہ کی ہی سوال کیا فرق ہی لا مین اور اُسمین جہان کچھہ نہو جواب جس جا لا ہو ہرگز
ٹھہرنا نہ چاہیے اور جس جا کچھہ نہین ہی اگر وہان اضطراراً ٹھہرین تو اعادہ نو صل ہی اور متاخرین نے نشانات وقف
اور بڑھائی ہین ق عبارت ہی قد قیل سے یعنے بعضے قاریون نے وقف کیا ہی لیکن اعلی وصل ہی ک مرکذلک
اشارہ ہی مرکذلک سے یعنی جو وقف اوپر گذرا ہی یہان بھی ہو صلے ایما ہی قد یوصل ہی یعنے وصل یہان ہو سکتا ہی
مگر ترک وصل اولی اور وقف احسن ہی صلے رمز ہی وصل اولی کا س نشانی ہی سکتہ کی اور لفظ سکتہ بھی لکھتے ہین
یہان تھوڑا ٹھہرے اور سانس نہ توڑے اسی سبب سے قرار دیا ہی کہ وقفہ قریب بوقف ہی اور سکتہ قریب وصل
قلا رمز ہی قیل لا وقف علیہ سے یعنی بعضون نے کہا ہی کہ یہان وقف نہین ہی اور بعضون نے تین وقف
ان نشانات پر اور بڑھائے ہین قف رمز ہی امر سے بمعنی وقف بکن یعنی یہان ٹھہرنا اولی ہی اور بعضے اسے لوقف
علیہ سے بھی رمز ٹھہراتے ہین یعنے اسپر وقف کیا جاتا ہی ط اسم اشارت ہی لا سماعیہ فی ہذا الوقف سے یعنے
یہ وقف قاریون سے سنا نہین اور بعضون کا کہا ہی لا رمز ہی لقی سے اور س سجاوندی سے اور میم مدلل سے یعنے
یہ وقف سجاوندی اور مدلل سے نہین ہی مع رمز ہی معانقہ سے اور اُسکے واسطے تین نقطے لکھتے ہین باین صورت
∴ اسواسطے کہ معانقہ مین تین نقطے ہین اور رمز اس وقف کا دو لفظون پر لکھا جاتا ہی کہین پہلے پر وقف
بہتر ہی اور کہین دوسرے پر اور یہ وقف سولہ جگہ متقدمین کے نزدیک ہی اور اٹھارہ جگہ متاخرین کے
نزدیک اور اس وقف کو وقف مبادلہ بھی کہتے ہین اسواسطے اس وقف کے بدلے وقف دوسرا
ہی اور وقف مراقبہ بھی نام ہی بمعنی انتظار یعنے یہان انتظار رہتا ہی کہ قاری کس وقف پر ٹھہرتا ہی
یہان بیان اوقاف کا بطریق اختصار لکھا گیا اور جو چاہی کہ تفصیل جانے بڑی کتابون کی طرف
رجوع کرے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

تمام شد منافع قاریان

وہ سورتیں جسمیں ناسخ و منسوخ نہیں ہے

سورہ فاتحہ	سورہ یوسف	سورہ یٰس	سورہ حدید	سورہ رحمن	سورہ الصف	سورہ جمعہ
سورہ حجرات	سورہ ملک	سورہ تحریم	سورہ مرسلات	سورہ الحاقہ	سورہ نوح	سورہ جن
سورہ نبا	سورہ انفطار	سورہ نازعات	سورہ مطففین	سورہ انشقاق	سورہ فجر	سورہ بروج
سورہ بلد	سورہ والشمس	سورہ واللیل	سورہ الم نشرح	سورہ والضحیٰ	سورہ قدر	سورہ علق
سورہ فیل	سورہ بینہ	سورہ زلزال	سورہ القارعہ	سورہ تکاثر	سورہ والعادیات	سورہ ہمزہ
سورہ کوثر	سورہ قریش	سورہ ماعون	سورہ تبت یدا	سورہ فلق	سورہ نصر	سورہ اخلاص و سورہ والناس

وہ سورتیں جسمیں ناسخ و منسوخ دونوں ہیں

سورہ بقرہ	سورہ آل عمران	سورہ نساء	سورہ مائدہ	سورہ انفال
سورہ انبیا	سورہ توبہ	سورہ ابراہیم	سورہ مریم	سورہ نور
سورہ حج	سورہ فرقان	سورہ شوریٰ	سورہ طور	سورہ ذاریات
سورہ احزاب	سورہ سبا	سورہ مومن	سورہ مجادلہ	سورہ شعرا
سورہ عصر	سورہ تکویر	سورہ مزمل	سورہ واقعہ	سورہ مدثر

وہ سورتیں جسمیں صرف منسوخ ہی اور ناسخ نہیں

سورہ رعد	سورہ انعام	سورہ ہود	سورہ یونس	سورہ حجر
سورہ اعراف	سورہ نحل	سورہ کہف	سورہ طٰہٰ	سورہ عنکبوت
سورہ مومنون	سورہ اسریٰ	سورہ نمل	سورہ قصص	سورہ نٓ
سورہ روم	سورہ سجدہ	سورہ صٓ	سورہ لقمان	سورہ فاطر
سورہ والصافات	سورہ دخان	سورہ حم سجدہ	سورہ زمر	سورہ ق
سورہ جاثیہ	سورہ زخرف	سورہ احقاف	سورہ محمد	سورہ نجم
سورہ ممتحنہ	سورہ قمر	سورہ معارج	سورہ دہر	سورہ طارق
سورہ قیامہ	سورہ تین	سورہ غاشیہ	سورہ عبس	سورہ کافرون

وہ سورتیں جسمیں صرف ناسخ ہی منسوخ نہیں

سورہ فتح	سورہ طلاق	سورہ اعلیٰ	سورہ حشر	سورہ تغابن	سورہ منافقون

جدول منازل فمی بشوق

ف ۔ سورۂ فاتحہ	م سورۂ مائدہ	ی سورۂ یونس	ب سورۂ بنی اسرائیل	ش سورۂ شعرا	و سورۂ والصافات	ق سورۂ قاف
منزل اول	منزل دوم سورۂ	منزل سوم سورۂ	منزل چہارم سورۂ	منزل پنجم سورۂ	منزل ششم سورۂ	منزل ہفتم سورۂ
سورۂ فاتحہ سے	مائدہ سے بروز	یونس سے بروز	بنی اسرائیل سے	شعرا سے بروز	والصافات سے	قاف سے بروز
روز جمعہ آخر	شنبہ آخر سورۂ	یکشنبہ آخر	بروز دوشنبہ آخر	سہ شنبہ آخر	بروز چہارشنبہ آخر	پنجشنبہ آخر
سورۂ نساء تک	براءت تک	سورۂ نحل تک	سورۂ فرقان تک	سورۂ یٰس تک	سورۂ حجرات تک	قرآن شریف تک

جدول اسامی تیس پارۂ قرآن مجید

الم ۱	سیقول ۲	تلک الرسل ۳	لن تنالوا ۴	والمحصنت ۵
لا یحب الله ۶	واذا سمعوا ۷	ولو اننا ۸	قال الملا ۹	واعلموا ۱۰
یعتذرون ۱۱	وما من دابة ۱۲	وما ابرئ ۱۳	ربما ۱۴	سبحن الذی ۱۵
قال الم ۱۶	اقترب للناس ۱۷	قد افلح ۱۸	وقال الذین ۱۹	امن خلق ۲۰
اتل ما اوحی ۲۱	ومن یقنت ۲۲	وما لی ۲۳	فمن اظلم ۲۴	الیه یرد ۲۵
حم ۲۶	قال فما خطبکم ۲۷	قد سمع الله ۲۸	تبرک الذی ۲۹	عم یتساءلون ۳۰

تراویح کا بیان

تراویح بیس رکعت عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کی چاند رات سے آخر ماہ تک جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردوں اور عورتوں کے واسطے سنت موکدہ ہے جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنے دو رکعت کی نیت باندھے اور تمام کرکے دونوں طرف سلام پھیرے اور ہر چار رکعت کے بعد بیٹھے اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ بعد اسکے دونوں ہاتھ چھاتی کے برابر اٹھاوے اور یہ مناجات پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ یَاخَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَاكَرِیْمُ یَاسَتَّارُ یَارَحِیْمُ یَاجَبَّارُ یَاخَالِقُ یَابَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یا یہ مناجات پڑھے اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِهِدَایَةِ الْقُرْاٰنِ وَعَافِنَا بِعِنَایَةِ الْقُرْاٰنِ وَاعْفُ عَنَّا بِكَمَالِ الْقُرْاٰنِ وَهَوِّنْ عَلَیْنَا سَكَرَاتِ الْمَوْتِ بِشَرَفِ الْقُرْاٰنِ وَثَقِّلْ مِیْزَانَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ وَاحْشُرْنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَعَ الْقُرْاٰنِ اِنَّكَ اَنْتَ الْكَرِیْمُ الْمَنَّانُ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقَاصِدِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ اسیطرح چار چار رکعت کے بعد یہی تسبیح یا ہر دو مناجات مسطورین سے کوئی مناجات پڑھے اور جب بیس ۲۰ رکعت تمام ہوں تب وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام وتر کو باواز بلند پڑھے اور مقتدی چپ رہیں اور رکوع و سجدہ میں مثل جماعت کے امام کی اطاعت کریں امام رکعت اولی میں بعد فاتحہ کے سبح اسم یا انا انزلنا پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں اخلاص اور آہستہ سے دعائے قنوت پڑھکے تمام کرے

طریقۂ نماز برائے حفظ قرآن مجید

جو کوئی قرآن شریف حفظ کرنا چاہے اور اُسے یاد نہوتا ہو تو یہ نماز بہ ترکیب ذیل پڑھے خدا کے فضل سے بخوبی یاد ہو جاوے جمعے کی پہلی رات مین چار رکعت نماز پڑھے اور اگر نہو سکے تو آدھی رات کے وقت ورنہ بمجبوری اول شب مین پس پہلی رکعت مین بعد سورۂ الحمد کے سورۂ یٰسٓ اور دوسری مین بعد فاتحہ کے سورۂ حٰمٓ دخان اور تیسری مین بعد الحمد کے الٓمٓ تنزیل کہ مراد سورۂ سجدہ سے ہے اور چوتھی مین بعد سورۂ الحمد کے سورۂ تبارک الذی جب التحیات وغیرہ پڑھکے سلام پھیرے تو اللہ کی نہایت درجہ تعریف کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیون پر درود بھیجے بہت اچھی طرح اور جمیع مسلمانوں کے لیے بخشش مانگے جس زبان مین چاہے یا یہ دعا صدق نیت اور خلوص دل سے کئی بار پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَدَدَ خَلْقِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ بعد اسکے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ بِحِفْظِ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس عمل کو تین یا پانچ یا سات جمعے تک کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیگا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھے ساتھ حق کے بھیجا اس دعا کی قبولیت مین ہرگز شک نہین اور دعا مسلمان کی ضرور قبول ہوتی ہے نقل کیا اسے ترمذی اور حاکم نے اور یہ دعا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو تعلیم فرمائی تھی۔ فقط

خطبہاے جامع نام سور تہاے فرقانی

یہ دو خطبے جنمین قرآن پاک کی تمام سورتون کے نام عمدہ طرز سے مندرج ہین مناسب مقام سمجھکر اس مجموعے مین درج کے گیے تاکہ اُنکے یاد کرنے سے حافظون اور شائقون کو فائدہ ہو

خطبہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — اول

الحمد لله الذي افتتح بفاتحة الكتاب كلامه القديم ۔ واودع في البقرة وال عمران
والنساء احكام التحليل والتحريم ۔ وامد للمقربين مائدة قربه وجعل الانعام من انعامه
وفضله العميم ۔ ورفعنا عن الاعراف واختصنا بانفال الغنائم وقبل توبة من اتاه
بقلب سليم ۔ وانجا يونس وهودا ويوسف وازال رعد الخوف عن ابراهيم ۔ وشرف الحجر
من تلا النحل وايده باسرائيل واخبر عن اصحاب الكهف والرقيم ۔ وبشر عيسى
ابن مريم بانه خاتم امام الانبياء عليهم الصلوة والتسليم ۔ وفرض الحج على المؤمنون
وهديهم نور الفرقان وهداية المستقيم ۔ واعجز الشعراء عن معارضته ۔ وكانوا
عدد النمل وكل في ضلالة بهيم ۔ وقص القصص على نسجة العنكبوت على غاره
وامن به العرب والروم ۔ وفاق لقمان الحكيم ۔ فله سجد لله في كل سجدة اذ هزم له
الاحزاب وسبا عيال المشركين وكان فاطرا لكل افاك اثيم ۔ فسبحان الله من مد يس
بالصافات فصار زمر الاعداء بتائيد ذي الطول لا اله الا هو اليه المصير ۔ وايده بقوم
فصلت بسيوفهم رقاب المشركين ۔ وكان امرهم شورى بينهم فابطلوا زخرف الجاهلية
ودخان الشرك وافكه القديم ۔ واذا كانت الرسل جاثية واحقاف الحشر سأل
محمد بالشفاعة مع الفتح المبين ۔ الفضل العميم وكسر حجرات الكافرين بكل قاف
ويضرب بالذاريات وفضل على صاحب الطور موسى الكليم ۔ والنجم اذا هوى انه
شق له القمر والرحمن تفوز المخلصون بالعز والتكريم ۔ وايده في كل واقعة
بباس الحديد نقطع بالمجادلة قلوبهم وجعل لهم في الحشر العذاب الاليم ۔
واوقع الامتحان في صفهم كل جمعة والمنافقون بالتغابن والخزي العظيم ۔
واحل الطلاق والتحريم فهو مالك الملك ذو الفضل العظيم من جعل امره

بين الكاف والنون للحاقة كلماته لمن سال عنها بالتفهيم وارسل نوحا
الى قومه وعم الانس والجن بدعوة المزمل المدثر المنبئ عن قيامة الانسان
والمرسلات بالنبأ العظيم الموقع فى النازعات من عبس عليه لما كورت شمس الكفر
وانفطرت قلوب المطففين ولم يزن بالقسطاس المستقيم فيا ويلهم اذا انشقت
السماء ذات البروج ظهر الطارق بامر العلى الاعلى المه بر الحكيم هنالك تغشيهم الغاشية
اذا طلع فجر الصدق يوم يلقى الله بقلب سليم وظهرت للمتقين فى البلد شمس الايمان
واختفى ليل الشرك البهيم فلله الحمد اذ اكمل الخمس والوتر والضحى على لسان
من اختصه بشرح الصدر والوصف الجميل والخلق العظيم واقسم بالتين
انه اكمل المخلوقين من علق وشرف امته بليلة القدر ليس بينهم الكفر والتعظيم
ولم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكين عنه بل زلزلهم بالعاديات
القارعة بكل قليم ولم يغن عنهم التكاثر فى العصر وويل لكل همزة كاصحاب الفيل
وكفار قريش ومانع الماعون مما وعد من العذاب الاليم فجعل من اعطى المصطفى
نهر الكوثر فسعد المؤمنون ومنعه الكافرون وايده عليهم فتبت ايدى كل
كفار اثيم ولم يفز بالاخلاص الا من امن برب الفلق والناس واتبع هداه الى صراط
مستقيم، وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم

خطبہ	بسم الله الرحمن الرحيم	دوم

صدق الله الكريم الذى افتتح بفاتحة الكتاب سورة البقرة ليتخذ ال عمران
رجالا ونساء وفضلهم تفضيلا ومد مائدة انعام فضله ورزقه ليعرف
اهل الاعراف انفال كرمه وفضله على اهل التوبة من خلقه جعل ليونس
فى بطن الحوت سبيلا ونجاه هو ما من كربه وحزنه كما خلص يوسف من
جبه وسجنه ويسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته واتخذ الله ابراهيم
خليلا ثم جعل حجر النحل شرابا مختلفا الوانه واوحى اليها بخفى لطفه
سبحانه واتخذت منه كهفا مشية ابنيائه واوحى الى مريم فتمثل

لها تمثيلا بشرا سويا وفضّل طه امام الانبياء عليهم السلام ببرّ المشتون
وبالحج والعمرة والكتاب المكنون فدعاهم للاسلام قد افلح المؤمنون
الذين اتخذوا انوار القرآن دليلا وصدق محمد صلى الله عليه
وسلم وعلى آله الذين عجزت الشعراء عن بعض وصفه وشهد النمل
برسالته وبعثته وبين تقصص مدة مكثه ونسجت العنكبوت على باب
الغار سترا امثولا وملا قلوب الروم رعبا من شدة بأسه وحزنه ولقن
لقمان الحكمة من بعض علمه ومجلسه واهدى اهل السجدة الى الاسلام باسمه
وهزم الاحزاب وسباهم واخذهم اخذا وبيلا ولقبه فاطر السموات يٰس و
نفذ حكمه في الصافات وبين صاد صدقه باظهار المعجزات وفرق زمر المشركين
بالآيات البينات وصب على افواههم واشرعهم حجرا جبيلا فلم يهتدوا
سبيله وغافر له غافر الذنب ما تقدم من ذنبه وما تأخر وفصلت رقاب
المشركين لما كان امرهم شورى بينهم وبين سيد المرسلين وزخرفت
له الجنة وارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين وترى كل امة جاثية كما
انذر الاحقاف محمد صلى الله عليه وآله وسلم فلم يهتدوا الى الاسلام
سبيلا واذل الذين كفروا اهل الكتب لشدة القتال واقر بالفتح المبين
وعمر حجرات خرابة القلوب بنور الايمان وقاف اسلامه احاط العالم بالذريات
الطيبة بروائح الهداية والايقان وكلم الله موسى على جبل الطور فافترق بهم
ساعة النجوم وانشق القمر واوقع الرحمن واقعة الصلح على بساط الصلح
فتجنب الحديد من شدة بأس المجادلة في امته ولكنه وعد في الحشر
باحسن مقيلا وامتحنه في صف الانبياء وصلى بهم اماما ففي تلك
جمعة ملئت قلوب المنافقين من التغابن نقصا وحسدا وطلق وحرم
من في تبارك فسبحان من اعطاه الملك وعلم بالقلم ورتل القرآن
ترتيلا كما للحاقة يومئذ اذا سال سائل بعذاب واقع ليس له دافع

ونجا نوحا من غرق الطوفان واتت طائفة من الجن فيستمعون القرآن
واحيا ليلة ركوعا وسجودا فاوحى اليه يا ايها المزمل قم الليل الا قليلا ه وكم
للمدثر يوم القيمة من شفعة على الانسان اذا ارسل المرسلات تجرى
دموعهم الهتان كالسحاب عم يتساءلون الكبائر وما نفعهم من النازعات
اذ عبس مالك عليهم وتلاهم العذاب الاكبر وكورت الشمس وانفطرت
السماء وسيرت الجبال فكانت كثيبا مهيلا ه فويل للمطففين اذا انشقت
السماء وطويت ذات البروج وطرق طارق الصوت بنفخ القيامة وتجلى
الملك الاعلى لفصل الغاشية فيومئذ لا فجر ولا بلد ولا شمس ولا ليل
ولا ظلا ظليلا ه فطوبى للمصلين الضحى عند انشراح صدورهم اذا شاهدة
والتين والزيتون وتلك الانهار والاشجار والاطيار حمدوا وسجدوا وشكروا
لربهم وقل اقرا باسم ربك الذي خلق هذه النعم لاصل هذه الاشياء لانهم
احيوا ليلة القدر وتبتل اليه تبتيلا ولم يكن الذين كفروا يوم الزلزلة من
شافع ولا صديق ويسوقهم الزبانية كالعديت الى سوء الجحيم
يحل به قارعة العذاب الاليم فيقال لهم الهكم التكاثر هذا عصر
العذاب الاليم فويل للهمزة واصحب الفيل من النار لانهم لم يهتدوا
سبيلا ه قالت قريش لما امنوا من خوف المحشر ارايت الذي يكذب بالدين
كيف نطرد عن نهر الكوثر وخسر الكافرون وسيقوا الى النار وبئس
القرار وجاء نصر الله والفتح المبين وتبت يدا ابی لهب حيث لم
يتخذ سورة الاخلاص سبيلا ه وقل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق
ومن شر الشيطان وما وسق وقل اعوذ برب الناس ملك الناس
من شر الوسواس الخناس الذى فسق وسبحان الله بكرة واصيلا ه
وصدق محمد البشير النذير والسراج المنير المطهر الطاهر ابو القاسم
محمد صلى الله عليه واله كلما صدر تسبيحا وتهليلا ه

بسم اللہ الرحمن الرحیم | رسالہ فضائل القرآن | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جو سیکھے اور سکھاوے قرآن کو اور فرمایا کہ میری امت کے لیے افضل عبادت قرآن پاک کی تلاوت ہے کہ اسکے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور نماز میں پچیس اور حضرت شیر خدا علی مرتضی کی روایت سے تلاوت کلام ربانی باعث قرب خدا و نور قلب و شفاعت قیامت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اسکے واسطے ہر حرف کے بدلے نیکی ہے اور یہ نیکی برابر دس نیکیوں کے ہے یعنی ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں فرمایا آپ نے نہیں کہتا ہوں کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے یعنی صرف الم کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دل زنگ پکڑتا ہے جیسے لوہا پانی پہونچنے سے زنگ پکڑتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلا اسکی کیا ہے فرمایا موت کو بہت یاد کرنا اور قرآن مجید پڑھنا خلاصہ یہ کہ غفلت اور گناہوں کی کثرت سے قلب انسان زنگ آلودہ ہو جاتا ہے لہذا اسکی صفائی کیلیے قرآن کریم کا پڑھنا بہت ضرور اور مفید ہے اور حضرت ابی امامہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ ارشاد فرماتے تھے پڑھو قرآن مجید کہ بیشک وہ آئیگا قیامت کے دن شفاعت کرنیوالا پڑھنے والوں کے لیے یعنی تلاوت کلام ربانی غنیمت جانو اور اسے بدا مت کرو کہ فردائے قیامت میں تمہارے کام آئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے دل میں قرآن پاک کی کوئی چیز نہیں اسکا دل مثل ویران گھر کے ہے اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور عمل کرے اسپر جو اسمیں ہے اسکے ماں باپ کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائیگا جسکی روشنی آفتاب سے اچھی ہوگی اور فرمایا آپ نے کہ جس چمڑے میں کلام اللہ ہوگا اسمیں آگ اثر کریگی اور مراد چمڑے سے قلب مومن ہے اور ابن صلاح فرماتے ہیں کہ قرآن کی تلاوت انسان کیلیئے ایک خاص کرامت ہے فرشتوں کو بھی حاصل نہیں اور اسی لیے فرشتے انسان سے اسکے سننے کے مشتاق رہتے ہیں حدیث شریف میں وارد ہے

کہ آسمان و زمین کے پیدا ہونے سے ہزار برس پہلے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰس پڑھی جب ملائکہ نے یہ کلام پاک سنا کہنے لگے خوشی ہو اُس امت کو جسپر یہ نازل کیا جائیگا اور خوشی ہو اُن دلونکو جو اسے یاد کرینگے اور خوشی ہو اُن زبانون کو جو اسے پڑھینگے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص شروع سورۂ کہف کی دس آیتین یاد کریگا اللہ تعالیٰ اسکو دجال کے فتنے سے محفوظ رکھیگا اور خواص وفضائل ہر سورۂ کے کتب احادیث وتفاسیر مین کثرت سے مندرج ہین جسے شوق ہو کتب موصوفہ مین دیکھے اس مختصر مین گنجائش تحریر نہین - اور یاد رہے کہ بھولنا قرآن شریف کا گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے سب مسلمانونکو بچائے اور شوق تلاوت عطا فرمائے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

رسالہ آداب تلاوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - واضح ہو کہ جب انسان قصد تلاوت کرے تو لازم ہے کہ بعد مسواک اور وضو کے مقام پاک مین بیٹھے اور منہ قبلہ کیطرف کرے اگر مسجد ہو تو اور بھی بہتر ہے پھر قرآن شریف کو کسی پاک اور بلند چیز پر مثل رحل وغیرہ کے رکھے اور پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کہکے خلوص نیت اور حضور قلب سے ترتیل کے ساتھ تلاوت کرے اور ادای حروف کا تا امکان بہت خیال رکھے خصوصاً نماز مین کیونکہ اگر حروف کے خلاف مخرج ادا ہو تو کبھی نماز فاسد ہوتی ہے اور معنی بدل جاتے ہین اور یہ سبب معصیت ہے جیسا کہ کتب فقہ مین مذکور ہے اور چاہیے کہ جب نماز مین سجدے کی آیت پڑھے تو اسیوقت سجدہ کرے اور غیر نماز مین بعد تلاوت بھی سجدہ کرنا جائز ہے اور عظمت قرآن مجید کی دل سے کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کلام پاک کی عظمت کے بارے مین فرماتا ہے کہ اگر ہم اتارتے اس قرآن کو پہاڑ پر تو مارے خوف کے ریزہ ریزہ ہو جاتا اور لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بزرگی اور بڑائی دل مین رکھے اور سمجھے کہ مین اسوقت بادشاہ دوجہان خالق زمین و آسمان سے ہمکلام ہون اور غفلت مطلق نہ کرے بلکہ یہ تصور کرے کہ مین اللہ جل شانہ کے سامنے حاضر ہون اور دیکھتا ہون اور جو یہ نہ ہو سکے تو خیال کرے کہ وہ مجھے دیکھتا ہے اور امر ونہی فرماتا ہے پس آیات بشارت پر خوش ہو اور آیات وعید پر ڈرے اور روئے اور اگر رونا نہ آوے تو اپنی

سنگدلی پر روئے اور توبہ و استغفار کرے اور جہان آیتین رحمت اور دعا قبول ہونے کے بارے مین
ہون وہان رحمت طلب کرے اور دعا مانگے اور جن مقامات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بطور جواب کے فرمایا کرتے تھے وہ بھی کہتا جائے مثلاً جب سورۂ قیامۃ کی اخیر آیت اَلَیْسَ
ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی پڑھے تو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بَلٰی کہے اور جب سورۂ مرسلات کی
اخیر آیت فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ پڑھے تب اٰمَنَّا بِاللّٰہِ کہے اور جب سورۂ تین کی اخیر آیت اَلَیْسَ اللّٰہُ
بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ پڑھے تو کہے بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ اور سورۂ فاتحہ کے آخر مین اٰمِیْن
کہے - اور قرآن شریف بے پروائی سے ہرگز نہ پڑھے جہانتک ممکن ہو تدبر اور ذوق و شوق اور حضور دل سے پڑھے - اور
قرآن پڑھنے مین جلدی نہ کرے اگرچہ معنی نہ سمجھتا ہو تب بھی قرآن شریف کی تعظیم کے لحاظ سے ٹھہر ٹھہر کے پڑھے
اور جب زیادہ دیر تک پڑھنے سے کسل و ماندگی معلوم ہو تب پڑھنا موقوف کرے اور قرآن شریف باواز بلند پڑھنا افضل ہے
خصوصاً جہان سننے والے مشتاق ہون حدیث شریف مین وارد ہے کہ سامع اور قاری دونون ثواب مین یکسان ہین
اور اگر کوئی شخص باواز بلند پڑھتا ہو تو دوسرے لوگون کو اسکا سننا واجب ہے بغیر کسی عذر معقول کے اگر نہ سنین گے تو گنہگار ہونگے
اسیواسطے جہان لوگ نہ سن سکتے ہون یا سوتے ہون اور انکے جاگنے کا خیال ہو تو آہستہ پڑھنا
بہتر ہے ورنہ پڑھنے والا گنہگار ہوگا اور لازم ہے کہ تلاوت کے وقت کلام دنیاوی اور خورد و نوش اور
سب کاموں سے محفوظ رہے اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو قرآن شریف بند کرکے کلام کرے اور
پھر اعوذ باللہ پڑھکے شروع کرے اور اس امر کا خیال رکھے کہ غلطی نہونے پائے کیونکہ اعراب کی
غلطی سے اکثر کفر ہو جاتا ہے جیسے کہ سورۂ فاتحہ مین اَنْعَمْتَ کی تے پر بجائے زبر کے غلطی سے پیش پڑھے
تو کفر ہوتا ہے اور اسی طور سے ستره مقام علما نے لکھے ہین جو اس مجموعے مین مندرج ہو چکے ہین اور
قرآن شریف خوش آوازی اور قرارت سے پڑھنا چاہیے بشرطیکہ راگ اور گانے کے طور پر نہو جائے
اور وقت طلوع آفتاب و زوال و غروب کے قرآن شریف پڑھنا نہ چاہیے اور مقام نجس یا کثیف
مین مثل حمام اور کمیلے کے پڑھنا مکروہ ہے اور یاد کرنا قرآن شریف کا اسقدر کہ جس سے نماز
ہو جائے سب مسلمانون پر فرض عینی ہے اور تمام قرآن کا یاد کرنا فرض کفایہ ہے اور قرآن
پاک کے چھونے کے بارے مین قول مفتی بہ یہ ہے کہ بے وضو جائز نہین ہان پڑھنا البتہ جائز ہے اور
جنب اور حائض اور نفسا کو چھونا ہرگز جائز نہین اور ان لوگون کو ایک آیت بھی بطور قرارت

پڑھنا جائز نہین ہان دو ایک لفظ کہنا بطور شکریہ کے پوری آیت الحمد للہ رب العالمین کہنا
جائز ہے اور وقت تلاوت کے سوا ان باپ یا اُستاد یا عالم کے اور کسی کیلیے تعظیماً کھڑے
ہو جانا جائز نہین اور پیٹھ کرنا کلام اللہ کی طرف نا جائز ہے اور کلام مجید کو سب کتابونکے اوپر رکھنا
چاہیے کوئی کتاب یا کوئی چیز کلام مجید پر رکھنا درست نہین اور بہتر یہ ہو کہ بعد تلاوت روزمرہ کے یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَّفِي الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّ
فِي الْقِيٰمَةِ صَاحِبًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا اٰه
یعنی ای اللہ کردی قرآن کو میرے لیے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنیوالا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین
یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ - اور سوا اسکے جو دل چاہے دعا کرے اور
ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
قرآن شریف ختم فرماتے تھے تو کھڑے ہوکر دعا کرتے تھے اور عالمگیری مین مرقوم ہی مستحب ہے
کہ موسم گرما مین اول روز مین قرآن ختم کرے اور موسم سرما مین اول شب مین اور چاہیے
کہ وقت ختم کے اپنے اہل وعیال اور لڑکون کو بلاوے اور اُنکے واسطے دعا کرے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص
قرآن پڑھے اور حمد کرے رب العزۃ کی اور درود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے
اپنے پروردگار سے بس اُسنے بہت اچھا ٹھکانا طلب کیا اور جب قرآن شریف اسقدر
بوسیدہ ہو جائے کہ قابل پڑھنے کے نہ رہی تو اُسی ایک کپڑے مین رکھکے زمین مین دفن کردینا چاہیے اسطور سے
کہ زمین مین گڑھا کھود کے اُسمین قرآن شریف حفاظت سے رکھکے اُسپر پٹی لکڑی وغیرہ کی مستحکم مثل
چھت کے رکھکے در زمین بند کرکے مٹی سے بھر دے فقط یہان بخوف طوالت اسی قدر بیان پر اکتفا کیا گیا
اللہ تعالیٰ سے امید ہی کہ اہل اسلام کو توفیق نیک دیوے اور اپنے کلام اور اپنے رسولؐ کی محبت عنایت کرے

تمت

فضل خدا سے جب مجموعۂ قرأت چھپتا تھا جو امور مفید قرآن پڑھنے والون کے ہوتے
تھے وہ زیادہ کردیے جاتے تھے فی الحال مجموعۂ بست رسائل قرأت تمام ہوا شائقین
فن قرأت کے لیے چند امور ضروری بطور ضمیمہ کے آخر مین لگا دیے واسطے فائدہ عام کے

ونصلی علی رسولہ الکریم	رسالہ وقف	بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاعدہ جاننا چاہیے کہ وقف نہین ہوتا مگر سکون پر برابر ہے کہ سکون اصلی ہو جس طرح مِنْكُمْ عَنْكُمْ یا بسبب وقف کے کیا جاوے جسطرح یَعْلَمُوْنَ یہی سمجھا جاتا ہی معنی وقف سے معنی وقف کے قرا کے نزدیک یہ ہین قطع الصوت مع النفس فی اسکان الحرف وان کان متحرکا یعنی قطع کرنا آواز کا اور نفس کا اور ساکن کرنا حروف کا اگر متحرک ہو وقف کرنا تین طرح پر جائز ہی ایک سکون محض اور یہی اصل اور حق ہے جیسے فرمایا امام شاطبی نے وَالْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ فَهُوَ اشْتِقَاقُهُ مِنَ الْوُقُفِ عَنْ تَحْرِيكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا دوسرا روم کہ کسرہ اور ضمہ مین جائز ہے معنے روم کے یہ ہین کہ ادا کرنا تیسرا حصہ حرکت کا جو کان رکھتا ہی سنتا ہی اور سمجھتا ہی بخلاف بہرے کے تیسرا اشمام کہ فقط ضمہ اور رفع مین جائز ہی معنی اشمام کے یہ ہین اشارہ کرنا طرف ضمہ کے ہونٹون سی بغیر ملانے ہونٹون کے بغیر صوت کے بغیر سکون کے جو دیکھتا ہی سمجھتا ہی بخلاف نابینا کے پھر حرف موقوف علیہ ساکن کیا گیا ہے بسبب وقف کے سکون اسکا ضمہ سے ہوگا یا رفع سے یا فتح سے یا نصب سے یا کسرہ سے یا جر سے اور حرف موقوف علیہ خود تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت مشدد ہوگا یا مخفف منوّن ہوگا یا غیر منوّن اگر تنوین بالفتح ہوگی تو حالت وقف مین الف ہوجاویگی اور حرف موقوف علیہ الف کیا جاویگا پھر حرف موقوف علیہ اگر حرف صحیح ہو تو اسکی کئی صورتین ہین یا تو ہمزہ ہوگا یا تای تانیث کی۔ قاعدہ جاننا چاہیے کہ تاے تانیث کی کبھی مربوط یعنی گول مرسوم ہوتی ہے اور کہین دراز جو گول لکھی جاتی ہے وہ حالت وقف مین ہا ہوجاتی ہی اور روم اور اشمام اسمین جائز نہین اور ایسا ہی حرکت عارضی مین جیسے ولقد استهزئ ومن يشاء الله یا ہاے ضمیر مذکر کی ہوگی یا غیر اسکا۔ قاعدہ جاننا چاہیے کہ ہاے ضمیر مذکر مین دو قول ہین بعضے کہتے ہین کہ جب ہاے ضمیر مذکر کی ماقبل ضمہ ہو یا کسرہ یا ماقبل اسکے واو یا یاے مدہ ہو جسطرح یعلمه بمزحزحه عقلوه وفيه تو ان صورتون مین روم و اشمام نہین کیا جاویگا اور بعضون کا قول ہے

کہ ہر حالت مین کیا جاویگا اور یہی وجہ مروج ہی اور ماقبل حرف موقوف علیہ کے یا تو حرف
متحرک ہوگا یا ساکن پھر یا تو حرف صحیح ہوگا یا غیر صحیح پھر غیر صحیح بھی حرف مدہ ہوگا یا حرف لین
پس وقف کرنا ان صورتون مذکورہ مین کئی وجہون کے ساتھ جائز ہے تفصیل اسکی یہ ہے
کہ حرف موقوف علیہ اگر حرف علت متحرک مخفف ہوا ور ماقبل حرکت موافق ہو تو وقف
کیا جاویگا طبیعی کے ساتھ جسطرح اوحی تتلو نسی ولی رضی اور اگر حرف
موقوف علیہ مشدد ہو خواہ حرف علت ہو یا حرف صحیح - تشدید پر وقف کیا جاویگا تشدید
مین کسی قسم کا نقصان نہوگا - پس اگر مفتوح ہی تو سکون محض ہوگا جسطرح تبّ فامّن
الیّ صوافّ اور اگر مکسور ہو تو روم بھی ہوگا جسطرح بحجّی یا لمنّ اور اگر مضموم ہو تو اشمام
بھی ہوگا جسطرح دریّ تشمی مستقر جانّ قاعدہ جاننا چاہیے کہ تنوین حالت روم مین
بھی حذف کی جاتی ہی - پھر اگر حرف موقوف علیہ مخفف مفتوح ہوا ور ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو
اُسمین سکون محض ہوگا جسطرح وقال الذی اشتراہ من مصر اگر مکسور ہو تو روم بھی
ہوگا جسطرح والفجر یا نوحی اور اگر مضموم ہو تو اشمام بھی ہوگا جسطرح قبل بعض فاھلکتہ
پھر اگر حرف موقوف علیہ کوئی حرف ہو سوائے ہمزہ کے اور ماقبل اُسکے حرف مدہ ہو
جسطرح یعلمون والصلوۃ وایای پس اگر مفتوح ہی تو اُس مین تین وجہین ہونگی
سکون محض کے ساتھ طول چھ حرکت کا اور توسط چار حرکت کا اور قصر دو حرکت کا
مدو ثلثہ ان ہی کو کہتے ہین اور اگر مکسور ہو جسطرح الرحیم للصلوۃ فارھبون
مسلمات تو اسمین چار وجہین ہونگی مدو ثلثہ مع السکون المحض اور روم قصر کے ساتھ
قاعدہ جاننا چاہیے کہ روم حکم مین وصل کے ہی اسیواسطے مد اصلی کے ساتھ ہوتا ہے
اور اگر مضموم ہو جسطرح نستعین عقلوہ تو اُسمین سات وجہین ہونگی مدو ثلثہ
مع السکون الخالص اور مدو ثلثہ مع الاشمام اور روم قصر کے ساتھ اور اگر حرف موقوف
علیہ کوئی حرف ہو ہمزہ یا غیر ہمزہ اور ماقبل اُسکے حرف لین ہو - جسطرح خوف بیت
علیہ شیء تو اسکا بھی یہی حکم ہے مگر قصر مقدم ہوگا یون کہا جاوے گا قصر توسط طول -
اور اگر حرف موقوف علیہ ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل حرف مدہ جسطرح جاء شاء تو اُسمین

تین وجہین ہونگی مد چار حرکت کا توسط پانچ حرکت کا طول چھہ حرکت کا اور اگر مکسور ہو جسطرح
مِنَ السَّمَآءِ تو اسمین پانچ وجہین ہونگی مد دو ثلثہ مع السکون الخالص اور روم مد اور
توسط کے ساتھ اور اگر مضموم ہو تو اسمین آٹھ وجہین ہین مد دو ثلثہ مع السکون الخالص اور
اشمام مد دو ثلثہ کے ساتھ اور روم مد اور توسط کے ساتھ قاعدہ جاننا چاہیے کہ حفص سات
کلمونپر وقف کرتی ہین الف کے ساتھ اور وصل مین بدون الف کے ایک انا دوسرا لکنا
تیسرا الظنونا چوتھا الرسولا پانچوان السبیلا چھٹا قواریرا اول ساتوان سلاسلا اور ساتون
کلمونپر بغیر الف کی بھی وقف کرنا درست ہی قاعدہ سات کلمونکی آخرمین ہاے سکتہ کبھی وصل مین اور
وقف مین ساکن رہتی ہی ایک لم یتسنہ دوسرا فبھدٰھم اقتدہ تیسرا کتابیہ چوتھا حسابیہ
پانچوان مالیہ چھٹا سلطانیہ ساتوین وما ادرٰیک ما ھیہ قاعدہ جاننا چاہیے کہ لفظ یاآیُّھا کا تمام قرآن شریف مین الف کی ساتھ مرسوم ہی وقف بھی الف کی ساتھ کیا جاویگا مگر تین جگہ پر
ایک سورۂ نور مین ایہ المومنون دوسرا سورۂ زخرف مین ایہ الساحر تیسرا سورۂ رحمٰن مین ایہ
الثقلان تو وقف بھی بغیر الف کی کیا جاویگا قاعدہ جاننا چاہیے کہ ہاے ضمیر مذکر کی کبھی کسورہ پڑھی جاتی ہی
اور کہین پر مضموم مکسور اسوقت پڑھی جاتی ہی جبکہ ماقبل ہاے ضمیر کے کسرہ ہو یا یاے ساکنہ ہو جسطرح
بہ فیہ علیہ مگر دو جگہ ایک سورۂ کہف مین انسانیہ اور دوسرے سورۂ فتح مین علیہ اللہ اور
باقی سورتون مین مضموم پڑھی جاتی ہی صلہ کے ساتھ جسطرح یرضہ مگر ایک جگہ سورۂ زمر مین یرضہ
اور اگر ساکن ہو تو صلہ نہین کرتے مگر ایک جگہ سورۂ فرقان مین فیہ مُھانًا قاعدہ حفص کہین
امالہ نہین کرتے مگر ایک جگہ لفظ مجریھا پر کہ سورۂ ہود مین ہی اور تسہیل بھی نہین کرتے مگر ایک جگہ لفظ
اعجمی پر جو سورۂ فصلت مین ہی قاعدہ جاننا چاہیے کہ کلمون مین ابدال اور تسہیل دونون
جائز ہین مگر ابدال افضل اور مختار ہی وہ چھہ کلمے ہین آللّٰہ الذکرین دو جگہ سورۂ انعام مین آلآن
دو جگہ سورۂ یونس مین آللّٰہ دو جگہ ایک جگہ سورۂ یونس مین دوسرا سورۂ نمل مین قاعدہ
جاننا چاہیے کہ لاتامنّا جو سورۂ یوسف مین ہی اسمین نہ کوئی اظہار محض پڑھتا ہی یعنے
تَاْمَنُنَا اور نہ کوئی ادغام محض پڑھتا ہی یعنی تامنّا مین صرف دو وجہ جائز ہین ادغام
مع الاشمام اور روم فقط آداب معلم و متعلم آداب معلم کے یہ ہین مسلمان ہو عاقل ہو بالغ ہو دیندار ہو

یاد خوب ہو فسق و بدنیتی سے منزہ ہو جسطرح اُستاد سے پڑھا ہی اُسی طرح پڑھاوے نیت
خالص رکھے کوئی دُنیوی غرض یا شہرت یا وجاہت یا مال مقصود نہو اگر کوئی خدمت کرے
بہ نیت اعانت لیوے اُجرت کا قصد نہو خوش خلق ہو دنیا کی طمع نہ رکھے سخی و حلیم ہو کشادہ رو ہو
سکون و وقار و تواضع اختیار کرے حیثیت لباس وغیرہ درست رکھے ممنوع لباس نہ پہنے
ہیئت تکبر سے نہ بیٹھے حتی الامکان قبلہ رو بیٹھے باوضو ہو خوشبو لگائے اگر ممکن ہو۔ ڈاڑھی
یا کپڑی وغیرہ سے نہ کھیلے جب متعلم بھولے تو آہستہ سی اُسکو ٹوکے اگر خود نکال لے فبہا ورنہ آہستہ سی
بتلاوی ریا حسد کینہ غیبت دوسرے کی تحقیر اور عجب سے بچے کشادہ مکان مین بیٹھے تاکہ طالبین
فراغت سی بیٹھ سکین شاگردون کی علمی قدر مراتب خاطر داشت کری۔ اگر حاجت ہو راہ مین بھی
پڑھاوے آداب متعلم کے یہ ہین نیت خالص رکھے علائق و موانع کو حتی الامکان کم کردے
وقت کو غنیمت سمجھے دوسرے وقت پر نہ ٹالی سیکھنے پر عار نہ کرے شیخ کامل کو تلاش کرے
جب اُسکے پاس جاوے تو کپڑے صاف ہون۔ ادب سے پیش آوے نگاہ حرمت سے
اُسپر نظر کرے۔ جو بتلاوے اُسکو خوب توجہ سے سُنے اور یاد رکھے۔ اگر کوئی بات سمجھ مین
نہ آوے اپنا قصور سمجھے اُسکے روبرو کسی اور کا قول مخالف ذکر نہ کرے۔ اگر کوئی اُسکے اُستاد
کو بُرا کہے حتی الوسع اُسکا دفعیہ کرے۔ ورنہ وہان سے اُٹھ کھڑا ہو۔ جب حلقے کے قریب
پہونچے سب حاضرین کو سلام کرے پھر شیخ کو خصوصًا سلام کرے۔ لوگونکو پھاندتا ہوا
نہ جاوی جہان جگہ مل جاوے بیٹھ جاوی۔ لیکن اگر شیخ کا اذن ہو تو مضائقہ نہین کسی کو اُٹھا کر
اُسکی جگہ پر نہ بیٹھے۔ دو شخصون کی درمیان مین بدون اُنکے اذن کے نہ بیٹھے بیٹھنے مین جگہ تنگ
نہ کری اپنی رفقا سے نرمی برتے۔ غل نہ مچاوی بے ضرورت نہ ہنسے۔ بہت باتین نہ کری۔ ادھر اُدھر
نہ دیکھے۔ بلکہ شیخ کیطرف متوجہ رہے۔ شیخ کی بدخلقی کی سہار کرے اُسکی تندخوئی سی اُسکے پاس جانا
نہ چھوڑے۔ نہ اُسکے کمال سے بداعتقاد ہو بلکہ اُسکے افعال و اقوال کی تاویل کری جب شیخ کسی
کام مین لگا ہو یا ملول و مغموم یا بھوکا پیاسا ہو یا اونگھتا ہو یا اور کوئی عذر ہو جس سے تعلیم شاق ہو یا حضور
قلب نہو ایسے وقت مین نہ پڑھی جب پڑھنی کا ارادہ ہو تو اول مسواک کری اگر پڑھنی مین اُستاد یا کوئی دوسرا بزرگ
آوی قراءت قطع کرکے تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز ہی فقط۔ الحمد للہ کہ رسالہ وقف مصنفہ قاری محمد عبداللہ صاحب تمام ہوا

مولانا یعقوب چرخی رحمہ اللہ سے یہ منقول ہے کہ صحابہ کبار بعد تلاوت قرآن مجید روزمرہ ضوابط
اس درود کا رکھتے تھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ
حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا اور ملا علی قاری نے شرح عین العلم کے لکھا ہے
ہر روز قاری بعد تلاوت قرآن کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْہُ لِیْ
اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا
جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاجْعَلْہُ حُجَّۃً لِّیْ یَا رَبَّ
الْعٰلَمِیْنَ اور یہ دعا بھی بعد تلاوت کے پڑھنا بہتر ہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تِلَاوَۃَ الْقُرْاٰنِ
اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ وَوَفِّقْنَا لِحُسْنِ الْاَعْمَالِ وَاَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَاحْشُرْنَا
مِنَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ اُمَّۃِ حَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
الْاَخْیَارِ یہ دعا بعد ختم قرآن مجید کے پڑھنا ضروری ہے **دعای ختم قرآن** صَدَقَ اللّٰہُ
الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِکُلِّ حَرْفٍ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ حَلَاوَۃً وَّبِکُلِّ جُزْءٍ جَزَاءً اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَۃً وَّبِالْبَاءِ
بَرَکَۃً وَّبِالتَّاءِ تَوْبَۃً وَّبِالثَّاءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِیْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَاءِ حِکْمَۃً وَّبِالْخَاءِ
خَیْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِیْلًا وَّبِالذَّالِ ذَکَاءً وَّبِالرَّاءِ رَحْمَۃً وَّبِالزَّاءِ زَکٰوۃً وَّبِالسِّیْنِ
سَعَادَۃً وَّبِالشِّیْنِ شِفَاءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِیَاءً وَّبِالطَّاءِ طَرَاوَۃً
وَّبِالظَّاءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَیْنِ غِنًی وَّبِالْفَاءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ
قُرْبَۃً وَّبِالْکَافِ کَرَامَۃً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِیْمِ مَوْعِظَۃً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا
وَّبِالْوَاوِ وُصْلَۃً وَّبِالْھَاءِ ھِدَایَۃً وَّبِالْیَاءِ یَقِیْنًا اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا
بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَارْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَاءَتَنَا
وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا کَانَ فِیْ تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاءٍ اَوْ نِسْیَانٍ اَوْ تَحْرِیْفِ
کَلِمَۃٍ عَنْ مَّوَاضِعِھَا اَوْ تَقْدِیْمٍ اَوْ تَاْخِیْرٍ اَوْ زِیَادَۃٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِیْلٍ
عَلٰی غَیْرِ مَا اَنْزَلْتَہٗ عَلَیْہِ اَوْ رَیْبٍ اَوْ شَکٍّ اَوْ سَھْوٍ اَوْ سُوْءِ اَلْحَانٍ اَوْ تَعْجِیْلٍ

عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبْتَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ اَوْ اٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا وَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَاءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

خاتمة الطبع

اُس مالک حقیقی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجموعۂ کلان رسائل قرأت جو طالبان فن قرأت کے لیے خزینہ کافی اور حافظان کلام ربانی کے لیے گنجینہ وافی ہے بہ تصحیح تام و تنقیح مالا کلام حسب فرمایش تاجر با وقار ذو العز والافتخار جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵) و مالک مطبع مجیدی و رزاقی سلمہ اللہ الباقی باہتمام راجی رحمت رب رشید محمد عبد المجید غفرلہ اللہ الحمید ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء مطبع مجیدی کانپور میں طبع ہو کر مقبول خاص و عام ہوا

سم ب 11 ک 297

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible] ایک ماہ [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے
مجالس تعلیمات و نصابات پانچ کتابیں ایک ماہ [illegible]

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات [illegible] کتابیں ایک ماہ [illegible] اور [illegible]
اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں [illegible] دو کتابیں بی اے [illegible] اور [illegible]

۳۔ طلبا ایم اے، ایل ایل بی [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے [illegible]
طلبہ تین کتابیں دو ہفتہ تک [illegible] [illegible]
طلبہ پانچ کتابیں [illegible] جا سکیں گی [illegible]

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس [illegible] کی جائیں گی [illegible]
[illegible] فنی کتابیں [illegible]

۵۔ بشرط موقع کتابیں [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے
[illegible] کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible]

۶۔ کتابیں [illegible] نشان [illegible]

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]
[illegible]

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکیں گی فقط